بعونہٖ تعالیٰ

یہ رسالہ ضروریات پارسی متضمن فوائد جامع و عمدہ

معرا از حشو و زوائد مسمیٰ بہ

# احسن القواعد

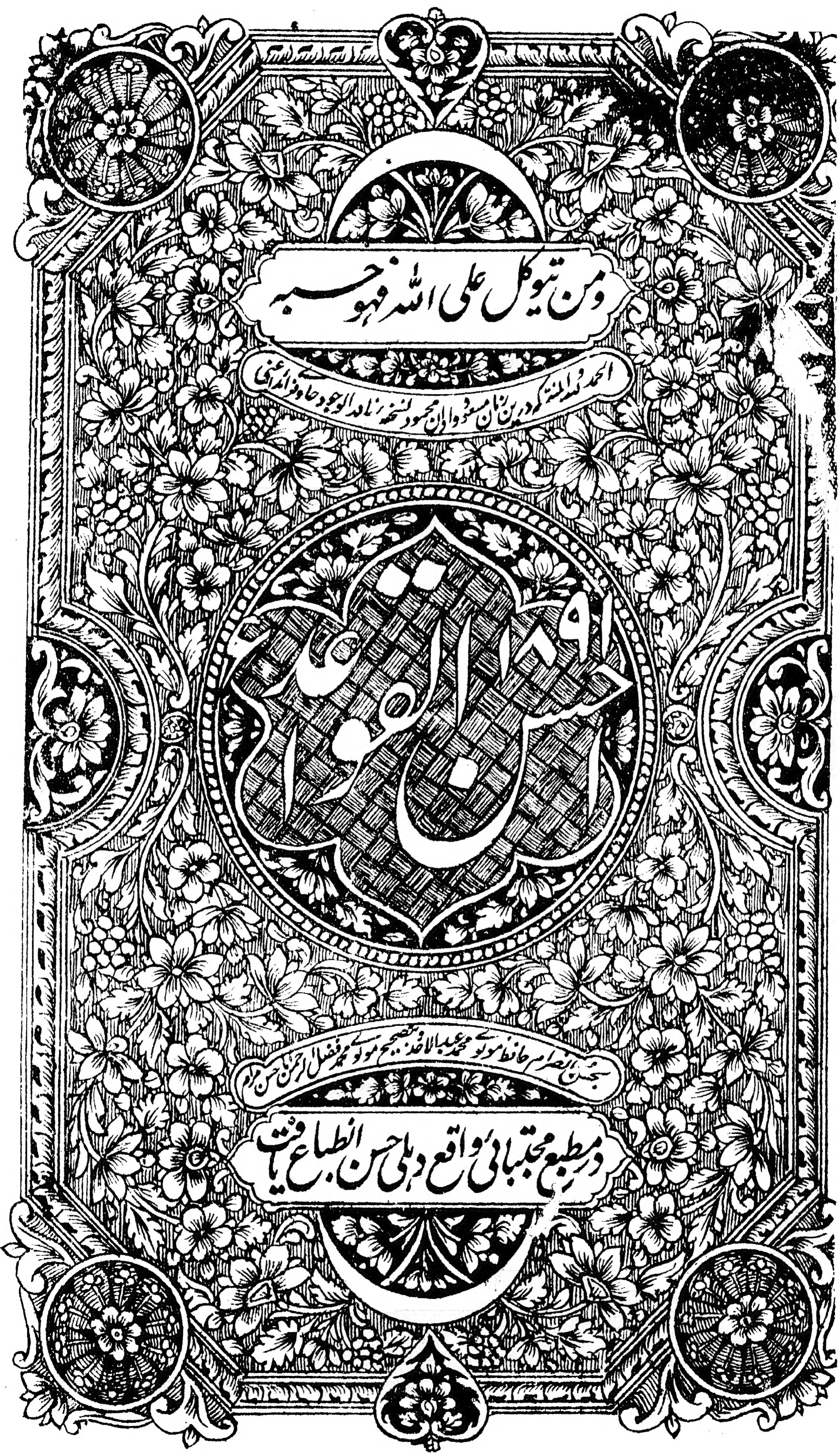
بعد ترمیم و نظر ثانی افضل العلما اکمل الفضلا

عالیحضرت مولوی محمد احسن صاحب سابق پروفیسر

عربی گورنمنٹ کالج بریلی باہتمام مولوی محمد عبد الاحد

مطبع مجتبائی دہلی مین سنہ ۱۸۹۱ء طبع ہوا

قیمت فی جلد ۲؎



ومن یتوکل علی الله فهو حسبه
الحمد و المنة که درین زمان مسعود و آن محمود نسخهٔ زائد الوجود حاوی فوائد اغنی
احسن القواعد
۱۸۹۱
بحسن انصرام حافظ مولوی محمد عبد الاحد و تصحیح مولوی محمد فضل الرحمن حسن مرام
در مطبع مجتبائی واقع دہلی حسن انطباع یافت

# فہرست کتاب احسن القواعد


| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | دیباچہ | ۱۱ | فصل دوم فعل کے بیان میں | ۲۵ | ص سے ک تک۔ |
| ۳ | بعض اصطلاحات۔ | // | اقسام ماضی۔ | ۲۶ | گ۔ ل۔ |
| ۴ | باب ۱ صرف کے بیان میں | ۱۳ | ماضی کے چھ صیغے۔ | ۲۷ | م۔ ن۔ |
| ۵ | فصل اول اسم کے بیان میں | // | مضارع کا قاعدہ اور جو | ۲۸ | و ہا ہوز۔ |
| // | معرفہ۔ | | مصدر اُس سے مستثنیٰ ہیں | ۲۹ | یائے تحتانی۔ |
| // | علم۔ | ۱۶ | مضارع کے بنانیکا قاعدہ عام | ۳۱ | حروف مرکبہ کا بیان۔ |
| // | ضمیر۔ | // | حال۔ | // | از۔ با تا۔ |
| ۸ | اسم اشارہ۔ | // | مستقبل۔ | ۳۲ | را۔ |
| // | اسم موصول۔ | ۱۷ | امر و نہی۔ | // | حروف عاطفہ۔ |
| // | معہود۔ | // | لازم و متعدی۔ | ۳۵ | باب ۲۔ نحو کا بیان |
| ۹ | معرفہ مضاف۔ | // | فعل مجہول بنانے کا قاعدہ | // | فصل اول مفرد اور مرکب کے |
| // | منادی۔ | ۱۸ | فصل سوم حرف کے بیان میں | | ذکر میں۔ |
| // | مصدر۔ | ۱۹ | اقسام حروف تہجی۔ | ۳۷ | اقسام مرکب۔ |
| // | اسم مشتق۔ | // | معانی حروف مفردہ۔ | // | مرکب اضافی۔ |
| // | اسم فاعل۔ | ۲۰ | ا۔ ب۔ | ۳۹ | مرکب توصیفی۔ |
| ۱۰ | اسم مفعول۔ | ۲۱ | ت۔ | ۴۰ | مرکب امتزاجی۔ |
| // | حالیہ۔ | ۲۲ | ث۔ ج۔ چ۔ | // | مرکب غیر امتزاجی۔ |
| // | ظرف۔ | ۲۳ | ح۔ خ۔ د۔ | ۴۱ | فصل دوم جملہ کے بیان میں |
| // | آلہ۔ | ۲۴ | ذ ر ز س ش۔ | ۴۲ | جملہ فعلیہ۔ |



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



# دیباچہ

بعد حمد وصلوٰۃ کے خاکسار ہیچمدان محمد نجف علیخان متوطن مراداباد ساکن بریلی
اس کتاب کے مطالعہ کرنے والون کیخدمت مین التماس کرتا ہی کہ جب اس فقیر کو جناب
نوشیروان معدلت حاتم سخاوت زیبا صورت پسندیدہ سیرت دقیقہ رس صبیح لقا
بیدار مغز صحیح القیاس رفیق نواز قدرشناس صدر دانش انجمن جناب ایم کمپسن
صاحب بہادر ایم۔ اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی وشمالی نے بریلی
مین مدرس مقرر فرمایا اور مینے طلبہ کو پڑہایا اور کلکتہ یونیورسٹی کے سوالات
امتحان کو دیکھا تو طلبہ کو نہایت کم استعداد اور سوالات کو ایسا مشکل پایا
کہ طلبہ کالج کا تو کیا ذکر اچھے مستعد طلبہ بھی اُنکے جواب دفعۃً بدون مدد کتاب بینی
کے نہ بتا سکین اس لئے مین نے قواعد فارسی کو بطور سوال وجواب لکھکر

طلبہ کو یاد کرایا اس ترکیب سے اونکو قواعد کا یاد کرنا اور سوالات امتحان کا مجمل
جواب لکھنا آسان ہوگیا اور چونکہ مصنفین اور مولفین قواعد فارسی نے بیان قواعد
مین سوائے چھوٹی مثالون کے بڑی عبارتون اور جملون کی ترکیب نہین لکھی
اس سبب سے ذی استعدادون کو بھی ترکیب کہنی دشوار ہوتی تھی اس خیال
سے مینے کچھ قواعد ترکیب کہنے کے اور ہر طرح کے جملون اور بڑی عبارتون
کی ترکیب بھی لکھکر طلبہ کو سمجھائی جس سے اونکو ترکیب کہنی خوب آگئی اور نیز مصادر عربی
اور آنکے اسمار مشتقہ اور حروف اصلی اور زوائد کی پہچان اور اسما کی تثنیہ جمع وغیرہ
کا بیان لکھکر یاد کرایا کہ فارسی مروجۂ زمان حال کہ عربی سے مخلوط ہی بدون ان امور کے
یاد کرنے کے نہین آتی پھر طلبہ کا یہ حال ہوا کہ بریلی کالج کے طالب علم کلکتہ
یونیورسٹی کے امتحان عربی و فارسی مین سب کامیاب ہونے لگے ایک متنفس
بھی رہ [illegible] نہوا بلکہ اس کے سبب سے انگریزی کے صرف و نحو کا بھی یاد کرنا آسان
[illegible] نومبر ۱۸۸۱ء مین مین اپنے عہدہ سے مستعفی ہوا جب ہی سی
[illegible] ابتدا پڑ گئی چنانچہ دونون زبانون کے طلبہ کے نمبرون کے
[illegible] سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے۔
مدرسین بریلی کالج اور اکثر احباب فارسی خوانان شہر نے مجھہ سی استدعا
[illegible] مذکور کو از سر نو لکھون خصوصاً مخدومی و شفیقی مولوی محمد منیر صاحب
کا اصرار اس باب مین حد سے متجاوز ہوا لہذا اُن مسودات پریشان کو جمع کرکے چند
محاورات و مصطلحات فارسی اور اقسام نظم و نثر اور ضرب الامثال متعارفہ اور کسیقدر
تشبیہات و مناسبات اور کچھ صنائع اور عروض و قوافی کو انپر اضافہ کر کے یہ رسالہ

ایک تمہید اور دس بابون کا مرتب کیا اور بنظر اصلاح خدمت مین اُستادی
ومخدومی جناب مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی گذرانا الحمد للہ کہ جناب
ممدوح نے رسالہ کو تمام وکمال بنظر توجہ ملاحظہ فرماکر محو و اثبات بجا سے مزین
فرمایا اور ایک تقریظ اس پر تحریر فرمائی جو اول رسالہ مین مندرج ہے۔
اور واضح ہو کہ پہلے اس سے اس رسالہ کے ابواب صرف و نحو کو مولوی محمد منیر صاحب نے
سنہ ۱۸۶۹ء مین چھپوایا بھی تھا جو اُنہین دنون مین ہاتھون ہاتھ فروخت ہو گیا تھا۔

## تمہید بعض اصطلاحات کے بیان مین

س زبان فارسی کئے قسم ہے اور اُنمین سے کئے زبانین بہت بولی جاتی ہین ج سات
قسم سغدی سکزی زابلی ہروی فارسی پہلوی دری۔ اور اُنمین سے پچھلی تین
زیادہ مستعمل ہین س حروف علت کیا کیا ہین اور اُنکے نام کیا ہین ج واو
الف یا۔ اور اُنکو اخوات اعراب اور حروف مد اور لین بھی کہتے ہین س
اعراب کسے کہتے ہین اور اُسکے اقسام کے نام عربی مین کیا ہین اور جس حرف پر
یہ اعراب آتے ہین اُسکا نام کیا ہوتا ہے ج اعراب حرکت کو کہتے ہین
اور وہ تین قسم ہے۔ فتحہ یا نصب زبر کو۔ کسرہ یا جر زیر کو۔ ضمہ یا رفع پیش کو
کہتے ہین اور جس حرف پر یہ اعراب آتے ہین اُسکو متحرک کہتے ہین۔ پس فتحہ
والے کو مفتوح یا منصوب اور کسرہ والے کو مکسور یا مجرور اور ضمہ والے کو
مرفوع یا مضموم کہتے ہین جیسے غلامی کا غ مضموم ہے اور لام مفتوح اور میم مکسور

س جزم اور سکون کسے کہتے ہین اور جس پر یہ آتے ہین اُسکا کیا نام ہوتا ہی ج
حرکت کے نہونے کو جزم کہتے ہین بشرطیکہ ماقبل اُسکا متحرک ہو اور جس حرف پر
جزم یا سکون ہوتا ہے اوسے مجزوم یا ساکن یا زدہ کہتے ہین جیسی شد کی دال
س وقف کسے کہتے ہین اور موقوف کیا ہی ج سکون کے بعد اعراب نہونے کو
وقف بولتے ہین اور موقوف وہ حرف غیر متحرک ہی جسکے پہلے حرف ساکن ہو
جیسے اسپ کی پ س مشدد کسکو کہتے ہین ج جس حرف پر تشدید ہو اور وہ دو دفعہ
پڑھا جاوے جیسے فرّخ اور خرّم کی ر س الف ممدودہ اور مقصورہ کسکو کہتے ہین
ج فارسیون کی اصطلاح مین جو الف بڑھا کر پڑھا جاوے جیسے لفظ آب
مین وہ ممدودہ ہے اور اس کے سوا اور الف مقصورہ ہین جیسے اگر مین س
تنوین کسکو کہتے ہین ج دو زیر یا دو زبر یا دو پیش کو کہتے ہین اور جس حرف
پر ایکسی دو حرکتین ہوتی ہین تلفظ مین اوس کے آخر نون پڑھا جاتا ہے اور
زبر کی تنوین مین آخر کو الف ہوتا ہے جیسے فوراً اور اتفاقاً لیکن اگر حرف آخر ة
مدور ہو تو الف نہین لکھتے جیسے تذکرہ

## باب اول صرف کے بیان مین

س علم صرف کی تعریف اور غرض کیا ہی ج صرف سے اشتقاق اور گردان کلمہ
اور تعلیل وغیرہ معلوم ہوتی ہے اور غرض اس سے یہ ہے کہ متکلم لفظ صحیح بولے
س کلمہ کی تعریف اور اقسام کیا ہین ج کلمہ وہ لفظ بامعنی ہی جسکو آدمی بولے اور
اُسکے تین اقسام ہین اسم فعل حرف اور انکو تین فصلون مین بیان کرتے ہین

مجمر اور میزان بھی فارسی مستعمل ہین س حاصلمصدر کسکو کہتے ہین اور کیونکر بنتا ہی
ج حاصلمصدر وہ اسم مشتق ہے جو کیفیت معنی مصدری پر دلالت کری اور اوسکے
بننے کے کئی طور ہین کبھی صرف صیغہ امر حاضر اوسکے معنے مین آتا ہی اور اکثر اوسکے
آخر ش کبھی اک کبھی اسکے پہلے کوئی اسم بڑہا دیتے ہین جیسے سوز اور دانش پوشاک
قدمبوس اور کبھی صرف صیغہ ماضی مطلق اس کے معنے دیتا ہی کبھی اسکے آخر
ار یا ی بڑہا دیتے ہین جیسے گفت ورفتار وآمدنی کبھی ماضی اور امر دونو ملکر اسیکا فائدہ
دیتے ہین جیسے گفتگو اور جستجو اور کبھی اسم مفعول کے آخر ی معروف بڑہا دیتی ہین
اور اسوقت ہ اسم مفعول کی گ سے بدلجاتی ہی جیسے افسردگی س اسما کی جمع بنانیکا
کیا قاعدہ ہی ج جمع بنانے مین اسم ذی روح کے آخر ان اور غیر ذی روح کے
آخر ہا بڑہاتے ہین جیسے پدران اور کلہا اور کبھی اس قاعدہ کے خلاف بھی جمع
آجاتی ہے جیسے درختان اور اژدہا اور یاد رہے کہ جس اسم ذی روح کے آخر الف یا واؤ
ہوتا ہی اسکے آگے ایک ی اور زیادہ کرتے ہین اور جس کے آخر ہ ہی اسکو
گ سے بدل لیتے ہین جیسے دانایان خوشخویان بندگان اور جمع غیر ذی روح
مین ی نہین لاتے اور ہ گر جاتی ہے جیسے ثناہا اور بوہا اور خامہا۔

## فصل دوم فعل کے بیان مین

س مصدر سی کتنے فعل مشتق ہوتے ہین ج چھہ فعل نکلتے ہین ماضی مضارع حال مستقبل
امر نہی س ماضی کی کتنی قسمین ہین ج چھہ قسمین ہین مطلق قریب بعید شکیہ استمراری
تمنائی س ماضی مطلق کسکو کہتے ہین اور کیسے بنتی ہے ج ماضی مطلق وہ فعل ہی

جس سے زمانہ گذشتہ بدون قید قریب وبعید کے سمجھا جاوے اور وہ مصدر کے آخر سے نون اڑا او سکے ماقبل کی حرکت دور کرنے سے بنجاتی ہی جیسے گفتن سی گفت
س ماضی قریب کی تعریف کیا ہی اور کیونکر بنتی ہی ج ماضی قریب وہ ہی جسمین زمانہ گذرا ہوا پایا جاوے اور اُسے گذرے ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا ہو اور وہ ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کرکے لفظ است بڑہانے سے بنجاتی ہے جیسے گفتہ است اور کبھی بدون است کے بولتے ہین س ماضی بعید مع تعریف وقاعدہ بیان کرو
ج ماضی بعید وہ ہے کہ جسکے زمانہ کو گذرے ہوئے زیادہ عرصہ ہوا ہو اور وہ ماضی مطلق کے آخرہ زیادہ کرکے لفظ بود بڑہانے سے بنتی ہی جیسے گفتہ بود س ماضی شکیہ کے بنانیکا قاعدہ اور تعریف بتلاؤ ج ماضی شکیہ وہ ہے جس مین زمانہ گذشتہ اور ایک قسم کا شک پایا جاوے اور وہ ماضی مطلق کے آخرہ زیادہ کرکے لفظ باشد بڑہا دینے سے بنتی ہی جیسے گفتہ باشد اور اسکو ماضی احتمالی بھی کہتے ہین
س ماضی استمراری کی تعریف اور اُسکے بنانیکا قاعدہ کیا ہے ج ماضی استمراری وہ فعل ہی جس مین ہمیشگی پائی جاوے اور فعل کا ہوچکنا نہ سمجھا جاوے اسی جہت سے اس ماضی کو دوامی اور ناتمام بھی بولتے ہین اور وہ ماضی مطلق کے اول لفظ مے یا ہمی بڑہانے سے بنجاتی ہے جیسے میگفت یا ہمی گفت س ماضی تمنائی کسے کہتے ہین اور کیونکر بنتی ہے ج ماضی تمنائی وہ ہے جسمین فعل کی آرزو پائی جاوی اور اُسکو ماضی شرطیہ کہتے ہین اس وجہ سے کہ معنے آرزو بعد حرف شرط کے پیدا ہوتے ہین اور وہ ماضی مطلق کے آخر یاء مجہول بڑہانے سی بنجاتی ہے جیسے گفتے اور یاد رہے کہ اس ماضی کے صرف تین صیغے مستعمل ہین دو غائب کے ایک واحد متکلم کا

کیا صیغہ تمنائی اور استمراری کسی اور معنی کا بھی فائدہ دیتا ہی ج ہاں ماضی
استمراری تمنائی کے معنے ہین اور تمنائی استمراری کے معنے مین آتی ہی س پھر تمنائی
اور استمراری مین کیا فرق رہا ج فرق یہی ہے کہ یہ دونون اگر بعد حرف شرط کی
واقع ہونگے تو تمنا کے معنے ہونگے ورنہ استمراری ہونگے س یہانتک سب ماضیون
سے صیغہ واحد غائب کے بنانیکا قاعدہ مذکور ہوا باقی اور صیغے کسطرح بنتے ہین ج
ہر فعل سے چھہ چھہ صیغے آتے ہین - واحد غائب جمع غائب واحد حاضر جمع حاضر
واحد متکلم جمع متکلم اور انمین سے ایک صیغہ مذکور ہوا باقی اُسکے آخر چار ماضیوں مین
ضمائر متصل فاعلی بڑہانے سے بنجاتے ہین جیسے گفت گفتند گفتی گفتید گفتم گفتیم
ماضی مطلق مین اور گفتہ است گفتہ اند گفتۂ گفتہ اید گفتہ ام گفتہ ایم ماضی قریب مین
اور گفتہ بود گفتہ بودند الخ ماضی بعید مین اور میگفت میگفتند الخ ماضی استمراری مین
اور ماضی شکیہ مین ضمائر بعد شین کے آتی ہین جیسے گفتہ باشد گفتہ باشند
گفتہ باشی الخ اور ماضی تمنائی مین ضمائر یائے مجہول سے پہلے لاحق ہوتی ہین
جیسے گفتے گفتندے گفتمے س ماقبل آخر علامت ماضی اکثر کیا کیا حرف
آتے ہین ج ماقبل آخر علامت ماضی کا ہمیشہ ان گیارہ حرفون مین سے جنکا
مجموعہ یہ ہی (شرف آموزی سخن) ایک حرف ہوتا ہی س مضارع کسے کہتے ہین
اور کیسے بنتا ہی ج مضارع وہ فعل ہی جسمین دو زمانے حال و استقبال پائے جاوین
اور اُسکے بنانیکا مصدر سے عام قاعدہ یہ ہے کہ علامت مصدر دن یا تن کو گرا کر
نون ساکن آخر مین ملادین اور اُس سے پہلے حرف کو فتحہ دین جیسے پروردن سے پرورند
مجموعہ بالا پہلا حرف کوئی نہ کوئی گیارہ حرفون مین سے ہوتا ہی اور ان حرفون

مضارع

مین سوا اِن کے کچھہ تغیر مضارع بنانے مین واقع ہوتا ہے لہذا ہر ایک حرف کا بیان جداگانہ بہ ترتیب لکھا جاتا ہے۔

اگر علامت مصدر گرانے کے بعد الف رہے تو وہ بھی مضارع مین محذوف ہو جائیگا جیسے نہادن سے نہد اور ایستادن سے ایستد مگر ایک مصدر مین الف مذکور ہا ہوز سے بدلجاتا ہے جیسے دادن سے دہد اور دو مصدرون مین حذف نہین ہوتا بلکہ اُسکے بعد ی مضارع مین زیادہ ہو جاتی ہے جیسے کشادن سے کشاید اور زادن سے زاید۔

اور اگر خ رہے تو اکثر مصدرون مین ز سے بدل جائیگی جیسے بیختن سے بیزد اور آموختن سے آموزد مگر مصدر فروختن مین ش سے بدلتی ہے اور شناختن مین س سے اور گسیختن مین ی اور خ دونون کی جگھہ ل مضارع مین آتا ہے اور پختن مین ہر چند ز سے بدلتی ہے مگر مضارع مین پزد بفتح اول کہتے ہین۔

اور صرف مصدر کردن مین ر ن سے بدلتی ہے اور کند بضم اول کہتے ہین اور مصدر مردن مین ر سے پہلے ی زائد کرتے ہین اور میرد بکسر میم ہو جاتا ہے اور بردن کے مضارع مین ب کو فتحہ ہو جاتا ہے۔

اور علامت مصدر کی دور کرنے کے بعد ز صرف ایک مصدر زدن مین رہتی ہے مضارع مین اوسکے بعد ن بڑہا کر زند بولتے ہین۔

اور اگر س رہے تو جسقدر تغیر اسمین ہوتا ہے اور کسی حرف مین نہین ہوتا یعنی اکثر تو حذف ہو جاتا ہے جیسے بایستن اور شایستن مین باید اور شاید اور ایک مصدر مین مع ماقبل کی ی کے حذف ہوتا ہے جیسے نگریستن سے نگرد اور کہین ہ سے بدلتا ہے جیسے کاستن سے کاہد اور خواستن سے خواہد اور کہین ی سے جیسے پیراستن سے پیراید اور کہین

ہی جیسے جستن بالضم سے جوید اور کہین ن د سے جیسے لبستن سے بندد اور ایک
مصدر مین ن سے جیسے شکستن شکند بالکسر اور ایک مصدر مین ی ن سے جیسے
نشستن سے نشیند اور ایک مین ز سے جیسے خاستن سے خیزو بامالۂ الف اور ایک مین
ل سے جیسے گسستن سے گسلد اور ایک مین اُسکے ماقبل ی زائد ہوتی ہے جیسے رستن
سے رسید اور ایک مین بعد کوت زائد ہے جیسے خستن سے خستد۔

شتن رہے تو وہ ر سے بدل جاتا ہے جیسے کاشتن سے کارد مگر ایک مصدر مین تبدیل
نہین ہوئی جیسے سرشتن سے سرشد اور ایک مین ش کے بعد و زائد ہوتی جیسے شدن
سے شود بفتح اول اور ایک مصدر مین ز سے بدلا ہے افراشتن سے افرازد اور ایک مین ی سے
رفتن سے برید اور ایک مین ل سے ہشتن سے ہلد اور ایک مین ی س سے نوشتن سے
نویسید اور ایک مین رد سے جیسے نوشتن بمعنے طے کردن سے نوردد

اگر ف رہے تو ب سے بدلجائیگی جیسے یافتن سے یابد اور تین مصدرون مین و سے
بدلتی ہے یعنی رفتن اور کافتن اور شنفتن کا مضارع رود اور کاود اور شنود آیا ہے
اور تین مصدرون مین تبدیل نہین ہوتی یعنی بافتن اور شگافتن اور شگفتن مین اور
ایک یعنی پذیرفتن مین حذف ہوجاتی ہے مضارع پذیرد ہے اور گرفتن مین حذف کے
ساتھ گ کے بعد ی زائد ہوتی ہے گیرد بولتے ہین اور ایک مین و ی سے بدلتی ہے
جیسے گفتن سے گوید اور ایک مین ف کے بعد ت زائد ہوتی ہے جیسے سفتن سے سفتد
اور ایک مین س پ سے بدلتی ہے جیسے خفتن سے خسپد۔

دم صرف ایک مصدر مین رہتا ہے اور مضارع مین ی سے بدلجاتا ہے اور آید بولتے
اور اگر ود رہے تو او... ت اور ی سے بدلتی ہین جیسے آسودن سے آساید اور پیمودن سے

پیماید اور تین مصدروں مین تبدیل نہین ہوتی یعنی بودن اور شنودن اور غنودن
کا مضارع بود اور شنود اور غنود قاعدے کے بموجب آتا ہے۔

اور اگر علامت مصدر سے پہلے ی ہو تو وہ بھی مضارع مین گر جائیگی جیسے ارزیدن سے
ارزد اور بریدن سے برد اور دو مصدروں آفریدن اور گزیدن مین حذف نہین ہوتی
اُسکے بعد ن زیادہ کرتے ہین اور آفرنید اور گزنید کہتے ہین - اور ایک مصدر مین
مضارع خلاف قیاس دوسرے حروف سے آتا ہے یعنے دیدن سے بیند غرضکہ

مضارع بنانیکا قاعدہ

مضارع بنانے کا اب اکثر یہ قاعدہ جو بمنزلہ کلیہ کے ہے یہ ہو کہ مصدر سے دن
یا تن گرادو اور دن سے پہلے اگر الف یا ی ہو اُسکو بھی گرادو اور اگر د ہو تو اُسکو الف
ی سے بدلدو اور تن کے پہلے خ ہو تو ز سے بدلو اور س ہو تو حذف کردو
اور ش ہو تو ر سے اور ف ہو تو ب سے بدل لو پھر دال ساکن آخر مین ملاؤ
اور اُسکے ماقبل کو فتحہ دو صیغہ واحد غائب بنجائیگا اور ضمیرین فاعلی لگاؤ تو دال
کو حذف کرکے لگاؤ جیسے پرورد پرورند پروری پرورید پرورم پروریم

س مضارع دوامی کیونکر بنتا ہے ج ماضی شکیہ کے پہلے لفظ مے بڑہانے سے
بنجاتا ہے جیسے میگفتہ باشد وغیرہ

حال

س فعل حال کی تعریف اور اُسکے بنانے
کا قاعدہ کیا ہے ج حال وہ فعل ہے جو زمانہ موجود سے تعلق رکھے اور
مضارع کے پہلے می یا ہمی بڑہانے سے بنجاتا ہے جیسے میگوید میگویند میگویی
یا ہمیگوید ہمیگویند الخ

مستقبل

س فعل مستقبل کسکو کہتے ہین اور کیسے بنتا ہے ج فعل مستقبل
وہ ہے جسمین زمانہ آیندہ پایا جاوے اور اسکو ماضی مطلق کے پہلے لفظ خواہد اور بعض
اوقات تواند بڑہا کر بناتے ہین جیسے خواہد گفت یا تواند کرد - مگر یاد رہے کہ مستقبل مین

صیغہ واحد غائب ماضی بدستور رہتا ہی اور ضمائر فاعلی لفظ خواہد یا تواند مین بڑہائی
جاتی ہین جیسے خواہد گفت خواہند گفت خواہی گفت خواہید گفت خواہم گفت خواہیم گفت
اسیطرح تواند گفت توانند گفت الخ س امر و نہی کیسے بنتے ہین ج امر غائب
اور متکلم تو مضارع کے پہلے لفظ باید اور لازم کہ بڑہانے سے بنتا ہے جیسے باید کہ
گوید اور لازم کہ خوانم اور واحد حاضر آخر مضارع حاضر سے ی دور کرنے کے بعد
رہجاتا ہی جیسے خوانی سے خوان اور جمع حاضر امر کا صیغہ بعینہ مضارع کاسا ہوتا ہی
جیسے خوانید مگر امر کے شروع مین اکثر ب زائد ہوتی ہی اور نہی غائب و متکلم بنانی ہین
امر غائب و متکلم پر ن زائد کرتے ہین جیسے باید کہ نکند اور لازم کہ نگویم اور نہی حاضر کے لیے امر
حاضر پر میم بڑہا دیتے ہین جیسے مکن س لازم اور متعدی اور مشترک کسے کہتے ہین ج
لازم وہ فعل ہی جو صرف فاعل پر تمام ہوجاے جیسے زید نشست اور متعدی وہ جو
فاعل سے گذر کر مفعول پر پہونچے جیسے زید عمرو را زد اور مشترک وہ جسکا استعمال کبھی
بطور لازم اور کبھی بطور متعدی ہووے جیسے پایم سوخت اور آتشے جہاز را سوخت س مصدر لازم
سے متعدی کیسے بناتے ہین ج صیغہ امر حاضر مصدر لازم کے بعد الف ونون یا الف ونون
و یاے معروف بڑہاکر علامت مصدر دن لگانے سے بنتا ہی جیسے ترسیدن سی
ترساندن اور ترسانیدن اور یاد رہے کہ اگر یہ قاعدہ فعل متعدی مین جاری ہوگا
تو متعدی بدو مفعول ہوجائیگا جیسے گفتن سے گویانیدن س فعل معروف کسے
کہتے ہین اور مجہول کسے اور مجہول کے بنانیکا قاعدہ کیا ہی ج فعل معروف
وہ ہی جسکا فاعل معلوم ہو اور مجہول وہ ہے جسکا فاعل معلوم نہو اور بنانے کا
یہ قاعدہ ہے کہ جس فعل اور جس صیغہ کا مجہول بنانا چاہو وہی فعل

اور وہی صیغہ مصدر شدن سے بنا کر ماضی مطلق کے آخر ہا مختفی بڑھا کر اوس کے بعد
رکھدینا چاہیے مثلاً اگر ماضی مطلق کا مجہول بنائین گے تو شدن کے ماضی مطلق کے
صیغے مجہول مین مستعمل ہونگے جیسے گفتہ شد واحد غائب کے لئے اور گفتہ شدند جمع غائب کے
لئے اسیطرح سب ماضیون کو قیاس کرو۔ اور مضارع مجہول مین شدن کے
مضارع کے صیغے آتے ہین جیسے گفتہ شود گفتہ شوند وغیرہ اور حال مین حال کے
صیغے اور مستقبل مین مستقبل کے اور امر مین امر کے اور نہی مین نہی کے جیسے گفتہ میشود
اور گفتہ خواہد شد اور گفتہ شو اور گفتہ مشو س فعل مثبت اور منفی کسے کہتے ہین ج
مثبت وہ جسمین کرنا یا ہونا کسی فعل کا پایا جاوے جیسے کرد اور میکند وغیرہ
اور منفی وہ جسمین نکرنا یا نہونا پایا جاوے جیسے نکرد اور نمے کند اور منفی بنانیکے
لئے مثبت کے پہلے نون زیادہ کردیتے ہین مگر فعل مجہول مین حرف نفی شدن
کے مشتقات پر لگانا بہتر ہے جیسے گفتہ نشود۔

## فصل سوم حرف کے بیان مین

س حرف کسکو کہتے ہین ج حرف وہ کلمہ ہے جسکے معنے مستقل نہون یعنی بدون دوسرے
کلمہ کے ملنے کے اُسکے معنے سمجھ مین نہ آوین جیسے از اور بر وغیرہ س حروف تہجی کے
کیا معنی ہین اور وہ فارسی مین کتنے ہین اور حروف مخصوص زبان عربی یا فارسی کون سے
ہین ج حروف تہجی کے یہ معنے ہین کہ اُن سے کسی زبان کے کلمات مرکب
ہوتے ہین اور جن حروف سے فارسی کے الفاظ بنتے ہین وہ ۳۲ ہین جن مین سے
چار یعنے پ چ ژ گ فارسی کے لئے خاص ہین اور ان کو اُنکے ہم شکلون سے
متمیز کرنے کے لئے باء فارسی اور جیم فارسی وغیرہ کہتے ہین جیسے پیہ

له [illegible] حروف مخصوص فارسی [illegible] پ ۔ چ ۔ ژ ۔ گ [illegible]

اور ج اور ژ اور گ کو تازی نہی بولتے ہین باقی بیس حرف عربی و فارسی مین مشترک ہین اور آٹھ حرف مخصوص عربی کے ہین ث ح ص ض ط ظ ع ق۔ اور چونکہ کلام فارسی مین عربی کے الفاظ بھی بہت آتے ہین تو معلوم ہوا کہ فارسی مروجہ حال کے الفاظ بتیس ۳۲ حروف سے ترکیب پاتی ہین بس اسما حروف تہجی کے اقسام مع تعریف و مثال بتاؤ ج جن حروف کی نام دو حرفی ہین انکو ملفوظی کہتے ہین اور وہ بارہ ہین با تا ثا حا خا را زا طا ظا فا ہا یا اور جن حروف کا سہ حرفی نام ہے اس طرح کہ اول و آخر کا حرف ایک نہو انکو ملفوظی کہتے ہین وہ تیرہ ہین الف جیم دال ذال سین شین صاد ضاد عین غین قاف کاف لام۔ اور جنکا اول و آخر ایک ہی حرف ہو انکو مکتوبی کہتے ہین وہ تین حرف ہین میم نون واو س حروف ابتث اور ابجد کیا ہین ج حروف تہجی کی دو ترتیبین ہین ایک وہ کہ مبتدی کو سکھائی جاتی ہی یعنی ا ب ت ث وغیرہ اس ترتیب کو ابتث کہتے ہین اور دوسری ترتیب وہ ہے کہ حروف کے اعداد کے لحاظ سے ہوتی ہے یعنے ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ اس ترتیب کو ابجد کہتے ہین۔ اس ترتیب مین حطی کی ط تک اکائیان ہین الف کا ایک ب کے دو یہانتک کہ ط کے نو ہین اور ی سے دہائیان ہین ص تک اور ق سے سیکڑے ہین غ تک۔ موت تولد و جنگ و غیرہ امور عظام کے سن یاد رہنے کو کوئی جملہ یا مرکب ایسا بنا لیتے ہین جس کے حروف کے اعداد ملکر سن معلوم کی برابر ہو جائین جیسے مظہر علی ایک شخص کا نام جسکی پیدایش ۱۲۵۵ھ ہجری مین ہوئی اور ختم اکبر سال وفات اکبر خان پسر

ع
بیست حرف فارسی را بین
حرف با یک
کہ اینہا بفارسی بیایند
ثا حا صاد ضاد طا ظا عین قاف
ہشت حرف را
بشنو از من نا تمام
است این حروف
ہشت و بدان
ثا و حا صا و ضاد و طا و
ظا و عین و قاف

دوست محمد خان والی کابل س حروف تہجی سوای غرض ترکیب الفاظ کے اور بھی کسی معنے یا غرض کے لئے آتے ہین ج ہر ایک حرف سی معنی اور غرض جداگانہ ہی جسکی کیفیت سوالات ذیل سے جنمین سب حروف کا ترتیب وار بیان ہی معلوم ہوگی س (الف) کتنے معنون مین مستعمل ہی مع امثلہ بتاؤ ج جب اسم کے آخر مین آتا ہی تو گیارہ معنے مین مستعمل ہوتا ہی اور اول اور وسط مین سات معنی کے لئی پس کل اٹھارہ معنی ہوی بدین تفصیل ۱ کثرت ۲ مصدر ۳ قسم ۴ متکلم ۵ تحسین ۶ ندا ۷ ندبہ ۸ فاعل ۹ مفعولیت ۱۰ الیاقت ۱۱ التعظیم ۱۲ زائد ۱۳ اتصال ۱۴ عطف ۱۵ بدل ہ اوری ۱۶ رفع اجتماع ساکنین ۱۷ محذوف ۱۸ بدل دال س حرف (ب) کس کس حرف سی تبدیل ہو جاتا ہی اور کہان کہان محذوف اور کس کس جگہہ زائد آتا ہے اور ایسے وقت مین اُسکا اعراب کیا ہوتا ہی مفصل مع امثلہ بتاؤ ج واو میم ف سے تبدیل ہو جاتا ہی جیسے سیب وسیو اور غزب غژم اور تب تف اور فصحاء فارس اکثر گفتگو مین بای ظرفیت وقسم واستعانت کو حذف کر دیتے ہین جیسے خانہ میروم جان تو ہمچنین خواہم کرد واین کتاب دست خود نوشتہ ام یعنے بخانہ اور بجان تو اور بدست خود۔ اور کبھی ضرورت شعری کے سبب کلمہ کی آخر سے حذف کر دیتے ہین جیسی ع ساقی بگو کہ میکدہ را رفت ورو کنند۔ یعنی رفت وروب اور زائد۔ ماضی۔ مضارع۔ امر۔ اسم پر آتی ہی جیسے بگفتا۔ بزند۔ ببین۔ بغیر۔ اور اسکی ب جب فعل مضموم الاول پر آتی ہی تب مضموم ہوتی ہی جیسے بگو اور بشست ورنہ مکسور جیسے بگریست اور بزند اور اسم پر ہمیشہ مفتوح آتی ہی جیسے بدست اور بخدا س ب کتنی معنی مین مستعمل ہے

مع امثلہ بیان کرو ج بائیس معنی ہین ۱ الصاق ۲ علت
وبمدم بنطق آدمی بہتر است از دواب

۳ ظرف مکانی ۴ ظرف زمانی ۵ قریب ۶ قسم

بشہرے درآمد بعہد تو مے بینم آرام خلق چون بدرخت گل برسم بسبزدان

۷ صحبت ۸ برائے ۹ استعانت

کتاب باوراق بوسیدہ حوالہ او کردم رفت و منزل بدیگرے پرداخت بلشکر توان کرد این کارزار

۱۰ عوض ۱۱ مقدار ۱۲ توسل

بفر مود بفروختندش بسیم بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد خدایا بحق بنی فاطمہ۔

۱۳ ابتداء ۱۴ مثل ۱۵ بمعنے بر

بنام جہاندار جان آفرین بہ بالای او در جہان مرد نیست زہے چشم و دولت بروی تو باز

۱۶ مقابلہ ۱۷ طرف ۱۸ مطابق

بدست کرم آب دریا بہ برد وز انجا بصحرائے محشر برد بخلق جہان آفرین کارکن

۱۹ بمعنے مفعول ۲۰ بزیر ۲۱ اضافی

بخواہندگان بخشم از مال و گنج بہ تیغ آمد اندر میان درنبرد در زر داری بزور محتاج نہ

۲۲ لیاقت
صائب کنون کہ درد بدرمان نماندہ است

س ب کا کوئی خاصہ بیان کرو ج اُس کے خواص مین سے ہی کہ اسم اشارہ اور ضمیر کے الف کو اوسکے بعد دال سے بدلنا جائز ہے جیسے باین اور بدین س ت کس کس حرف سے تبدیل ہو جاتی ہے اور اوسکو کسی کلمہ کے شروع مین کونسی حرکت دیجاتی ہی اور آخر مین کونسی ج دال و جیم سے بدل جاتی ہے جیسے توت تود اور تارات و تاراج ۔ اور جب کسی کلمہ کے شروع مین آتی ہی تو مضموم

ہوتی ہے جیسے تست وترا اور آخر مین ساکن جیسے خدایت وکتابت س کیا ت شروع مین بدون ملای کسی کلمہ کے استعمال کیجاتی ہے ج نہین اور ایسی حالت مین واو مجہول اتمام لفظ کے واسطے اُسکے آخر زیادہ کیا جاتا ہے اور یہ واو کبھی تلفظ مین آتا ہے اور کبھی نہین جیسے ع توکہ بادشمنان نظر داری ع تو اصل وجود آمدی از نخست

ش

س ت کتنے معنی مین مستعمل ہے ج چار معنے مین ۔ بمعنے ضمیر مفعولی آخر فعل کے گفتمت ۔ اور بمعنی ضمیر اضافی آخر اسم کے دلت بمعنے خود ع گیرم کہ غمت نیست غم ماہم نیست ؛ زائد ۔ فرامش ۔ فرامشت س ث کس زبان سے مخصوص ہے اور اور اغریث اور کیومرث کس زبان کے لفظ ہین ج یہ حرف عربی سے مخصوص ہے فارسی مین نہین آتا اور لفظ اغریث فارسی نہین ترکی ہے اور کیومرث مین کاف فارسی

ج

اور تا مثناۃ فوقانی ہے نہ ثاے مثلثہ س جیم کس حرف سے تبدیل ہو جاتا ہے مع امثلہ بیانکرو ج تبدیل ہو جاتا ہے زا معجمہ سے جیسے باج سے باز اور شین منقوطہ سے جیسے کاج سے کاش اور کاف فارسی سے جیسے جیلان سے گیلان اور تا مثناۃ فوقانیہ سے جیسے تاراج سے تارات

چ

س جیم فارسی کس کس حرف سے بدلجاتا ہے ج کاف تازی سے جیسے نراج زاک اور زا معجمہ سے جیسے پچشک پزشک ۔ اور شین منقوطہ سے جیسے کاچی کاشی س جیم فارسی کس کس معنے مین مستعمل ہے ج آخر مین تصغیر کے لئے آتا ہے جیسے باغچہ اور کبھی یای تحتانی اُسکے ماقبل بھی زیادہ کردیتے ہین جیسے دریچہ اور دوشیزہ کہ اصل مین دوشیچہ تھا اور یہ حرف تصغیر مین مفتوح ہوتا ہے اور سات معنے ذیل کے لئے بھی مستعمل ہے اُن سب مین مکسور ہوتا ہے اور ہا مختفی اوسکے آخر مین بہرحال لازم ہے

| ۱ تعظیم | ۲ حقارت | ۳ بمعنے بسیار |
|---|---|---|
| یتیمی نگر تا چہ شاہی گرفت | ہے ہے چہ نشستی چہ برخاستی | چہ خرم کسے کو بہنگام دے |
| ۴ بمعنے علت | | ۵ بمعنے استفہام |
| مجواز شعلہ رخساران وفا ہے ، چہ آتش را نباشد بہرہ از آب | | از عدم میپرسم انجام چہ آغاز کو |
| ۶ بمعنے حسرت | | ۷ بمعنے تسویہ یعنے برابری |
| گر فلک یار من بودی چہ خوش بودی | | چہ برتخت مردن چہ بر روے خاک |

اور چیز کا مختصر چہ بھی آتا ہے س ہر چہ از دوست میرسد نیکوست س جیم فارسی حرف شرط کے بعد آتا ہے تو کیا بات لازم آتی ہے ج ایسے وقت مین استثنار لفظی یا تقدیری لازم ہوتا ہے استثنار لفظی جیسے ہ گرچہ جہان جملہ بدیدی چو رند لیک جہان دیدہ نہ گشتی ہنوز + استثنار تقدیری جیسے ہ اگرچہ پیش خردمند خامشی ادب است ، بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی - یعنے الا بوقت مصلحت س حرف ح فارسی مین آتا ہے یا نہین ج یہ حرف فارسی مین نہین آتا ہے اور حیز و حال[۱] جو لفظ فارسی کے مشہور ہین یہ اصل مین ہار ہوز سے تھے س حرف خ کس کس حرف سے بدل جاتا ہے ج غین معجمہ سے جیسے تاخ و تاغ[۲] اور قاف سے جیسے چخماق و چقماق اور ہار ہوز سے جیسے خجیر و ہجیر اور زار معجمہ سے مضارع مین اکثر تبدیل ہو جاتا ہے جیسے سوخت سوزد س دال کس کس حرف سے تبدیل اور کہان کہان محذوف ہوتی ہے ج تار فوقانی سے جیسے دراج تراج اور ذال معجمہ سے جیسے آدر آذر تبدیل ہوتی ہے اور جب دو دالین یا دال اور تے متصل واقع ہون تو حذف کر دیتے ہین جیسے

---

[۱] بکسر اول بمعنے مخنث ۱۲ [۲] بمعنے رقص و گوی چوگان ۱۲ [۳] درختی کہ آتش آن بدیر ماند و آنرا آناد گویند ۱۲ -

سپید بو اور زو ترکہ اصل مین سپید بو اور زود تر تھے - اور کبھی تخفیفا وسط کلمہ اور آخر کلمہ سے ساقط کر دیتے ہین جیسے شاباش اور ہر مز کہ اصل مین شادباش اور ہرمزد تھے س ذال فارسی مین کہان واقع ہوا کرتی ہی اور کس حرف سے تبدیل ہو جاتی ہے اور کس قاعدہ سی ج کلمات فارسی کے اول مین نہین آتی وسط مین واقع ہوتی ہی اور دال مہملہ سے تبدیل ہو جاتی ہے جیسے اُستاذ استاد - کاغذ کاغد اور اس کا قاعدہ اس رباعی سے ظاہر ہے رباعی آنانکہ بفارسی سخن میرانند + در معرض دال ذال رابنشانند + ماقبل وے ار ساکن جزوای بود + دال ست وگرنہ ذال معجم خوانند س (ر) کہان محذوف اور کس حرف سی تبدیل ہوتی ہے ج کبھی آخر سے کسی اسم کے حذف کر دیتے ہین جیسے دختر سے دخت اور ل سے بدل جاتی ہی جیسے نیلوفر سے نیلوفل س (ز) کی تبدیلی اور کیفیت بتاؤ ج جیم تازی سی جیسے باز باج اور جیم فارسی سے جیسے پزشک - پچشک اور س مہملہ سے جیسے ایاز ایاس اور غین معجمہ سے جیسے گریز گریغ تبدیل ہوتی ہی اور کہین حذف ہوتی ہی جیسے آواز کو آوا کہتے ہین اور اسکے معنے حروف مرکبہ مین معلوم ہونگے س (س) کس کس حرف سی تبدیل اور کہان سے محذوف ہوتا ہے ج اسمار مین زار معجمہ سے جیسے ایاس ایاز اور شین معجمہ سے جیسے فرستہ فرشتہ اور صاد سے جیسے قفس - قفص - اور ہار ہوز سی جیسے اماس اماہ اور جیم فارسی سے جیسے خروس - خروچ بدل ہوتا ہی - اور مضارع مین اس کی تبدیل کا حال بحث فعل مین شرح گذرا س (ش) کس کس حرف سی

ف نیم اول ویم نیم دوزادل زبرہ ملہ یہ سعی و قام پدنیم و پندارن

تبدیل ہوتاہے ج اسمار فارسی جیم تازی اور سین مہملہ سے بدلا جاتا ہے
جیسے کاش کاج۔ مشک مسک س (ش) کتنے معنے مین مستعمل ہی
ج بمعنی ضمیر مفعول جیسے ع بفرمود لبفروختندش بسیم ضمیر مضاف الیہ
سرش بمعنے خود ع نہد خور بسر طرف دامے زتارش۔ افادہ حاصل مصدر
در آخر امر آمیزش نازائد ع کلاہ سعادت یکے بر سرش س حرف صاد کی
نسبت کچھہ بیان کرو ج یہہ حرف عربی زبان سی مخصوص ہی اور صاد کرنا
صحیح کرنے سے کنایہ ہے اور صاد سے آنکھہ کو نسبت دیتے ہین س کوئی لفظ
فارسی ایسا بتاؤ جس مین ض ہو ج یہ حرف فارسی مین نہین آتا عربی سے
خصوصیت رکھتا ہی س ط ظ ع غ ف ق مین سے کون کون کس کس حرف
سے تبدیل ہو جاتا ہی اور انمین سے کون کون زبان عربی سے خصوصیت رکھتے ہین
ج ط دال مہملہ سے جیسے خطشہ خدشہ اور غ کاف فارسی اور زار معجمہ سے
تبدیل ہوتا ہی جیسے لغام۔ لگام۔ گریغ۔ گریز۔ اور ف بار موحدہ و بار فارسی
سے جیسے زبان۔ زفان وگشتاسف وگشتاسپ اور قاف کاف اور غ سی
جیسے تریاق تریاک قالیچہ غالیچہ اور ط ظ ع ق زبان عربی سے مخصوص ہین
س ک کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے اور کیا خاصیت رکھتا ہے
ج ہار مہملہ اور خار معجمہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے خواجگک دشا ماکچھہ شنا ماخچہ
اور اسکا خاصہ یہ ہے کہ جب حرف ندا اور اسم اشارہ پڑتا ہے تو اولکا
الف تلفظ سے ساقط ہو جاتا ہی جیسے کاین اور کان اور کاہی ہین اور ضمیر کا اوپر
آنے سے کبھی تلفظ اور کتابت دونون مین الف گر جاتا ہی جیسے ع کورا

خبرے نیست کہ ازبام ودر افتد۔ اور حرکت الف کی ان سب صورتون مین ک
پر آجاتی ہے س ک کتنے معنے مین مستعمل ہو ج انیس معنون مین شرطیہ جیسے
ے چہ کم گردد اے صدر فرخندہ پے ٭ زقدر رفیعت بدرگاہ حے ٭ کہ باشند مشتے
گدایان خیل۔ بمہمان دار السلامت طفیل ٭ بیانیہ ع صد شکر کہ بردنامہ
ام رنگ قبول بمعنے ہر کس ے گزندکس انش نیاید پسند ٭ کہ ترسد کہ در
ملکش آید گزند علت ے زلشکر بود ور شاہنشہان۔ کہ یک تن بہ تنہا نگیرد جہان
بمعنے مثل نیست در دہر جفا کار کہ او بمعنے از۔ بہ نزدیک من صلح بہتر کہ جنگ
بمعنے بلکہ مکافات دشمن بمالش مکن ٭ کہ بخشش بر آوردہ باید زبن جواب قسم
حقا کہ باعقوبت دوزخ برابرست کدامیہ یا استفہامیہ اے دل
بہ پیش رفتہ آخر بکہ رامے عطف اسے ببا اسپ تیز رد کہ بماند
کہ خرلنگ جان بمنزل برد دعائیہ بفضلت کہ باران رحمت ببار صلہ
ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر در آید مفاجات گہ مرغ کباب ست کہ
با بال وبر آید تردید یارب اینجا باشم کہ روم زائد اور الفتم کہ بیا
تصغیر دخترک فاعلیت گوزک مفعولیت پیچک مصدری خوراک
س گ یعنے ک فارسی کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے ج غ سے
جیسے گلولہ۔ غلولہ دال مہملہ سے جیسے آونگ آوند۔ جیم تازی سے جیسے گلنار
جلنار۔ اور اہالی ماور النہر کبھی کاف تازی سے بدل لیتے ہین جیسے جنگ
جنک۔ س لام سے کس کو تشبیہ دیتے ہین اور کس حرف سے تبدیل
کرتے ہین ج لام سے زلف کو تشبیہ دیتے ہین اور رے سے تبدیل کرتے ہین

جیسے چنال چنار س م سے اعضاء انسان مین کسکو تشبیہ دیتے ہین
ج م کے ساتھ دہن کو تشبیہ دیتے ہین س م کتنے معنون مین آتا ہی مع
امثلہ بتاؤ ج نو معنون مین ضمیر واحد متکلم فاعلی جیسے ع یکروز دیدم از غصہ رود با
ضمیر واحد متکلم مفعولی جیسے ع ازان داروے تلخ ہیہش کنم ضمیر اضافی
ع گر تراد واز زبانم لیس فی و لقے سواہ بمعنے ہستم ع دورم از حسن عمل
چون رو سپیدی از گناہ بمعنے خود ع نگویم بجز غیبت ما درم بمعنے نون
نفی مکن مرساد بعین محل کلم ۔ دوم زائد ع نے بر سر راہشم مغیلان
علامت تانیث خانم س میم کس جگہہ حذف کیا جاتا ہے اور کس کس
حرف سے تبدیل ہوتا ہے ج دو کلمون کے دو میم پاس پاس آوین تو
ایک حذف کر دیتے جیسے ہمین کہ اصل مین ہم من تھا اور نون اور خار
معجمہ اور غین معجمہ اور فا سے تبدیل ہوتا ہی جیسے کجین برم برخ
پیمانہ ۔ پیغانہ ۔ مخنبر ۔ فخنبر س ن سے کس کس چیز کو تشبیہ دیتے ہین
ج چاہ زنخدان اور ابرو کو اس سے تشبیہ دیتے ہین س ن کس کس
معنے کا فائدہ دیتا ہے ج علامت نفی جیسے گفت نگفت اور ہار مخفی اور یار
مجہول سے ملکر کلمہ نفی جیسے نہ اور نے اور کلام مین مکرر آنے سے مفید معنی
اثبات ہوتا ہے ۵ تا کون ترا اصل مہمات نخوانند نشنیند قضا ترجمہ بلفظ اہم را
یعنے ہر گاہ ترا اصل مہمات خوانند قضا معنے اہم شنید س ن آخر کلمہ مین بعد
حروف علت یعنے مدہ کے کس طرح تلفظ کیا جاتا ہی اور کس کس حرف سی تبدیل
ہوتا ہی ج غنہ پڑہا جاتا ہی جیسے زبان ۔ زبون ۔ زمین اور میم سی تبدیل ہوتا ہی جیسے بان

پام اور زائد بھی آتا ہے جیسے پاداش و پاداشن س واو کی قسم کا ہوتا ہی ج تین قسم کا ہوتا ہی معروف و مجہول و معدولہ۔ معروف جیسے نورمین مجہول جیسے شورمین اور معدولہ جو پڑہنے مین نہین آتا جیسے خود اور خواجہ مین۔ اسکے بعد ان حروف مین سی ایک ہوتا ہی اور س ش ن ہ ی جیسے خواب خود خور خوست خوش اخوند خوید خویش اور واو سے پہلے اکثر خار معجمہ آتی ہے جیسے مثالون سے ظاہر ہی س واو کتنے معنون مین مستعمل ہی ج آٹھ معنون مین بیان ضمہ تو دو عطف جیسے گفتہ و ناگفتہ حالیہ جیسے تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل تصغیر جیسے پسر و ملازمت ع پیری و صد عیب چنین گفتہ اند تفسیر ع ضعف و ناتوانائی رہانہی۔ بمعنی لعید جیسے ع من و انکار شراب این چہ حکایت باشد۔ یعنی از من لعید است زائد جیسے دہلوی و غزنوی و تنومند و لیکن اور ہار موحدہ اور بار فارسی اور فار اور ہمزہ سے تبدیل ہوتا ہی جیسے نوشت نبشت و ام پام یاوہ یافہ طاوس طاؤس۔ محذوف جیسے ہوش ہش س ہ کی قسم ہی ہر ایک مع تعریف بتاو ج دو قسم ہی ایک اصلی جسکو ملفوظی کہتے ہین دوم وصلی جسکو مختفی کہتے ہین س ہار اصلی اور وصلی مین کیا فرق ہی ج ہار اصلی حالت جمع مین بحال رہتی ہی جیسے گرہ گرہا اور حالت تصغیر مین مفتوح اور اضافت کے وقت مکسور ہو جاتی ہی جیسے زرہک زرہ من اور ہار وصلی جہت اظہار فتحہ ماقبل آخر کلمہ مین آتی ہی اور صرف جگہ اظہار کسرہ کا قبیل کرتی ہے یعنی کہ چہ نہ سہ مین س ہار وصلی کتنی معنے مین آتی ہی ج بارہ معنون مین آتی ہی زائد گفتہ رفع اشتباہ جامہ تصغیر غزالہ مجہولی گفتہ نشد مفعولی بستہ۔ در تحبہ لغین۔ مدت یک روزہ لیاقت بعد الف و نون۔ شاہانہ تشبیہ۔ دندانہ تخصیص پشمینہ۔ فاعلی زنندہ اور بھیہ ہا

بحالت جمع گاف سے تبدیل ہوتی ہے جیسے زندگان۔ ہائے صفت پیادہ سوارہ عطفی واتصالی۔ آمدہ رفت ۔س ہائے کس کس حرف سی تبدیل ہوجاتی ہے ج کاف فارسی۔ یائے تحتانی سکاف تازی سے بدل جاتی ہی جیسے شرمندہ سے شرمندگی اور شاہگان سے شائگان خامک تصغیر خامہ اور وقت اضافت ہمزہ سے گنجینۂ زر س ہی کی اقسام مع تعریف و امثلہ بتاؤ ج اوسکی دو قسمین ہین معروف جسکے ماقبل کسرۂ خالص ہو جیسے کردی مین اور مجہول جس کے ماقبل کسرۂ خالص نہو جیسے آمدے صیغہ تمنائی مین س یائے معروف کتنے معنے مین آتی ہے ج پانچ معنون مین اول مصدری جیسے پارسائی۔ دوم خطابی جیسے ع میاموز جز علم گر عاقلی سوم نسبت جیسے ہندی چہارم متکلم جیسے بلاذی پنجم لیاقت جیسے رفتنی س نسبت کی ی کس طرح لگائی جاتی ہے ج اسکا قاعدہ اکثر تو یہی ہی کہ اسم ذات پر لگائی جاتی ہے جیسے ہندی اور عربی وغیرہ مگر جس اسم کے آخر مین الف مقصورہ ہوتا ہے اسکو واو سے بدل لیتے ہین جیسے مرتضی سے مرتضوی یا ی سے پہلے ہمزہ زائد کرتے ہین جیسے عیسائی اور اگر آخر اسم مین ی یا ہ مختفی ہوتی ہے تو وہ واو سے بدل جاتی ہی جیسے دہلی سی دہلوی اور گنجہ سے گنجوی اور کبھی ہ کو حذف کر دیتے ہین جیسے مکہ سی مکی اور کبھی ہ پر ہمزہ لکھدیتے ہین اور ی تلفظ مین رہتی ہے جیسے فاختہ سے فاختۂ اور نقرہ سے نقرۂ اور کبھی ہ کو گاف سے بدلتے ہین جیسے پروگی اور کبھی ی نسبت کے پیشتر الف نون زائد کرتے ہین جیسے حق سے حقانی اور

بعض نسبتین ان سب کے خلاف ہین جیسے ری سے رازی اور مرو سے مروزی
اور مدینہ سے مدنی اور مرکب اسمار مین ایک جز کی طرف نسبت کرتے ہین
جیسے بیت المقدس سے مقدسی بس نسبت کے لئے ین بھی آتا ہی جیسے آہنین
پس اوس مین اور صرف ی مین کیا فرق ہے ج ین مین اکثر تشبیہ ملحوظ
رہتی ہے جیسے ساق سیمین اور پنجۂ آہنین اور ی صرف نسبت کے لئے
مستعمل ہے اور ایک فرق یہ ہے کہ ی کی نسبت اس موصوف کے لئے
بولتے ہین جو منسوب سے بنا ہو جیسے تخت طلائی اور تاج نقرۂ اور سیخ آہنی
س عیسوی اور عیسائی مین کیا فرق ہی ج اصل مین کچھہ فرق نہین مگر اصطلاح
مین پیروان عیسیٰ کو عیسائی کہتے ہین اور دوسری چیزین جو آپکی طرف منسوب
ہین انکو عیسوی کہتے ہین جیسے مذہب عیسوی اور سنہ عیسوی س یار مجہول کس
معنی کا فائدہ دیتی ہی ج آٹھہ معنون کا۔ اول وحدت جیسے ؎ خردمند مردے
در اقصائے شام۔ دویم ایمائی یا توصیفی جیسے ؎ عزیزیکہ از درگہش سر بتافت
سویم تنکیر جیسے ؎ برون زانکہ یاری گری خواستی۔ چہارم۔ استمراری
جیسے گفتندے۔ پنجم۔ تعظیم جیسے زید مردیست۔ششم زاید جیسے یکے
لیسے وغیرہ۔ ہفتم یار امالہ جیسے رکاب کا امالہ رکیب ہشتم مفید معنے
امر جیسے ع فردا صمدا بندہ نوازا رحمے۔ اے رحم کن۔ س
یار مجہول کس کس حرف سے تبدیل ہوتی ہے ج الف اور ہار مہلہ سی جیسے
آرام بیارام شاہگان وشایگان
یہانتک بیان حروف مفردہ کا ہوا اب بعض حروف مرکبہ کا بیان کیا جاتا ہی

## حروف مرکبہ کا بیان

س حروف جار کیا ہین اور اُن سے کیا غرض ہے ج وہ حرف یہ ہین از با ب تا برائے بہر پئے اور کبھی ان تین پچھلون پر از زیادہ کرکی از برای وغیرہ کہتے ہین در اندر بر اور جا اونکے معنے ہین ہو اور اُن سے غرض یہ ہوتی ہی کہ فعل اور مشابہ فعل کے معنے اسم پر پہونچاتے ہین یا دو کلمونکے ربط کے لئے آتے ہین اور کاف تشبیہ اور من اور علے اور فی اور لام مکسور عربی کے حروف جارہ ہین جو فارسی مین مستعمل ہین س از کتنے معنون مین آتا ہے ج آٹھ معنون مین اکثر مستعمل ہوتا ہے اول تبعیض جیسے مردی از درمیان دوم علت جیسے از خوف دشمنان سوم بیانیہ جیسے تخت از طلا چہارم ابتدا جیسے از سند تا سند پنجم بمعنے بر جیسے فلان از نفس خود بخیلی میکند ششم استعانت جیسے کار عظیم از تو نظام یافت ہفتم بمعنے در جیسے ع کادم از چہل روز گردد تمام ہشتم بمعنے را جیسے از دولت بہ نیکی یاد میکند۔ اور واضح ہو کہ از کا الف بھی گرانا جائز ہے اور یہہ حذف نظم مین بہت مستعمل ہے اور اگر یہ حرف ضمیر و اشارہ پر آتا ہے تو اُنکا الف گرا کر اُس کی حرکت ز کو دینی جائز ہے جیسے ازو اور ازان کو زو اور زان کہتے ہین س با کتنے معنون مین مستعمل ہے ج جو معانی بار موحدہ کے حروف مفردہ مین لکھے گئے ہین اوسی قدر با کے معنے سمجھو س تا کتنے معنون مین آتا ہے ج نو معنون مین۔ اول ابتدا جیسے ع تا تو رفتی ز برم اے گل بستان پدر۔ دوم انتہا جیسے ع کہ تا بر فلک ماہ و خورشید ہست۔ سوم شرط جیسے ع تا مجمع امکان

و وجوبت ننوشتند۔ چہارم علت جیسے ع بیا و کس نیایم تا نباشم بار خاطر ہا۔ پنجم بمعنے ہر گز جیسے ع ز صاحب غرض تا سخن نشنوی۔ ششم بمعنے عدد جیسے ع مثنوی ہفتاد تا کاغذ شود۔ ہفتم بیانیہ جیسے ہ عمر گرانمایہ درین صرف شد۔ تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا۔ ہشتم تنبیہ جیسے ع تا چہ خواہی خریدان اے مغرور۔ نہم جلدی سے ایک امر کا دوسرے کے بعد ہونا یعنے بمعنے ہماندم جیسے ع تا ترا از دور دیدم رفت عقل و ہوش من۔ س را بھی حرف جار ہوتا ہے یا نہین اور کتنے معنو نمین آتا ہی ج یہ حرف جار اوسی صورت مین ہوتا ہے کہ برائے کے معنون مین ہو جیسے س خدا را بکن یکنظر سوے ما۔ اور علامت مفعول کے لئے اکثر آتا ہے جیسے ع دوستان را کجا کنی محروم۔ اور اس صورت مین کبھی محذوف کر دیتے ہین جیسے ع گو اجابت لب بآمین باز کن۔ اور کبھی علامت اضافت کے لئے آتا ہی جیسے ع ای داغ بر دل از غم خال تو لالہ را۔ یعنے بر دل لالہ۔ اور بعد از اور برائے اور از پے کے زائد آتا ہے جیسے ع کس نمے بینیم ز خاص و عام را س حروف عاطفہ مع تعریف بتاؤ ج حروف عاطفہ وہ ہین کہ دو کلمون یا جملون کے درمیان آکر انکو ایک حکم مین شامل کردین اور وہ واو پس سپس دگر دیگر ہم نیز ہین جیسے زید و عمر و آمد اور شبا روز بمعنے شب و روز اور آمدہ گفت بمعنے آمد و گفت اور کلمات اگرچہ گرچہ ارچہ ہرچند باوجود بھی علف اور اتصال کے لئے مستعمل ہین س تردید کسکو کہتے ہین اور اُسکے لئے کونسا حرف مستعمل ہے ج حرف تردید وہ ہے جسکے آنے سے معطوف اور معطوف علیہ مین سے

ایک غیر معین مراد ہو اور تردید کے لئے لفظ یا اور خواہ مستعمل ہے اور کبھی کہ بھی
جیسے زید رفت یا عمرو اور سبق بگویم کہ کتاب نویسم اور کبھی اگر بھی تردید کے لئے
آتا ہے س ۳۔ اضراب کے معنے اور اسکے حروف کیا ہین ج اضراب کے معنی
ہا ایک حکم سے اعراض کر کے دوسرے کیطرف انتقال کرنا ہے اور اسکے
ستعمل ہین س حروف شرط کیا ہین ج گر اگر ار ہرگاہ ہرگہ چون
اسمار موصولہ مثل ہر کہ اور ہر چہ وغیرہ کے فائدہ شرط کا
ہین س حروف علت کیا ہین ج چہ کہ زیرا کہ زیرا چہ چرا کہ
ازین مہر ازین سبب بنابر لہذا تا س زیرا اور چرا کی ترکیب کسطرح ہے
ج اصل مین زین راہ اور چہ راہ تھا اب زیرا اور چرا بولتے ہین س
حروف استثنار کیا ہین مع تعریف و اقسام استثنار بتلاؤ ج الا مگر غیر سوائے
جز بجز دون بدون ورای ماورای ماسوای بغیر اور استثنار جماعت مین
سے ایک جز کے نکالنے کو کہتے ہین پس جس مجموع مین سے کوئی چیز نکالتے ہین
اوسکو مستثنی منہ اور چیز کو مستثنی کہتے ہین اور استثنار کی دو قسمین ہین ایک
متصل جسمین مستثنی منہ اور مستثنی ایک جنس سے ہون جیسے قوم آمد مگر زید
دوسری منقطع یا منفصل جس مین دونون ایک جنس نہون جیسے بادشاہ خلعت
بخشید مگر جاگیر س حروف استدراک مع تعریف و امثلہ بتاو ج حروف استدراک
وہ ہین جنسے کلام سابق کا شبہ رفع کیا جاوے اور وہ لاکن لیکن لیک و لیکن
و لیک و لے ہین س حروف ندا کیا ہین ج اے یا آیا شروع مین اور
الف آخر اسما مین اور جس اسم پر یہ حروف آتے ہین اسے منادی

کہتے ہین س حروف استفہام بیانکرو ج چیز کے لئے چہ اور حیثیت اور شخص کے لئے
کہ اور کیست اور کدام اور مقام کے لئے کجا اور کو اور وقت کے لئے کے اور کیفیت کے لئے
چون اور چگونہ اور سبب کے لئے چرا بولتے ہین س حروف تشبیہ اور ایسے
چو ہمچنان ہمچنین چنانچہ مثل ہمچو مانند پنداری گویا گوئی
کردار آنہ سان وان دیس وش فش وند آوند
ہین ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ مانند کرنا پیر
مشبہ اور جسکے ساتھ مانند کرتے ہین اُسے مشبہ بہ ہے
ہمچو ماہ است ۔ مین رویش مشبہ ہے اور ماہ مشبہ بہ س شک کے سو
کون کلمات مستعمل ہین ج آیا شاید باشد بود س حروف نسبت کیا ہین
ج ین ہ ی معروف گان انہ جیسے زرین یکسالہ ترکی دوگان سالانہ اور
کبھی ان اور ن اور اک اور وبہ نسبت کے لئے آتے ہین جیسے ایران اور
جوشن اور مغاک اور سیبویہ س حروف تنبیہ بیان کرو ج الا ہان
ہین ۔ جملہ کے بیشتر آتے ہین س حروف تحسین بتلاؤ ج زہے خہے مرحبا
حبذا شاباس واہ وا آفرین س حروف ندبہ بیان کرو ج ندبہ کے لئے
وا شروع کلمہ مین اور الف آخر مین آتا ہے جیسے وازیدا س حروف نفی
کیا ہین ج نے نہ نا س حروف تمنا بیان کرو ج کاش ۔ کاشکے
س حروف تعجب کیا ہین ج چہ چہا اللہ اللہ سبحان اللہ س صاحب
کے معنی مین کونسے حرف آتے ہین ج گار ور مند آخر اسما مین جیسے ستمگار بہرہ ور خردمند
س حروف فاعلیت کے معنے کے مفید کون سے ہین ج گران ار آخر اسما مین

س ظرفیت کے لئے کون سے حروف ہین ج بار زا سار ستان وان کدہ وند اخر اسمار ہین س کثرت کے لئے کونسے حروف ہین ج لاخ زار سار آخر اسمار ہین س محافظت کے لئے کونسے حروف ہین ج دار وان گیر آخر اسمار ہین س لیاقت کے کونسے حروف ہین ج ی وار انہ گان آخر اسمار ہین س حروف پیوستگی کے معنے کے مفید کونسے ہین ج ناگ گین اگین سار آخر اسمار ہین س کونسے حروف تصغیر کا فائدہ دیتے ہین ج ک چہ ویزہ آخر اسمار ہین س رنگ کے لئے کونسے حروف مستعمل ہین ج دام فام یام گون گونہ آخر اسمار ہین اور جردہ اور جرتہ صرف لفظ سیاہ کے بعد س شرکت کا مفید کونسا حرف ہی ج ہم اسمار کے شروع مین فائدہ شرکت کا دیتا ہی جیسے ہمراز ہم مکتب وغیرہ

## باب دوم نحو کا بیان

س نحو کسے کہتی ہین ج جن قواعد سے ترکیب مفردات کی حقیقت معلوم ہو اہین نحو کہتی ہین س غرض نحو سے کیا ہی اور اسکا موضوع کیا ج غرض اس سی یہ ہی کہ ترکیب کلمات مین خطا واقع نہو اور مطلب عبارت بسہولت سمجھہ لیا جاوی اور اوسکا موضوع کلام ہی

## فصل اول مفرد اور مرکب کی ذکر مین

س لفظ موضوع اور مہمل کی تعریف بیانکرو ج لفظ اس اواز کو کہتے ہین جو آدمی کے منہ سے نکلے پس اگر وہ معنی دار ہے تو موضوع جیسے کتاب اور بے معنی ہی تو مہمل کہلاویگا جیسے ویز س علم اور اسم جنس کسکو کہتے ہین ج اگر لفظ مفرد کی ایک

معنی ہون اور وہ بھی معین ہون تو اُسکو عَلَم کہتے ہین اور اگر غیر معین ہون تو اسم جنس کہتے ہین س لفظ مشترک کسکو کہتے ہین ج جس لفظ مفرد کے کئی معنی ہون اور ہر ایک معنے کے لئے وضع کیا گیا ہو اُسکو مشترک کہتے ہین جیسے بار کہ پھل بوجہ دخل کے معنے مین آتا ہے س منقول عرفی اور شرعی اور اصطلاحی کسے کہتے ہین ج منقول عرفی وہ مفرد ہے جسے سب لوگ معنی غیر وضعی مین استعمال کرتے ہون اور وضعی معنی متروک ہوگئی ہون جیسی لفظ دابہ کہ اصل وضع مین ہر چلنے والے کو کہتے تھے اب صرف چارپایہ سوار یکو کہتی ہین اور منقول اصطلاحی وہ ہی جسے کسی اور جماعت مخصوصہ فی استعمال کیا ہو مثلاً اہل صرف و نحو وغیرہ نے جیسے لفظ فعل کو کہ اصل مین کرنے کے معنے ہین اور باصطلاح اہل صرف وہ کلمہ بامعنی جسمین کوئی زمانہ ہو س معنی حقیقی اور مجازی کسے کہتے ہین ج جو مفرد لفظ واضع نے کسی معنی کے لئے موضوع کیا ہو اگر استعمال اُسکا انہین معنون مین ہو تو حقیقی کہین گے جیسے حاتم بولین اور جسکا نام تھا وہی مراد لین اور اگر کسی دوسری معنی پر بوجہ کسی مشابہت یا مناسبت کے بولا جائیگا تو اُس دوسرے معنی کو مجازی کہین گے جیسے حاتم بولین اور مرد سخی مراد لین س مجاز کی کتنی قسمین ہین ج اگر حقیقی اور مجازی معنی مین علاقہ تشبیہ کا ہوتا ہی تو ایسی مجاز کو استعارہ کہتے ہین جیسے اسد بولین اور شجاع مراد لین اور اگر سوای تشبیہ کے کوئی اور علاقہ ہو تو اوسکو مجاز مرسل کہتے ہین جیسے نہر روان شد کہ اسمین نہر سی پانی مراد ہے باعتبار ظرفیت کے اور اس طرح کے علاقے بہت ہین بعضون نے پچیس شمار کئے ہین بعض کو یہان نقل کئے دیتے ہین۔

اول ظرف بولنا مظروف مراد لینا جسکی مثال اوپر گذری۔ دوم اُسکا عکس جیسے مغز او خواہم شکست یعنی سر ش سوم سبب بولنا مسبب مراد لینا جیسی ابر خوب بارید یعنی باران چہارم اسکا عکس جیسے نشہ خوردہ

یعنی شراب پنجم جز بولنا کل مراد لینا جیسے لفظ عین برای جاسوس ششم اسکا عکس جیسے اصابع برای انامل ہفتم لازم بولنا ملزوم مراد لینا جیسے کسی سخی کی وفات پر کہین امروز سخاوت بمرد ہشتم اسکا عکس جیسے ظالم کو کہین قصاب یعنی ستمگر نہم مطلق بولنا مقید مراد لینا جیسے فردا کہین اور فردا قیامت مراد لین دہم اسکا عکس جیسے غصہ مین کہین روی زشت خود را دور دار یعنی چہرہ روبرو مکن یازدہم خاص سے عام مراد لینا جیسے ہر فرعونے راموسی دوازدہم اسکا عکس جیسے مخاطب کو کہین عاقل را اشارہ بس است سیزدہم مضاف الیہ پر سے مضاف کا حذف کرنا جیسے تمام شہر از در خروش است یعنی اہل شہر چہاردہم باعتبار آیندہ کے بولنا جیسے طالب علم کو مولوی یا منشی کہین پانزدہم بلحاظ گذشتہ کے بولنا جیسے بزرگ اپنے چھوٹونکو لڑکا کہدیتے ہین شانزدہم بلحاظ ضد کے ایک دوسرے کی جگہہ بولنا جیسے اندہے کو بصیر کہتے ہین ہفدہم مصدر کو بمعنے فاعل یا مفعول بولنا جیسے عدل کہین عادل مراد لین یا علم کہین معلوم مراد لین۔ اور اگر حقیقی اور مجازی معنون مین کچہہ علاقہ نہو تو اسکو مجاز مرسل کہتے ہین جیسے خر کہین اور احمق مراد لین س مرادف کیسے لفظ ہوتے ہین ج جو ہم معنی ہون جیسے خاطر اور ضمیر س اقسام مرکب مع تعریف بتاؤ ج مرکب کی دو قسمین ہین اول مفید اور اسے جملہ اور کلام بھی کہتے ہین دوم غیر مفید جسے مرکب ناقص بھی کہتے ہین پس اگر سننے والیکو مرکب سے پورا مطلب حاصل ہو تو مفید ہی جیسے سبق بخوان اور نہین تو ناقص جیسے کتاب من س مرکب ناقص کی کتنی قسمین ہین ج چار قسمین اول اضافی۔ دوم توصیفی۔ سوم امتزاجی۔ چہارم غیر امتزاجی س مرکب اضافی کسے کہتے ہین اور اسکی کے قسمین ہین ج مرکب اضافی وہ ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے بنا ہو۔ اب معنی اضافت اور مضاف۔ مضاف الیہ کے جاننا ضرور ہین پس اضافت ایک کلمہ کو دوسرے کیطرف نسبت کرنے کو کہتے ہین جیسے مرد طلب

سوم اعلے جیسے شیرین ترین س کیسے اسمار صفت کا فائدہ دیتے ہین ج وہ مرکب غیر مفید جو دو اسم یا ایک اسم اور ایک صفت یا اسم اور فعل یا اسم اور حرف یا فعل اور حرف سے ترکیب پاتے ہین وہ اکثر فائدہ صفت کا دیتے ہین جیسے ماہر و خوشخوی گلفشان کم عقل دانا س مرکب امتزاجی کی تعریف کیا ہی اور اسکے کتنی قسمین ہین ج مرکب امتزاجی اوسکو کہتے ہین جسمین دو کلمی ملکر ایک ہو جائین جدا جدا معلوم نہون جیسے یازدہ یا اوسکا دوسرا جز علحدہ معنی مستقل نرکھتا ہو اور اسکی دو قسمین ہین اول وہ مرکبات جو فعل اور حروف سے مرکب ہوتے ہین جیسے دانا اور دانش دوم وہ جو حرف اور اسم سی بنتے ہین اور یہ کئی معنون کا فائدہ دیتے ہین اول فاعلیت جیسے آہنگر دوم نسبت جیسے زرین سوم لیاقت جیسے داونی چہارم تشبیہ جیسے آسمان پنجم محافظت جیسے ساربان ششم بمعنے صاحب جیسے خردمند ہفتم مشارکت جیسے ہمراہ ہشتم تصغیر جیسے طفلک نہم اتصال جیسے خوابناک دہم ظرفیت جیسے نمکسار س مرکب غیر امتزاجی کی تعریف اور قسمین بیان کرو ج مرکب غیر امتزاجی وہ ہی کہ اسکے کلمات جدا جدا معلوم اور با معنے ہون اور اوسکی کئی قسمین ہین ایک وہ ترکیب جو الفاظ مقید بمعنے رنگ کے ساتھ مرکب ہو جیسے سبز رنگ گلگون - لالہ فام سیہ چردہ - دوم مرکب تمیزی جس مین ایک اسم جامد دوسرے اسم جامد کے ابہام کو رفع کرے جیسے یک من شہد دو چمچہ دوغ وغیرہ - سوم وہ مرکب جو اشارہ اور مشار الیہ سی ترکیب پاوی جیسے اینجہان وغیرہ - چہارم جو دو اسم جامد کے مکرر لانے سے حاصل ہو اور فائدہ کثرت کا دے جیسے صحرا صحرا چمن چمن یا کوئی اسم جامد کسی

مرکب امتزاجی

له لفظ چہرہ [illegible] ب - ۱۲

مرکب غیر امتزاجی

عدد یا کسی اور لفظ سے ترکیب پاکر فائدہ معنے کثرت کا دے جیسے یکسر تمام لشکر۔ پنجم۔ ترکیب جو معطوف اور معطوف علیہ سے مرکب ہو جیسے زید و عمرو اور بکر یا زید۔ اور اس مین مرکب تعدادی بھی داخل ہی جیسے بست و یک وغیرہ۔ ششم۔ ترکیب اتصالی جس مین دو اسم متجانس لو اسطہ حرف اتصال کے ملکر ایک کلمہ ہو جائین جیسے لبالب تازہ بتازہ۔ ہفتم۔ ترکیب تشبیہی جیسے سرو قامت۔ ہشتم۔ ترکیب علمی جیسے شمس الدین۔ نہم۔ اسم جامد اور امر کی ترکیب جیسے کارروان۔ س اسم جامد اور امر ترکیب پاکر کس کس معنی کا فائدہ دیتے ہین ج اول فاعلیت جیسے روح افزا۔ دوم مفعولیت جیسے دلپذیر۔ سوم مصدر جیسے قدمبوس۔ چہارم۔ اسم آلہ جیسے قطرن۔ پنجم ظرف جیسے زمین زرخیز۔ س کوئی مثال مرکب غیر مفید کی بتلاؤ ج پسر زید سلیم الطبع مراد خان۔ اور قاتل خونریز خنجر آبدار۔

## فصل دوم جملہ یعنی مرکب تام کی بیان مین

س کلمہ کے اقسام مین سے کون کون کلمے ملکر جملہ اور مرکب مفید ہونے کی صلاحیت رکھتے ہین اور اسکی کے قسمین ہین ج جملہ ہمیشہ دو اسم یا ایک اسم اور ایک فعل کے ملنے سے بنتا ہی خواہ لفظاً ہو یا تقدیراً۔ اور اسکی دو قسمین ہین اسمیہ اور فعلیہ س جملہ کے اجزا کا نام کیا ہے اور انکے درمیان کے علاقہ کو کیا کہتے ہین۔ ج جملہ مین ہمیشہ دو جز ضرور ہین ایک مسند دوسرا مسند الیہ یعنے اُس کے اجزا مین سے جو کسی چیز کیطرف نسبت کیا جاوے اوسے مسند یا محکوم بہ کہتے ہین اور جس کیطرف نسبت کرین اُسے مسند الیہ یا محکوم علیہ کہتے ہین اور

درمیان کے علاقہ کا نام نسبت حکمیہ اور اسناد ہے۔ س۔ اسناد کس کو کہتے ہین
اور کلمات مین سے کون مسند ہوا کرتا ہی اور کون مسند الیہ ج اسناد ایک کلمہ کا
دوسری طرف ایسی طرح نسبت کرتا ہے کہ مخاطب کو فائدہ تام حاصل ہو اور
اسم مسند اور مسند الیہ دونو ہوسکتا ہی جیسے زید دانا است اور فعل ہمیشہ مسند ہوتا ہی
مسند الیہ خواہ اسم ہو جیسے زید زد خواہ ضمیر ہو جیسے زدم اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ
مسند الیہ س بیا اور اے زید مفرد ہین یا جملہ ج بیا اگرچہ ظاہر مین ایک لفظ
ہی مگر تقدیراً دو ہین کیونکہ ضمیر واحد مخاطب اُس مین مستتر ہی اور ایسے ہی
اے زید کے معنے ہین میخواہم زید را پس بیا جملہ فعلیہ ہے اور اے زید بھی قائم
مقام جملہ فعلیہ کے ہے س جملہ فعلیہ کی تعریف اور اقسام معہ تعریف بتاؤ
ج جملہ فعلیہ وہ ہی جو فعل اور فاعل سے مرکب ہو۔ فعل مسند ہوتا ہے
اور فاعل مسند الیہ پس اگر فعل لازم ہو سوائے افعال ناقصہ کے تو جملہ صرف
فاعل پر تمام ہو جائیگا جیسے زید نشست اور اگر متعدی ہوگا تو مفعول کو بھی چاہیگا
جیسے زید عمرو را زد س فعل ناقص کسکو کہتے ہین اور جملہ فعلیہ مین اوسکے
فاعل کا کیا نام ہے ج۔ جو فعل لازم کہ سوائے فاعل کے کسی اور چیز کا بھی
محتاج ہو اوسکو ناقص کہتے ہین اور اُس کے فاعل کو فعل ناقص کا اسم
اور دوسری چیز کو خبر کہتے ہین جیسے زید عالم شد مین زید اسم ہی شد کا
اور عالم خبر س سوا افعال ناقصہ کے اور ونکو کیا کہتے ہین ج وہ افعال تام
کہلاتی ہین بلکہ اگر افعال ناقصہ کے معانی مین احتیاج خبر کی نہ ہے تو اسصورت مین
وہ بھی تام کہلائینگے جیسے ابر شد مین شد فعل تام ہی س۔ جملہ فعلیہ مین اگر فعل

نعم الوکیل

مجہول ہو تو اُسکا فاعل نہین ہو گا پھر جملہ کیسے بنیگا ج فعل اگر مجہول ہو گا تو متعدی ضرور ہو گا پس اُسکے مفعول بہ کو فاعل کا قائم مقام کر دیتے ہین اور اُسکو مفعول مالم یسم فاعلہ اوس فعل کا کہتے ہین۔ اور فعل مجہول کا مسند الیہ اُسکو کرکے جملہ بناتے ہین جیسے کتاب دیدہ شد مین دیدہ شد فعل مجہول اور کتاب اُسکا مفعول مالم یسم فاعلہ دونو ملکر جملہ فعلیہ ہوا س فاعل کی تعریف کیا ہی اور اُسمین اور اسم فاعل مین کیا فرق ہی ج فاعل وہ ذات ہی جس سی کوئی فعل صادر ہو یا اوسکے ساتھ قایم ہو یعنے جو کسی فعل کا مسند الیہ ہو اور اسم فاعل وہ الفاظ ہین جو مصدر سے مشتق ہون اور ذات مذکور پر دلالت کرین پس فاعل بجا مسمی کے ہی اور اسم فاعل بمنزلہ اسم کے س فعل اور فاعل مین کس کس چیز مین اتحاد شرط ہی ج وحدت و جمعیت اور غیبت اور حضور اور تکلم مین فعل و فاعل ایک سی ہونے چاہئین جیسے اومے آید ما مے آئیم۔ مگر جب فاعل غیر ذی روح ہوتا ہی تو جمع مین بھی فعل واحد لا سکتے ہین جیسے سخنہا در میان آمد بجاے آمدند س مفعول بہ کس کو کہتے ہین اور اُس مین کیا کیا چیز داخل ہے۔ ج مفعول بہ وہ ذات ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے کتاب را بہ بین مین کتاب مفعول بہ ہی اور منادی اور مندوب اور محذر منہ۔ مفعول بہ مین داخل ہین یعنے یہ بھی فعل محذوف کے مفعول بہ ہوا کرتے ہین جیسے اے زید اصل مین ہی مے خوانم زیدرا لیکن فعل اور فاعل کو حذف کرکے حرف ندا کو اوسکے قایم مقام کر دیا اسیطرح آہ زید اور دزد دزد مین سے فعل حذف ہو گیا اور اول مین حرف ندبہ اور دوسرے مین مکرر لانا مفعول بہ کا قایم مقام فعل کے ہی س مفعول بہ کے

باب فاعل

مفعول

[illegible]

[illegible]

سوا کوئی اور بھی مفعول ہوتا ہے ج ہان فارسی مین تین اور مفعول ہوتی ہین اول مفعول مطلق یعنے فعل کے ساتھ اوسکا مصدر یا حاصل مصدر یا مصدر کا مرادف واقع ہو جیسے زید یک نشست خواند نشست یا ضربی میزند اور اسطرح لانے سے فائدہ تاکید یا تعداد کا ہوتا ہے اور اگر حاصل مصدر کو مضاف لائین تو مفعول مطلق سے فائدہ وضع کا ہوتا ہے جیسے نشست امیرمے نشینم یعنے امیرون کی سی بیٹھک دوم مفعول فیہ یعنے فعل کے ہونے کی جگہہ یا وقت اول کو ظرف مکان اور دوم کو ظرف زمان کہتے ہین جیسے شب کجا بودی مین شب ظرف زمان ہے اور کجا ظرف مکان سوم مفعول لہ جسکے سبب سے فعل کیا جاے اُسکی بھی دو قسمین ہین ایک یہ کہ اوسکے باعث سے فعل واقع ہو اور سبب مذکور پہلے سے موجود ہو جیسے دیانتہ راست گفتم یعنے بباعث دیانت۔ دوسرے یہ کہ فعل سے وہ سبب مقصود ہو پہلے سے موجود نہو جیسے زید آبادیبا زوم یعنے براے حصول ادب س ان مفعولون کا دوسرا کیا نام ہے ج ان کو فضلہ اور زائد اور متعلق فعل کہتے ہین س سواے ان مفعولونکے اور کونسے فضلے اور متعلق ہین مع تعریف و مثال بتاؤ۔ ج وہ دو ہین اول جار و مجرور یعنی حروف جارہ مع ان اسماء کے جنپر وہ داخل ہون ہمیشہ فعل یا شبہ فعل یعنے مصدر و اسم مشتق کے متعلق ہوا کرتے ہین اور فاعل و مفعول و مبتدا و خبر ہونیکی صلاحیت نہین رکھتے جیسے از ہند تا چین رفتم اسمین از ہند اور تا چین دونون جار اور مجرور ہین او متعلق رفتم کے اور جہان فعل یا شبہ فعل مذکور نہین ہوتا وہان محذوف مانتے ہین جیسے ع بنام ایزد دانا ے اکبر۔ کہ جار و مجرور ابتدا مے کنم محذوف کے متعلق ہے۔ دوم حال یعنے وہ اسم یا جملہ کہ ہیئت فاعل یا مفعول کی بیان کرے

اور جس فاعل یا مفعول کی کیفیت بیان ہوگی اوسکو ذوالحال کہین گے اور ذوالحال
اور حال ملکر فعل کا فعل یا مفعول ہوگا مثلا زید خندان مے آمد مین زید ذوالحال ہی
اور خندان اوسکا حال اور دونو ملکر مے آمد کے فاعل ہین یا آفتاب را تابان دیدم
مین آفتاب ذوالحال ہے اور تابان اوسکا حال اور دونون ملکر مفعول ہین
دیدم کے۔ اور عربی مین تمیز اور مستثنے بھی فضلے ہوا کرتے ہین مگر فارسی مین وہ
ہمیشہ فضلہ نہین پڑتے چنانچہ آگے معلوم ہوگا س جملہ فعلیہ مین سے کس کس مقام
پر فعل محذوف ہوتا ہی ج ایک جواب استفہام مین سی فعل کو حذف کردیتے ہین جیسے
کوئی کہے کہ آمد اوسکے جواب مین کہا جاوے زید تو یہان آمد محذوف ہے اور کبھی
فعل و فاعل دونون محذوف ہوتے ہین جیسے کوئی کہے کہ زید کرا زند اور اوسکے
جواب مین کہا جاوے بکر را تو یہان سے زند زید بقرینہ سوال محذوف کردیا ہے
دوم ب بمعنی ابتدا کے اور ب بمعنے قسم کے پہلے بھی جملہ محذوف ہوتا ہی جیسے
ع بنام جہاندار جان آفرین۔ کے پہلے ابتدا میکنم محذوف ہے اور بخدا کے
پہلے قسم میخورم۔ سوم ندا اور منادی مین بھی محذوف ہوتا ہے اور اسکی مثال مذکور
ہوچکی س جملہ اسمیہ اور اسکے اجزا کے نام مع تعریف بتلاو ج جملہ اسمیہ وہ ہی
جو دو اسمون سے بنے انمین سے مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہین اور مبتدا کی
پہچان یہ ہی کہ ہمیشہ اسم ذات ہوا کرتا ہے جیسے زید دانا است مین زید اسم ذات
مبتدا ہے س رابطہ کسے کہتے ہین اور اس کا کیا حال ہی ج وہ لفظ جس سے
مبتدا اور خبر کے درمیان ربط ہوجاتا ہے اوسے رابطہ کہتے ہین اور وہ
فارسی مین چھہ ہین ست۔ ند۔ ی۔ ید۔ م۔ یم۔ اور اکثر خبر کے بعد

آتے ہین اور وحدت اور جمعیت مین مطابق مبتدا کے ہوتے ہین جیسے زید جاہل است ومردمان عاقل اند اور اگر خبر کے آخر مین الف یا ہ ہوتی ہی تو روابط سے پہلے الف زائد لاتے ہین جیسے کتاب بیش بہا است ونقوش دیرینہ اند س کیا مبتدا کبھی محذوف بھی ہو جاتا ہی ج ہان بقرینۂ سوال وغیرہ کبھی مبتدا کو حذف کردیتے ہین جیسے کوئی پوچھے کہ رستم پسر کیست ۔ اور اوسکے جواب مین کہا جاوے کہ پسر زال است تو یہان سے لفظ رستم کہ مبتدا ہے محذوف ہوگیا ہے س جملہ اسمیہ اور فعلیہ کی کتنی قسمین ہین مع تعریف بیان کرو ج ہر ایک کی دو قسمین ہین خبریہ اور انشائیہ جملہ خبریہ اُسکو کہتے ہین جسکے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا کہہ سکین یعنے جو جملہ اُس نے زبان سے نکالا ہی اسکو مطابق حقیقت حال کے یا غیر مطابق بتا سکین پس جملہ خبریہ کے لئی ایک ماجرا کا ہونا ضرور ہے جسکے ساتھ اس جملہ کی مطابقت دیکھی جاسے اور جملہ انشائیہ وہ ہی کہ اوسکے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا نہین کہہ سکتے یعنے اوس مین کوئی اصلی ماجرا نہین ہوتا جسکی مطابقت سے اوسکو سچا اور غیر مطابقت سی جھوٹا کہا جاوے بلکہ وہی جملہ کے الفاظ متکلم کی غرض ظاہر کرتے ہین کسی دوسرے واقعہ کی کیفیت بیان نہین کرتا اور جملہ انشائیہ کی نو قسمین ہین آول امر جیسے بزن دوم نہی مزن سوم تمنی کاش عالم شدمی ۔ چہارم ندا ۔ اے کریم کرم کن ۔ پنجم قسم ۔ بخدا کہ روستا نہ بینم ششم تعجب ۔ چہ کو یا است زید ۔ ہفتم استفہام ۔ چہ مے کنی ۔ ہشتم عرض یعنی کسی کام کا شوق دلانا جیسے ۔ مطالعہ پیشتر چرا نہ بینی کہ سبق آسان نماید ۔ نہم عقود یعنے معاملات داد وستد مین جو جملے مستعمل ہین جیسے بائع کہے کہ بہ شش سیر فروختم اور مشتری کہے بہ پنج خریدم س کون کون جملہ بغیر دوسرے

جملہ کے تمام نہین ہوتا ج اول ندا اور منادی بدون ایک جملہ کے (جسے جواب ندا
کہتے ہین) تمام نہین ہوتا جیسے اے رحیم رحم کن۔ اسمین دوسرا جملہ یعنے رحم کن جواب
ندا ہے دوم قسم کہ بے جواب کے پورا نہین ہوتا جیسے بخدا چنین خواہم کرد۔ سوم
شرط کہ بدون جواب کے (جسکو جزا کہتے ہین) پورا نہین ہوتا جیسے اگر فتی جان بسلامت
بردی اور یاد رہے کہ کبھی جزا کو محذوف بھی کر دیتے ہین جیسے ع ترا گر باقضا یارا
جنگ است۔ مین بجنگ محذوف ہے س ترکیب کے اعتبار سے جملہ کی کے
قسمین ہین مع تعریف و مثال بتلاو ج اول مستانفہ جو ابتداء کلام مین واقع ہو
جیسے علم خزینہ ایست مقفل۔ دوم معترضہ جو مبتدا و خبر یا فعل و فاعل کے بیچ مین
آجاوے اور اُن سے کچھہ علاقہ نرکہتا ہو جیسے دوست من خدا ایش بیامرزد خوب بود
اسمین خدا ایش بیامرزد جملہ معترضہ ہے۔ سوم مبینہ جو بطور تفسیر کلام سابق کے
واقع ہو اور اُس جملے کے پہلے کاف بھی آیا کرتا ہے جسکو بیانیہ کہتے ہین پس یہ
جملہ مبین کی ذات کا بیان ہو تو مبتدا اس مین سے حذف کر دیتے ہین جیسے زید
کہ فاضل است کجا است اصل اسکی ہے۔ زید کہ او فاضل است کجا است اور اگر مبین کا
بیان ہو تو مبتدا حذف نہین کرتے ہین جیسے دوست من این طالب علم است
کہ کتابش خوب ست کتابش مبتدا مذکور ہے اور طالب علم مبین کا متعلق اور یاد رہے
کہ جملہ مبینہ بھی ہوا کرتا ہے جیسے ع شنیدم کہ خسرو بشیرویہ گفت۔ چہارم قسمیہ
جو قسم اور جواب قسم سے مرکب ہوتا ہے جیسے ع بخدا کہ وجب آمد زتو احتراز کردن پنجم شرطیہ
یہہ دو جملون سے بنتا ہے اول کو شرط کہتے ہین جسپر حرف شرط ہوتا ہے اور
دوسرے کو جزا جیسے فردا اگر آئی اکرام خواہم کرد ششم معللہ جو سبب کلام

ترکیب جملہ کے لحاظ سے

سابق ہو جیسے از انجا واپس آمدم کہ خوف وزدان بود۔ ہفتم نتیجہ کہ کلام سابق کا نتیجہ ہو جیسے عالم متغیر است وہر متغیر حادث ست یہ دونو جملہ شکل اول منطق کی ہے اور بطور قواعد منطقیہ لفظ مکرر متغیر کو اگر حذف کرکے جملہ بنائین تو عالم حادث است رہتا ہے پس عالم حادث ست جملہ نتیجہ ہے ہشتم معطوفہ جیسے زید آمد وخالد رفت آمین خالد رفت جملہ معطوفہ ہے نہم ندائیہ جو ندا اور جواب ندا سے مرکب ہو جیسے اے کریم کرم کن دہم تعقیبیہ جس سے مضمون سابق کی عقب کا مضمون معلوم ہو جیسے بدہلی رفتم در انجا سوداگرے دیدم۔ یازدہم۔ دعائیہ جیسے عمرت دراز باد

## فصل سوم حل الترکیب کے بیان مین

جو کہ قواعد فارسی سکے سب ہو لفون نے سوا ہی اسکے کہ چند مثالون کی ترکیب ہر مضمون کے ذیل مین لکھدی ہے زیادہ نہین لکھی اس لئے اکثر طلبہ ترکیب کہتے وقت بہت الجہتے اور غلطی کرتے ہین اس نظر سے اب بہت سی نظم ونثر کی ترکیب ذیل مین لکھی جاتی ہے تاکہ طلبہ کو سب طرحکے جملونکی ترکیب کہنا آسان ہو جائے اور قبل بیان ترکیب کے چند ایسی باتین جو ترکیب کہنے مین مددگار ہین مذکور کیجاتی ہین پس ترکیب کہنے کے وقت اول یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ جملہ فعلیہ ہے یا اسمیہ یعنے جملہ مین اگر فعل لفظاً ہو یا مقدر تو اوسکو جملہ فعلیہ جانو ورنہ اسمیہ پس اگر یہ معلوم ہو کہ جملہ فعلیہ ہے تو دیکہنا چاہیئے کہ فعل لازم ہے یا متعدی اگر لازم ہو تو اُس کا فاعل تلاش کرین اور متعدی مین فاعل اور مفعول یہ دونون کو تلاش کرین اور اُسکے اجزا کو جُدا جُدا کہین کہ یہ فعل ہے اور اُسکا فاعل یہ ہے اور اگر کوئی اور مفعول یا متعلقات مین سے بھی جملہ مین مذکور ہو تو اوسکو بھی بیان کرو اور پھر سکو ملاکر جملہ فعلیہ کہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ یہ جملہ اسمیہ ہے تو اوسکے اجزا کو علحدہ کہو کہ مبتدا کون ہے اور خبر کون اور متعلقات مین سے جو ہو اسکا بھی نام لو اور سکو ملاکر جملہ اسمیہ کہو پھر

جملہ کو دیکھین کہ محتمل جھوٹ یا سچ کا ہے یا نہین اگر سچا اور جھوٹا ہو سکتا ہو تو اُسکو جملہ خبریہ کہو ورنہ جملہ انشائیہ اور جس جگہہ جملہ کے شروع پر کاف بیانیہ ہو اُسکو معلوم کرو کہ صلہ ہے یا وصف ہے یا محض بیان ہے اور پھر موصول یا موصوف یا مبین کو تلاش کرنا چاہیئے اسیطرح جب سب اجزا معلوم ہو جائین تو سبکو ملا کر ترکیب کہنا چاہیئے اور نیز ترکیب کہنے مین قاعدہ ہاے مفصلۂ ذیل کو خوب یاد رکھنا چاہیئے

(۱) جب فعل معروف کے معنے کے ساتھ لفظ کون یا کس نے ملاوین تو اُسکے جواب مین جو لفظ واقع ہو اُسے فاعل کہو جیسے رفت زید اور گفت عمرو مین رفت کے معنے گیا کے ساتھ جب لفظ کون ملادین تو زید جواب مین واقع ہوگا اور یہی فاعل ہے اور ایسے ہی گفت کے معنے کہا کے ساتھ کس نے لگادین تو اُسکے جواب مین عمرو کہا جاویگا پس عمرو فاعل ہے اور علے ہذا القیاس ہر فعل معروف مین یہی قاعدہ جانو۔

(۲) جب فعل مجہول کے معنے کے ساتھ کون یا کیا ملاوین تو اُسکے جواب مین مفعول مالم یسم فاعلہ واقع ہوگا جیسے زید کشتہ شد اور سخن شنیدہ شد مین معنی افعال کے ساتھ الفاظ مذکور ملا کر سمجھہ لینا چاہیئے اور فعل مجہول متعدی بدو مفعول مین جو لفظ جواب مین کون کے واقع ہو اُسے مفعول مالم یسم فاعلہ جانو اور جو کیا کے جواب مین آوے اُسے مفعول بہ سمجھو جیسے زید دانا دانستہ شد مین زید مفعول مالم یسم فاعلہ اور دانا مفعول بہ ہے۔

(۳) جب فعل معروف کے ساتھ کس کو یا کیا ملادین تو جواب مین مفعول بہ واقع ہوگا جیسے زید عمرو را زد اور زید طعام را خورد مین عمرو اور طعام مفعول بہ ہین اور جب

فعل متعدی بدو مفعول ہوتا ہے تو اول مفعول کس کو کے جواب مین اور ثانی کیا کے جواب مین واقع ہوا کرتا ہے جیسے زیدرا دانا دانستم اس مین زید مفعول بہ اول اور دانا مفعول ثانی ہے

(۴) جب فعل کے معنے کے ساتھ کب یا کہان ملادین تو اُسکے جواب مین مفعول فیہ واقع ہوگا اور یاد رہے کہ جو لفظ جواب مین کب کے واقع ہوتا ہے اُسے ظرف زمان کہتے ہین اور کہان کے جواب کو ظرف مکان جیسے سحرگاہ زیدرا بالای بام کشتم۔ اس مثال مین سحر اور بام مفعول فیہ ہین

(۵) جب فعل کے معنے کے ساتھ کسواسطے یا کس سبب سے یا کیون ملادین تو اُس کے جواب مین مفعول لہ واقع ہوگا جیسے زیدرا تادیبًا زدم۔ اس مثال مین تادیبًا مفعول لہ ہے۔

(۶) جب فعل کے معنے کے ساتھ لفظ کیسا کس قدر یا کس طرح یا کے بار ملادین تو اوس کے جواب مین مفعول مطلق واقع ہوگا جیسے زدم زیدرا زدنی اور نشست امیر نشستم اور یک ضرب زدم۔ ان مثالون مین زدنی اور نشست امیر اور یک ضرب مفعول مطلق ہے اور انمین سے اول تاکید دوسرا وضع تیسرا عدد کے معنے کا فائدہ دیتا ہے۔

(۷) جب فعل کے معنے کے ساتھ کس صورت سے یا کس حالت مین یا کیونکر ملادین تو اُسکے جواب مین حال واقع ہوگا جیسے زیدرا تشنہ کشتم اس مین تشنہ حال ہے اور زید ذوالحال۔

(۸) جب دو اسمون مین سے ایک اسم کے ساتھ لفظ کسکا یا کسکے یا کس کی ملاکر سوال کرین

تو اوسکے جواب مین مضاف الیہ واقع ہوگا اور پہلے اسم کو مضاف کہین گے جیسے غلام زید نزہ عمر وکتاب بکر۔ ان مثالون مین سمجھ لینا چاہئیے۔

(۹) جب دو اسمون مین سے ایک اسم کے ساتھ لفظ کیسا کیسے کیسی ملادین تو اسکے جواب مین صفت واقع ہوگی اور پہلے اسم کو موصوف کہین گے جیسے مرد نیک جوان عاقل۔ زن خوشخو

(۱۰) جب کسی اسم کے ساتھ کیا ہے ملاکر سوال کرین تو اُسکے جواب مین خبر واقع ہوگی اور پہلے اسم کو اس صورت مین مبتدا کہین گے جیسے زید دانا ست مین جب کہین کہ زید کیا ہے تو دانا اوسکے جواب مین واقع ہوگا پس زید مبتدا اور دانا خبر ہے۔

(۱۱) جب دو اسمون مین سے اول کے معنے کے ساتھ۔ کیا چیز یا کس چیز کے یا کس چیز سے کو ملاکر سوال کرین تو اُسکے جواب مین تمیز واقع ہوگی اور اس وقت مین پہلے اسم کو ممیز کہین گے جیسے یکمشت خاک پس یکمشت ترکیب تعدادی ممیز ہوا اور خاک تمیز اور علے ہذا القیاس دو پیمانہ شراب اور یک رطل جو وغیرہ

(۱۲) جب دو یا کئی اسمونکے بعد کون ہے ملاکر سوال کرین تو اوسکے جواب مین بدل واقع ہوگا اور اُسکے اول اسم کو مبدل منہ کہتے ہین جیسے خانصاحب مشفق مہربان نور خان مین نور خان بدل اور اول کے اسما ترکیب توصیفی مبدل منہ ہین۔

س بدل اور مبدل منہ کسے کہتے ہین اور بدل کی کتنی قسمین ہین ج جب دو اسمون سے ایک ہی ذات مقصود ہو تو اول کو مبدل منہ اور دوسری کو بدل کہتے ہین

اور بدل کی چار قسمین ہین اول بدل کل جس مین معنے بدل کے اور مبدل منہ کے ایک ہون جیسے اورنگ زیب عالمگیر دوم بدل البعض کہ بدل کے معنے مبدل منہ کے معنے کے جز ہون جیسے زید پاپش شکست مین پاپش بدل البعض ہے سوم بدل اشتمال کہ بدل مبدل منہ کا نہ کل ہو نہ جز بلکہ مبدل منہ اسکو مشتمل ہو جیسے زید پارچہ اش پاریدہ است کہ پارچہ اش بدل اشتمال ہے چہارم بدل غلط کہ غلط کے بعد بولا جاوے جیسے بمشہد میروم بشیراز - اور یاد رہے کہ بدل بعض اور اشتمال نثر مین نہین آتے نظم مین مستعمل ہین اور بدل غلط نثر اور نظم دونون مین مستعمل نہین ہوتا جب تک اوسکے پہلے حرف نفی مکرر نہ لاوین جیسے ع

بمشہد میروم نے نے بشیراز -

اب جاننا چاہیئے کہ ترکیب کرنے مین بعضے اسمار اس طرح کے ہین کہ وے بدون دوسری چیزونکے ملے جزو جملہ کا نہین ہوتے یعنے نہ مبتدا ہوتے ہین نہ خبر فاعل نہ مفعول تو اب اسکا احوال مفصل سننا چاہیئے اول مضاف ہے کہ بدون مضاف الیہ کے ملے ہوئے جزو جملہ کا نہین ہوتا بلکہ دونون ملکر ہوتے ہین مثلاً انکے مبتدا ہونے کی مثال ﮯ ترک احسان خواجہ اولے تر + کا حتمال جفای بوابان ترکیب اسکی یہ ہے ترک مضاف احسان مضاف خواجہ مضاف الیہ پھر دونون مضاف اور مضاف الیہ ملکر پھر مضاف الیہ ہوئے ترک مضاف کے یہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مبتدا ہوا اور اولی تر خبر کہ بمعنے از جار اور احتمال جفاے بوابان مرکب بترکیب اضافی مجرور جار اور مجرور ملکر متعلق ہوئی اولے تر خبر کے - است علامت جملہ اسمیہ کی یہان سے محذوف ہے پس

۵۹ اسماء جو ترکیب مین دوسرے اسماء کے ساتھ ملکر آتے ہین

مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
خبر ہونے کی مثال ع راستی موجب رضاے خدا است۔ ترکیب راستی مبتدا موجب مضاف رضاے خدا بترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
فاعل ہونے کی مثال ع سوز جگر گداز دل من زحد گذشت۔ ترکیب گذشت فعل سوز جگر گداز بترکیب توصیفی مضاف دل من بترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر فاعل ہوئے ز جار حد مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل گذشت کے پس فعل ساتھ فاعل اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔
مفعول ہونے کی مثال ع بعہد تو مے بینیم آرام خلق۔ ترکیب می بینیم فعل با فاعل آرام مضاف خلق مضاف الیہ۔ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوئے (ب) جار عہد تو بترکیب اضافی مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل کے پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

دوم۔ موصوف کہ ہمیشہ صفت کے ساتھ ہوگا۔
مبتدا ہونے کی مثال ؎ در بیابان فقیر سوختہ را شلغم پختہ بہ زنقرہ خام
ترکیب شلغم موصوف پختہ صفت۔ یہ ملکر مبتدا بہ خبر کہ جار نقرہ موصوف خام صفت۔ صفت و موصوف ملکر مجرور ہوئے جار مجرور ملکر متعلق ہوئے خبر کے اور است علامت جملہ اسمیہ کی یہاں سے محذوف ہے اور ایسے ہی پہلے مصرعہ میں بھی در بیابان جار مجرور اور فقیر سوختہ بترکیب توصیفی مجرور را جار ملکر

متعلق ہوئے۔

خبر ہونے کی مثال ع گفت احوال ما برق جہانست۔ ترکیب۔ بگفت فعل اور ضمیر اس مین جو پیر کی طرف پھرتی ہے وہ اس کا فاعل۔ احوال ما ترکیب اضافی مبتدا برق موصوف جہان بکسر جیم صفت۔ موصوف وصفت ملکر خبر ہوئی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ہوا گفت کا فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا

فاعل ہونے کی مثال ع بگردن فتد سرکش تندخو۔ ترکیب۔ فتد فعل مضارع سرکش موصوف تندخو ترکیب توصیفی صفت۔ موصوف وصفت ملکر فاعل ہوئے ب جار گردن مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوئے پس فعل اور فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال س باد در سایۂ درختانش + گسترانید فرش بوقلمون ترکیب۔ گسترانید۔ فعل باد اس کا فاعل فرش موصوف۔ بوقلمون صفت موصوف وصفت ملکر مفعول بہ ہوئے در جار سایہ مضاف۔ درختانش مرکب اضافی مضاف الیہ۔ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مجرور ہوی جار کے جار ومجرور ملکر متعلق ہوئے فعل گسترانید کے پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

سوم۔ موصول کہ صلہ کے ساتھ ہوگا۔ سوم

مبتدا ہونے کی مثال ع ہرچہ از دوست مے رسد نیکوست۔ ترکیب۔ ہرچہ اسم موصول میرسد فعل ضمیر اس مین پھرتی ہے موصول کی طرف وہ اس کا فاعل از دوست جار مجرور متعلق میرسد کے پس فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ

ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول ساتھ صلہ اپنے کے ملکر مبتدا نیکو خبر است علامت
جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ این مرد کسے ست کہ دلیشب دیدہ بودی۔ ترکیب۔ این مرد
مبتدا کسے اسم موصول کاف صلہ کا دیدہ بودی فعل با فاعل اور اور مفعول بہ
محذوف اور دلیشب مفعول فیہ۔ فعل اور فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ ملکر
صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اور صلہ ملکر خبر ہوئی مبتدا کی است علامت
جملہ اسمیہ کی مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونے کی مثال ؎ کسیکہ تشنہ لب ناز تست میداند + کہ موج آبحیات
است جبین پیشانی + ترکیب میداند فعل کسے اسم موصول کاف صلہ کا او
او مبتدا محذوف تشنہ لب مرکب توصیفی مضاف ناز مضاف تو مضاف الیہ
یہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر پھر مضاف الیہ ہوئے تشنہ لب مضاف کے
اور یہ مرکب اضافی خبر ہوا است علامت جملہ اسمیہ کی پس مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر
صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلہ اپنے کے ملکر فاعل ہوا میداند کا این محذوف
مبین کاف بیانیہ موج آبحیات مرکب اضافی خبر مقدم جبین پیشانی مرکب اضافی
مبتدا موخر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر بیان ہوا مبین این محذوف کا
مبین اور بیان ملکر مفعول بہ ہوا میداند کا۔ میداند فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ
سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال ع ہر آنچہ کہ میباید ت پیش گیر۔ ترکیب۔ ہر آنچہ اسم
موصول کاف صلہ کا میباید فعل ضمیر اس میں مستتر وہ اسکا فاعل ت مجرور

حرف جار محذوف برائے کا جار اور مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر صلہ ہوا موصول کا موصول اور صلہ ملکر مفعول بہ ہوا فعل مرکب پیش گیر کا پیش گیر فعل با فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

چہارم

چہارم۔ معطوف علیہ کہ معطوف کی ضرورت رکھتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال ع طبیب و حکیم است بیداے برادر۔ ترکیب طبیب معطوف علیہ واؤ حرف عطف حکیم معطوف۔ معطوف علیہ اور معطوف ملکر مبتدا بید خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا

خبر ہونے کی مثال ع بگفتا کہ اینست تاج و کلاہ۔ ترکیب۔ این مبتدا۔ تاج معطوف علیہ و حرف عطف کلاہ معطوف دونوں ملکر خبر است رابطہ۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ہوا فعل بگفتا کا اور فاعل اسکا ضمیر مستتر ہے۔

فاعل ہونے کی مثال ع خرابی و بدنامی آید زجور۔ ترکیب آید فعل خرابی معطوف علیہ واو حرف عطف بدنامی معطوف دونوں ملکر فاعل ہوئی فعل کے زجار جور مجرور ملکر متعلق ہوئے۔

مفعول ہونے کی مثال ع نہد لعل و فیروزہ درصلب سنگ۔ ترکیب نہد فعل ضمیر غائب اس کا فاعل لعل معطوف علیہ واو حرف عطف فیروزہ معطوف ملکر مفعول بہ در جار صلب سنگ مرکب اضافی مجرور۔

پانچواں عدد کہ اپنے معدود کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال - دو کس موجود اند - ترکیب - دو عدد و کس معدود معدود و عدد ملکر مبتدا موجود خبر اند رابطہ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا

خبر ہونے کی مثال - ما دَہ جوانیم - ترکیب - ما مبتدا دہ جوان عدد و معدود ملکر خبر ایم علامت جملہ اسمیہ کی

فاعل ہونے کی مثال - صد درہم نزدم فراہم آمد - ترکیب - فراہم آمد فعل صد عدد و درہم معدود ملکر فاعل نزد مضاف م مضاف الیہ - مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا

مفعول ہونے کی مثال - ہزار دینار فراہم آوردم - ترکیب فراہم آوردم فعل مرکب با فاعل ہزار دینار عدد معدود ملکر مفعول بہ ہوا پس فعل و فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا

چھٹا - ممیز کہ تمیز کے ساتھ ہوتا ہے -

مبتدا ہونے کی مثال - دو پیمانہ شراب موجود است - ترکیب - دو پیمانہ عدد معدود ملکر ممیز شراب تمیز - ممیز و تمیز ملکر مبتدا موجود خبر است علامت جملہ اسمیہ کی

خبر ہونے کی مثال - اینست دہ من شکر - ترکیب - این مبتدا دہ من ترکیب تعدادی ممیز شکر تمیز ممیز ساتھ تمیز اپنے کے ملکر خبر ہوئی مبتدا کی

فاعل ہونے کی مثال نزدم دہ گز پارچہ فراہم آمد - ترکیب - نزدم ترکیب اضافی مفعول فیہ دہ گز ترکیب تعدادی ممیز پارچہ تمیز ممیز تمیز ملکر فاعل فراہم آمد فعل کے

مفعول ہونے کی مثال - ہیچمثقال عنبر بیار - ترکیب - بیار - فعل بافاعل ہیچ مثقال ترکیب تعدادی ممیز عنبر تمیز - ممیز اور تمیز ملکر مفعول بہ ہوئے -

فائدہ کبھی تمیز نسبت سے ہواکرتی ہی جیسے کہین کہ زید را عمداً کشتم یہان عمداً تمیز ہے مارنے کی نسبت سے جو زید کیطرف ہو -

ہفتم

ساتوان مستثنیٰ منہ ہے کہ مستثنیٰ کے ساتھ ہوتا ہی -

مبتدا ہونے کی مثال جیسے کہین - ہمہ مردمان قریہ جز زید مجتمع اند - ترکیب مردمان قریہ مرکب اضافی مؤکد ہمہ تاکید مؤکد اور تاکید ملکر مستثنیٰ منہ جز کلمۂ استثنا زید مستثنیٰ - مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر مبتدا مجتمع خبر اند ربط

فاعل ہونے کی مثال - ہیچکس در آن شہر ویران بنظر نیامدہ مگر درندگان ترکیب - نیامدہ فعل ہیچکس مستثنیٰ منہ مگر حرف استثنا درندگان مستثنیٰ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر فاعل ہوے در جار آن اسم اشارہ شہر موصوف ویران صفت موصوف اور صفت ملکر مشار الیہ ہوئے - اشارہ اور مشار الیہ ملکر مجرور ہوئے جار کے - جار مجرور ملکر متعلق ہوے نیامدہ کے اور ایسے ہی بنظر جار مجرور ملکر متعلق ہوئے

مفعول ہونے کی مثال ع بضاعت نیاوردم الا امید - ترکیب - نیاوردم فعل بافاعل بضاعت مستثنیٰ منہ الا حرف استثنا امید مستثنیٰ - مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر مفعول بہ ہوئے -

فائدہ کبھی مستثنیٰ منہ محذوف ہوتا ہی جیسے اس مثال مین - گفتا بغرت عظیم و

صحبت قدیم کہ دم بر نیارم و قدم بر ندارم مگر آنکہ کہ سخن گفتہ شود۔ یہان سے لفظ ہیچگاہ جو مستثنیٰ منہ ہے محذوف ہو اور اصل مین عبارت یون ہو کہ قدم بر ندارم ہیچگاہ مگر آنکہ کہ سخن گفتہ شود۔ ترکیب۔ گفتا فعل ضمیر اس مین مستتر ہی اسکا فاعل اور مرجع اسکا یکے از دوستان اور پر مذکور ہو چکا بائے قسم عزت عظیم مرکب توصیفی معطوف علیہ واو حرف عطف صحبت قدیم مرکب توصیفی معطوف معطوف علیہ اور معطوف ملکر مقسم بہ کاف بیانیہ بر نیارم فعل با فاعل دم مفعول بہ جملہ ہوکر معطوف علیہ واو حرف عطف قدم بر ندارم کی ترکیب مثل پہلے جملہ کے ہیچگاہ مستثنیٰ منہ مگر حرف استثنا آنکہ کہ سخن گفتہ شود آنکہ موصول کہ بیان صلہ گفتہ شود فعل مجہول سخن اُسکا مفعول مالم یسم فاعلہ یہ جملہ ساتھ موصول و صلہ ملکر مستثنیٰ ہوا مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر مفعول فیہ ہوا فعل بر ندارم کا فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ کے ملکر جملہ ہوکر معطوف ہوا معطوف علیہ اور معطوف ملکر جواب قسم ہوا قسم اپنے جواب سے ملکر مقولہ ہوا گفت کا۔ گفت ساتھ فاعل اور مقولہ کے جملہ فعلیہ ہوا۔

## اٹھوان مبین کہ بیان کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال ۵ رسم است کہ مالکان تحریر + آزاد کنند بندہ پیر اصل اس عبارت کی یہ ہو کہ این رسم مقرر است کہ مالکان تحریر بندہ پیر را آزاد مے کنند ترکیب این اشارہ اور رسم مشار الیہ ملکر مبین کاف بیانیہ آزاد کنند فعل مرکب مالکان تحریر مرکب اضافی فاعل اور بندہ پیر مرکب توصیفی مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکا جملہ فعلیہ ہوکر بیان ہوا مبین کا مبین اور بیان ملکر مبتدا مقرر اُس کی خبر است علامت

جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
خبر ہونے کی مثال ع اینست جوابش کہ جوابش ندہی۔ ترکیب اسکی یہ ہے
جوابش مرکب اضافی مبتدا این مبین کاف بیانیہ جوابش ندہی جملہ فعلیہ ہوکر بیان
ہوا مبین کا مبین اور بیان ملکر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا ساتھ خبر کے
ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
فاعل ہونے کی مثال ع تن کہ بیدل بود ہم بیجان شدست۔ ترکیب۔ تن
مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص او محذوف اُس کا اسم بیدل خبر یہ جملہ بیان
ہوا مبین و بیان ملکر شد است کا اسم یعنے فاعل ہوا بیجان اُسکی خبر ہم
حرف عطف
مفعول ہونے کی مثال ع شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود۔ اصل اسکی یہ
ہے کہ شنیدم این سخن کہ لقمان سیہ فام بود۔ ترکیب شنیدم فعل با فاعل
این اشارہ سخن مشار الیہ ملکر مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص لقمان اُسکا
اسم سیہ فام خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ ہوکر بیان ہوا۔ بیان
اور مبین ملکر مفعول بہ ہوا۔ فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ کے ملکر جملہ
فعلیہ ہوا۔

نہم

**نواں۔** اشارہ کہ مشار الیہ کے ساتھ ہوتا ہے
مبتدا ہونے کی مثال۔ این کتاب چہ خوش است۔ ترکیب۔ این اشارہ کتاب
مشار الیہ ملکر مبتدا چہ خوش خبر است حرف ربط سب ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
خبر ہونے کی مثال۔ نامش اینست۔ ترکیب۔ نامش مرکب اضافی مبتدا

این اسم اشارہ اور نام مشار الیہ یہاں سے محذوف اشارہ او مشار الیہ ملکر خبر۔

...ل ہونے کی مثال۔ دیروز این کتاب آمدہ است۔ ترکیب۔ آمدہ است ...ل این اشارہ کتاب۔ مشار الیہ۔ اشارہ اور مشار الیہ ملکر فاعل دیروز مفعول فیہ

مفعول ہونے کی مثال۔ این دزد را بزن۔ ترکیب۔ بزن فعل با فاعل این اسم اشارہ دزد مشار الیہ ملکر مفعول بہ را علامت مفعول

دسواں مبدل منہ کہ بدل کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال۔ بکر برادر خالد موجود است۔ ترکیب۔ بکر مبدل منہ برادر خالد مرکب اضافی بدل ملکر مبتدا موجود خبر۔

خبر ہونے کی مثال۔ رئیس شہر سہراب پسر رستم است۔ ترکیب۔ رئیس شہر مرکب اضافی مبتدا سہراب مبدل منہ پسر رستم مرکب اضافی بدل ملکر خبر

فاعل ہونے کی مثال۔ زید برادر عمرو آمد۔ ترکیب۔ آمد فعل۔ زید مبدل منہ برادر عمرو مرکب اضافی بدل ملکر فاعل ہوئے۔

مفعول ہونے کی مثال۔ رستم اسفندیار پسر گشتاسپ را کشت۔ ترکیب کشت فعل رستم اُس کا فاعل اسفندیار۔ مبدل منہ پسر گشتاسپ بدل ملکر مفعول بہ ہوئے۔

اسیطرح مشبہ مشبہ بہ کے ساتھ اور مفسر بفتح سین مفسر بکسر سین کے ساتھ اور مؤکد تاکید کے ساتھ اور ذو الحال حال کے ساتھ ہوتا ہے مشبہ اور مشبہ بہ

سے مفعول واقع ہونے کی مثال ع وہ نطفہ را صورتے چون پری۔ اور مفسر مفسر کی مبتدا ہونے کی مثال۔ آن شہر یعنے بریلی نزدیک است۔ اور حال و ذوالحال ملکر فاعل ہونے کی مثال۔ زید خندان آمد۔ اور موکد تاکید ملکر خبر ہونے کی مثال۔ زید مردہ است مردہ۔ ترکیب ظاہر ہے اور ایسے ہی ہر ایک کی اور مثالین بھی بن سکتی ہین طالبعلم کو چاہیئے کہ اپنی طبیعت سے سب مثالین بنادے۔

تنبیھہ جیسے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی اور دوسرے مرکبات جو اوپر بیان ہوی مبتدا اور خبر اور فاعل اور مفعول ہوتے ہین اسیطرح جملہ کے اور اجزا جو زائد اور متعلقات ہوتے ہین بھی ہوسکتے ہین مثلاً مرکب اضافی مفعول فیہ ہوسکتا ہی جیسے وقت شب آمدہ ام اور مفعول مطلق اور مفعول لہ اور حال اور بدل اور مستثنے اور تاکید اور صفت وغیرہ بھی ہوسکتا ہے جیسے غلام زید الو الحسن جہت نفسانیت نشست امیر حالت خندہ نشست اس مین الو الحسن بدل اور جہت نفسانیت مفعول لہ اور نشست امیر مفعول مطلق اور حالت خندہ حال اور سب مرکب اضافی ہین اسیطرح اور مثالین بنالو اور نیز ممکن ہی کہ مرکب اضافی کسی اور مرکب مثلاً مرکب توصیفی کا جزو واقع ہو اور یہ مرکب مبتدا خبر وغیرہ اجزا جملہ مین سے واقع ہو تو ظاہر ہی کہ بعض صورتون مین جملہ بہت بڑہ جاوے گا۔ پس طالبعلم کو چاہیئے کہ ایسی صورت مین گھبرا نجاوے بلکہ معنون کو جملہ کے خوب طرح غور کرکے ہر ایک علامت کو دیکھکر جملہ بناوے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔

اب یہان پر ترکیب ایک صفحہ گلستان اور ایک صفحہ بوستان کی لکھہ جاتی ہے یقین ہی کہ پڑہنے والے بعد اسقدر ترکیب کہنے کے پھر محتاج بتلانیکے نہین گے۔

## گلستان

دشاہے بدیدۂ استحقار در طائفہ درویشان نظر کرد یکے ازانہا بفراست دانست
لفت ما درین دنیا بجیش از تو کمتریم و بعیش خوشتر و بمرگ برابر و در قیامت انشاءالله
مثنوی اگر کشور کشائی کامرانست + وگر درویش حاجتمند نانست - درانحالت
نه خواهند این وآن مرد + نخواهند از جهان بیش از کفن برد + چو رخت مملکت بربست
خواهی - گدائی بهتر است از بادشاهی + ظاهر درویشان جامۂ ژنده است و موی
سترده و حقیقت آن دل زنده و نفس مرده قطعه نه آنکه بر سر دعوی نشیند
از خلقے + وگر خلاف کنند او بجنگ برخیزد + که گر ز کوه فرو غلطد آسیا سنگے +
نه عارف است که از راه سنگ برخیزد + طریق درویشان ذکر است و شکر و ایثار
و خدمت و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل هر که بدین صفتها موصوف است
بحقیقت درویش است اگرچه در قباست اما هرزه گردی بے نمازی هواپرستی
هوس بازی که روزها بشب آرد در بند شهوت و شبها روز کند در خواب غفلت
بخورد هرچه در میان آید و بگوید هرچه در زبان آید زندیق است اگرچه در عباست
قطعه اے درونت برهنه از تقوے - کز برون جامۂ ریا داری + پردۂ
هفت رنگ را بگذار + تو که در خانه بوریا داری - مثنوی
دیدم گل تازه چند دسته + بر گنبدے از گیاه بسته + گفتم چه بود گیاه ناچیز +
تا در صف گل نشیند او نیز - بگریست گیاه و گفت خاموش صحبت نکند کرم
فراموش - گر نیست جمال و رنگ و بویم - آخر نه گیاه باغ اویم + گر بے هنرم و گر هنرمند
لطف است امیدم از خداوند + من بندۂ حضرت کریمم + پروردۂ نعمت قدیمم

باآنکہ بضاعتے ندارم - سرمایۂ طاعتے ندارم + او چارۂ کار بندہ دادند چون
ہیچ وسیلتے نماند + رسمیست کہ مالکان تحریر - آزاد کنند بندہ پیر + ای بارخدای
عالم آرای + بر بندہ پیر خود ببخشای - سعدی رہ کعبہ رضا گیر + ای مرد خدا
رہ خدا گیر - بدبخت کسے کہ سر بتابد + زین در کہ درے دگر نیابد +
ترکیب نظر کرد فعل مرکب بادشاہی فاعل ب جار دیدۂ استحقار ترکیب اضافی
مجرور دونوں ملکر متعلق فعل ہوئے در جار طائفہ درویشان ترکیب اضافی مجرور یہہ
ملکر متعلق ہوئے اسی فعل کے پس فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ
ہوا - دانست فعل اور این امر جس کا بیان پہلا جملہ ہے مفعول بہ محذوف کے
موصوف از جار آنہا مجرور ملکر متعلق ہوئے شوندہ یا کائن محذوف کی اور وہ
معہ متعلق صفت اور موصوف وصفت ملکر فاعل ب جار فراست مجرور ملکر متعلق
ہوئے فعل کے یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا اور حرف عطف گفت فعل ضمیر مستتر جو
راجع ہے ملک کیطرف اوسکا فاعل ما مبتدا در جار این اشارہ دنیا مشار الیہ
ملکر مجرور اور ایسے ہی ب جار عیش مجرور اور از جار تو مجرور یہ سب جار و مجرور
ملکر متعلق ہوئے کمتر کے اور کمتر معطوف علیہ اسم علامت جملہ اسمیہ و حرف عطف
ب جار عیش مجرور ملکر متعلق ہوئے خوش تر کے جو معطوف ہے و حرف
عطف ب جار مرگ مجرور ملکر متعلق ہوئے برابر معطوف کے یہ سب
معطوف اور معطوف علیہ ملکر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ
ہوکر معطوف علیہ ہوا و حرف عطف ان حرف شرط شاہ فعل اللہ فاعل ملکر جملہ
فعلیہ ہوکر شرط ہوی در جار قیامت مجرور ملکر متعلق ہوئے بہتر کے

اور بہتر متعلق سے ملکر خبر ہوئی مبتدا محذوف لفظ ما کی اور ایسے ہی ایم علامت جملہ اسمیہ محذوف ہے پس مبتدا اور خبر ملکر جزا ہوئی شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر معطوف ہوا اور معطوف علیہ اور معطوف ملکر مقولہ ہوا گفت کا گفت فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر عطف ہوا پہلے جملہ پر اگر حرف شرط کشور کشائی مبتدا کامران خبر ست علامت سب جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ ہوا وحرف عطف اگر حرف شرط درویش مبتدا حاجتمند نان بترکیب اضافی خبر ست علامت خبر ومبتدا ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ اور معطوف ملکر شرط در جاران اشارہ حالت مشار الیہ دونوں ملکر مبین کہ بیانیہ خواہند مرد فعل این وآن معطوف علیہ اور معطوف ملکر فاعل۔ فعل وفاعل ملکر بیان ہوے مبین کے اور مبین بیان سے ملکر مجرور ہوا جار ومجرور ملکر متعلق ہوے فعل نخواہند بردکے از جار جہان مجرور ملکر متعلق ضمیر مستتر راجع این وان کیطرف فاعل لفظ چیزے جو محذوف ہے وہ موصوف بیش اسم صفت از جار کفن مجرور ملکر متعلق ہوئے بیش کے لفظ بیش اپنے متعلق سے ملکر صفت ہوئی۔ موصوف وصفت ملکر مفعول بہ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ چو حرف شرط خواہی بربست فعل با فاعل رخت مضاف مملکت مضاف الیہ ملکر مفعول بہ یہ سب ملکر شرط گدائی مبتدا بہتر خبر از جار بادشاہی مجرور ملکر متعلق خبر ست علامت جملہ اسمیہ یہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا ظاہر مضاف درویشان مضاف الیہ ملکر مبتدا جامہ موصوف ژندہ صفت ملکر معطوف علیہ وحرف عطف موے

موصوف ستر وہ صفت ملکر معطوف معطوف علیہ اور معطوف ملکر خبر است علامت
جملہ اسمیہ پس مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف حقیقت
مضاف آن مضاف الیہ ملکر مبتدا دل زندہ بترکیب توصیفی معطوف علیہ
و حرف عطف نفس مردہ بترکیب توصیفی معطوف دونوں ملکر خبر است
علامت جملہ اسمیہ محذوف سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف لفظ درویش
یا صوفی جو مبتدا ہے یہاں سے محذوف ہے آن موصول کہ صلہ کا بر جار سر
مضاف دعوی مضاف الیہ ملکر مجرور دونوں ملکر متعلق فعل نشینند اور ضمیر
مستتر جو موصول کیطرف راجع ہے اُس کا فاعل از جار خلقی مجرور ملکر متعلق
نشینند کے فعل و فاعل و متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اور موصول صلہ سے
ملکر معطوف علیہ و حرف عطف گر حرف شرط خلاف مفعول بہ فعل کنند کا
اور فاعل اُسکا ضمیر مستتر ہے جو لفظ مردمان خلق کیطرف راجع ہے پس فعل
و فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط برخیزد فعل او فاعل ب جار جنگ
مجرور ملکر متعلق فعل اور سب جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر معطوف معطوف
علیہ مع معطوف خبر نہ بمعنے نیست علامت جملہ اسمیہ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر
معطوف علیہ کا ف بمعنے بلکہ حرف اضراب گر حرف شرط فرو غلطد فعل جسمیں لفظ
فرو زائد ہے آسیا سنگ مرکب اضافی باضافت مقلوب اور ی اسمیں تنکیری
یہ مرکب فاعل ز جار کوہ مجرور متعلق فعل فاعل متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط
کہ بمعنے ہر کہ موصول از جار راہ مضاف سنگ مضاف الیہ ملکر مجرور
ملکر متعلق برخیزد فعل کے ضمیر مستتر راجع موصول اسکا فاعل جملہ فعلیہ صلہ

ہوا موصول وصلہ ملکر مبتدا موخر عارف خبر اور نہ اور ست جو جدا جدا
ہین اصل ہین نیست علامت جملہ اسمیہ کی ہے یہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا
شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر اضراب ہوا پہلے جملہ سے طریق درویشان
بترکیب اضافی مبتدا ذکر معطوف علیہ وحرف عطف شکر معطوف اور ایسے ہی ایثار
وخدمت و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل معطوف ہین معطوف علیہ
مع ان سب معطوفون کے ملکر خبر ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوا
ہر کہ موصول بہ جار این اشارہ صفتہا مشار الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق موصوف
کے جو خبر ہے مبتدا محذوف لفظ او کی ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ صلہ ہوا
موصول وصلہ ملکر مبتدا درویش بمعنے عارف خبر ست علامت جملہ اسمیہ
بحقیقت متعلق خبر اگرچہ حرف اتصال بمعنے باوجود آنکہ جس ہین باحرف جار
وجود مضاف آن مبین کہ بیانیہ او مبتدا محذوف درجار قبا مجرور ملکر
متعلق موجود محذوف کے جو خبر ہے است علامت جملہ اسمیہ یہ جملہ اسمیہ
بیان ہوا مبین کا مبین مع بیان مضاف الیہ اور مضاف معہ مضاف الیہ
مجرور اور جار مع مجرور متعلق درویش اور وہ دونون متعلق سے ملکر خبر اور
سب ملکر جملہ اسمیہ ہوا اما کلمہ عربی اصل ہین قائم مقام شرط کے ہوتا ہے
لیکن فارسی ہین اکثر بجاے لیکن کے آتا ہے لہذا حرف استدراک ہزرہ گرد
موصوف ہی موصولہ یا توصیفی نے نماز صفت ہوا پرست صفت دوم ہوس باز
صفت سوم موصوف معہ سب صفات ملکر موصوف ہوا یا موصول
کہ بیانیہ آبرو فعل متعدی ضمیر مستتر راجع بموصوف فاعل روز با مفعول بہ

ب جار شب مجرور ملکر متعلق درجار بند مضاف ستمہوت مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق گرفتار محذوف کے اور وہ مع متعلق حال ہو ضمیر فاعل آرد سے پس آرد فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف کند فعل ضمیر مستتر اسکا فاعل ستمہا مفعول اول زوز مفعول ثانی درجار خواب مضاف غملت مضاف الیہ ملکر مجرور جملہ فعلیہ معطوف ہوا بخورد فعل ضمیر مستتر فاعل ہر چہ موصول آیہ فعل ضمیر مستتر جو موصول کی طرف راجع ہے فاعل درجار میان مجرور ملکر متعلق فعل و فاعل اور متعلق ملکر صلہ ہوا موصول و صلہ ملکر مفعول بہ فعل بخورد کا یہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ہوا بحذف حرف عطف و حرف عطف بگوید فعل ضمیر مستتر فاعل ہر چہ موصول درجار زبان مجرور ملکر متعلق فعل زاید کے ضمیر جو موصول کی طرف پھرتی ہے اسکا فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول معہ صلہ مفعول بہ ہوا بگوید فعل کا پس فعل و فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف سوم ہیہ معطوف علیہ سب معطوفون سے ملکر صفت ہوئی ہرزہ گرد موصوف کی یہہ موصوف معہ صفت مبتدا زندیق خبر است علامت جملہ اسمیہ اگرچہ درعبا است متعلق زندیق کے اور اسکی ترکیب بعینہ مثل اگرچہ درقبا است کے ہے اے حرف ندا آنکہ موصول محذوف درون مضاف ت مضاف الیہ ملکر مبتدا برہنہ خبر از جار تقوے مجرور ملکر متعلق خبر است علامت جملہ اسمیہ محذوف مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معلول کی علت کا

از جار برون مجرور مل کر متعلق ہوے داری فعل با فاعل کے جامہ مضاف
ریا مضاف الیہ مل کر مفعول بہٖ یہ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوکر علت ہوئی پہلے
جملہ معلول کی اور دونون مل کر صلہ اور موصول معہ صلہ منادی ہوا پردہ موصوف
ہفت رنگ ترکیب تعدادی صفت مل کر مفعول بہٖ را علامت مفعول بہ
بگذار فعل با فاعل یہ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معلول تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعلی
فعل داری کی ک علت در جار خانہ مجرور مل کر متعلق داری فعل با فاعل کے
بوریا مفعول بہ یہ جملہ فعلیہ علت معلول اپنی علت سے مل کر جواب ندا۔ حرف ندا
اور منادی اپنے جواب سے مل کر جملہ ندائیہ ہوا۔ دیدم فعل با فاعل گل موصوف
تازہ صفت مل کر مضاف الیہ مقدم چند دستہ مرکب توصیفی مضاف مل کر ذوالحال
بر جار گنبدے مجرور مل کر متعلق ہوئے بستہ کے ایسے ہی از جار گیاہ
مجرور مل کر متعلق ہوئے اُسی بستہ کے بستہ صیغہ اسم مفعول اپنے متعلقون
سے مل کر حال ذوالحال معہ حال مفعول بہ اور سب مل کر جملہ فعلیہ ہوا گفتم فعل
با فاعل بود فعل ناقص چاہتا ہے اسم و خبر کو گیاہ موصوف ناچیز صفت
مل کر اسم ہوا چہ مبین تا بمعنے کاف بیان نشیند فعل او ضمیر اوسکا
فاعل در جار صف مضاف گل مضاف الیہ مل کر مجرور مل کر متعلق نیز
حرف عطف یہ سب مل کر جملہ ہوکر بیان مبین مع بیان خبر فعل ناقص کی
اور وہ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ ہوا پس گفتم فعل با فاعل
اپنے مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا بگریست فعل گیاہ فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوکر
معطوف علیہ و حرف عطف گفت فعل ضمیر مستتر جسکا مرجع گیاہ ہے فاعل

او مفعول بہ معہ را علامت محذوف خاموش فعل با فاعل اور جملہ فعلیہ ہوکر
معلول زیرا کہ حرف علت محذوف نکند فعل کرم مضاف الیہ جس کا
مضاف محذوف ہے یعنے اہل کرم اور دونوں ملکر فاعل اور صحبت مفعول
اول فراموش مفعول ثانی اور یہ جملہ فعلیہ علت گر حرف شرط نیست
علامت جملہ اسمیہ جمال معطوف علیہ و حرف عطف رنگ معطوف و حرف
عطف بو معطوف معطوف علیہ معہ معطوفوں کے مبتدا حاصل خبر محذوف
م مجرور را جار محذوف ملکر متعلق خبر مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر شرط ہوئی
آخر مضاف جس کا مضاف الیہ لفظ کار محذوف ہے ملکر ظرف متعلق خبر
جملہ آیندہ نہ بمعنے نیست علامت جملہ اسمیہ من مبتدا محذوف گیاہ مضاف
باغ مضاف او مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ ملکر خبر م ربط کا مبتدا و خبر
مع متعلق ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مقولہ
ہوا گفت کا گفت اپنے فاعل و مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف
ہوا پہلے جملہ پر گر حرف شرط من مبتدا محذوف نے نہر معطوف علیہ
و حرف عطف گر حرف عطف بمعنے تردید نہر مسند معطوف دونوں ملکر
خبر م ربط جملہ اسمیہ ہوکر شرط لطف مضاف از اضافت کا خداوند مضاف
ملکر خبر مقدم م امید م ترکیب اضافی مبتدا موخر ست علامت ملکر جملہ اسمیہ
ہوکر جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا من مبتدا بندۂ مضاف حضرت مضاف کریم مضاف
الیہ ملکر مضاف الیہ ملکر خبر اول م ربط کا پروردہ مضاف نعمت موصوف قدیم
صفت ملکر مضاف الیہ م ربط کا با حرف جار آن مبین کہ بیانیہ ندارم فعل

بافاعل بضاعتے مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف و حرف عطف محذوف
ندارم فعل بافاعل سرمایہ مضاف طاعتے مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ملکر جملہ
فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ معہ معطوف بیان ہوا مبین مع بیان مجرور
اور جار و مجرور متعلق پرورده کے وہ مع متعلق خبر ثانی مبتدا کی مبتدا دونوں
خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔ واند فعل او فاعل چارہ مضاف کار مضاف
بندہ مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا مقدم
چون حرف شرط نماند فعل ہیچ ممیز وسیلتے تمیز ملکر فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط
مؤخر جزا مقدم سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ رسم مبتدا این مبین محذوف کہ بیان
کا مالکان مضاف تحریر مضاف الیہ ملکر فاعل کنند فعل کا بندہ موصوف
پیر صفت ملکر مفعول بہ اول آزاد مفعول ثانی بہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بیان
مبین سے ملکر خبر ست علامت جملہ اسمیہ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
اے حرف ندا بار خدا سے موصوف عالم آرا صفت ملکر منادی بنجشا ی
فعل بافاعل بر جار بندہ موصوف پیر صفت ملکر مضاف خود مضاف الیہ ملکر
مجرور ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا سب ملکر جملہ ندائیہ ہوا اے
حرف ندا محذوف سعدی منادی گیر فعل بافاعل رہ مضاف کعبہ مضاف رضا مضاف الیہ
ملکر مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فعل و فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر جواب
ندا اور حرف ندا منادی و جواب ندا ملکر جملہ ندائیہ ہوا اے حرف ندا مرد
مضاف خدا مضاف الیہ ملکر منادی گیر فعل بافاعل رہ مضاف خدا
مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فعل و فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر جواب ندا اور

سب ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔ بدبت بس
مستتر جس کا مرجع موصول ہے فاعل سر مفعول بہ زجار این اشارہ
در مشار الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق یہ سب فعل وفاعل ومفعول بہ اور متعلق ملکر
جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول صلہ سے ملکر مبتدا موخراست علامت جملہ اسمیہ محذوف مبتدا
خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معلول کہ علت کا در موصوف دگر صفت ملکر مفعول بہ بنا بد
فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع موصول ہو فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ تعلیلیہ ہوا

## اشعار بوستان

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | خبر داری از استخوان قفس | کہ جان تو مرغیست نامش نفس | ۱ |
| ۲ | چو مرغ از قفس رفت وبگسست قید | دگر رہ نگردد بہ سعی تو صید | ۲ |
| ۳ | نگہدار فرصت کہ عالم دمیست | دمے پیش دانا بہ از عالمیست | ۳ |
| ۴ | سکندر کہ بر عالمے حکم داشت | در آندم کہ بگذشت وعالم گذاشت | ۴ |
| ۵ | میسر نبودش کزو عالمے | ستانند ومہلت دہندش دمی | ۵ |
| ۶ | برفتند وہر کس درود آنچہ کشت | نماند بجز نام نیکو وزشت | ۶ |
| ۷ | چرا دل برین کاروانگہ نہیم | کہ یاران برفتند وما بر رہیم | ۷ |
| ۸ | پس از ما ہمین گل دمد بوستان | نشینند با یکدگر دوستان | ۸ |
| ۹ | دل اندر دلارام دنیا مبند | کہ ننشست باکس کہ دل برنکند | ۹ |
| ۱۰ | چو در خاکدان لحد خفت مرد | قیامت بیفشاند از روی گرد | ۱۰ |
| ۱۱ | سر از جیب غفلت برآور کنون | کہ فردا نماند بہ حسرت نگون | ۱۱ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۴ | تو چون خواہی آمد بشیراز در | سر و تن بشوئی ز گرد سفر | ۱۲ |
| ۱۴ | پس اے خاکسار گنہ عنقریب | سفر کرد خواہی بشہر غریب | ۳ |
| ۱۴ | بران از دو سرچشمہ دیدہ جوے | ور آلایشے داری از خود بشوے | ۱۴ |

## ترکیب شعر اول

خبر داری فعل مرکب با فاعل از جار استخوان قفس بترکیب اضافی مجرور ملکر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف از جار محذوف این مبین محذوف کہ بیانیہ جان تو بترکیب اضافی مبتدا مرغ خبر است علامت جملہ اسمیہ یہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف ناسش بترکیب اضافی مبتدا قفس خبر علامت جملہ اسمیہ لفظ است محذوف یہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف یہ دونو جملے معطوف علیہ اور معطوف بیان ہوا این مبین محذوف کا بیان و مبین ملکر مجرور جار و مجرور ملکر معطوف اور معطوف علیہ معہ معطوف متعلق خبر داری کے پس فعل و فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا بشرطیکہ خبر داری بطور استفہام ہو ورنہ خبریہ ہوگا۔

## ترکیب شعر دوم

چو حرف شرط رفت فعل مرغ اس کا فاعل از جار قفس مجرور متعلق ہوئے رفت کے فعل فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف نشست فعل لازم قید فاعل یہ سب جملہ فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ معطوف ملکر شرط نگردد فعل ناقص ضمیر مستتر جو مرغ کی طرف پھرتی ہے اسکا اسم صید خبر دگر صفت رہ موصوف ملکر مفعول فیہ ب جار سعی مضاف تو مضاف الیہ

ملکر مجرور ہوکر متعلق ہوئے فعل ناقص کے یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوئی شرط کی - شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

## ترکیب شعر سوم

نگہدار فعل مرکب با فاعل فرست مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول کہ علت کا عالم مبتدا دمی خبر ست رابط کا ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف دمی مبتدا پیش دانا بترکیب اضافی ظرف متعلق بہ خبر کے از جابہ عالمی مجرور ملکر متعلق خبر مذکور ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف ہوا معطوف علیہ اور معطوف ملکر علت ہوئی کلام سابق کی -

## ترکیب شعر چہارم و پنجم قطعہ بند

سکندر موصوف کہ بیان صفت داشت فعل ضمیر مستتر جو سکندر کی طرف راجع ہی اُسکا فاعل حکم مفعول بہ بر جار عالمی مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل داشت کے اور وہ اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت اور موصوف مع اپنی صفت کے مبتدا اور جار آنرم اشارہ و مشار الیہ ملکر اسم موصول کہ صلہ کا بگذشت فعل ضمیر مستتر فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف گذاشت فعل ضمیر مستتر فاعل عالم مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ملکر صلہ ہوا موصول و صلہ ملکر مجرور ملکر متعلق ہوئی فعل نبود فعل ناقص کے جو اگلے شعر مین ہی۔

نبود فعل ناقص این ہمین محذوف کہ بیانیہ از جار او مجرور ملکر متعلق فعل ستانند کے ضمیر جس کا مرجع ملائکہ ہین - اُس کا فاعل عالمے مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ

ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف و ہند فعل اور فاعل اس کا ضمیر مستتر جسکا مرجع وہی ملائکہ ہیں ش ضمیر مفعول بہ مہلت مفعول ثانی دمے ظرف زمان مفعول فیہ فعل فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ مع معطوف بیان مبین مع بیان اسم ہوا فعل ناقص نبود کا یس خبر اور ش ضمیر مجرور مع اپنے جار محذوف کے متعلق فعل ناقص کے وہ اپنے اسم و خبر و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوئی سکندر مبتدا کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا

## ترکیب شعر ششم

برفتند فعل ضمیر جمع جو راجع ہی مردم کیطرف وہ اُسکا فاعل ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ و حرف عطف درود فعل ہر کس اسکا فاعل آنچہ اسم موصول کشت فعل ضمیر مستتر جسکا مرجع ہر کس ہے فاعل ضمیر مفعول جسکا مرجع آنچہ ہی اور را علامت مفعول بہ محذوف فعل فاعل و مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول مع صلہ مفعول درود کا فعل فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف و حرف عطف محذوف نماند فعل ایچ چیز مستثنیٰ منہ محذوف بجز حرف استثنا نام موصوف نیکو معطوف علیہ و حرف عطف زشت معطوف ملکر صفت دونو ملکر مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ مع مستثنیٰ فاعل فعل نماند کا ملکر جملہ فعلیہ ہوکر دوسرا معطوف ہوا۔

## ترکیب شعر ہفتم

چرا حرف استفہام دل مفعول مقدم بر حرف جار این اسم اشارہ کار وانگہ مشار الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق نہیم فعل با فاعل فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوا کہ علت کا بر فتند فعل یاران فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف ما مبتدا بر جار رہ مجرور ملکر متعلق ہوئی لفظ موجود محذوف کے جو خبر ہے یم علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ مع معطوف علت ہوئی پہلے مصرعہ استفہام انکاری کی

## ترکیب شعر ہشتم

دہد فعل بوستان فاعل ہمین گل[1] مفعول بہ لیس مضاف از علامت اضافت ما مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو عاطفہ محذوف نشینند فعل دوستان فاعل با جار یکدگر مجرور ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا۔

## ترکیب شعر نہم

مبند فعل با فاعل دل مفعول بہ اندر جار دلارام مضاف دنیا مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ معلول کہ علت کا نشست فعل ضمیر مستتر راجع بدنیا فاعل با جار کس موصول بحذف یا کہ صلہ کا بر نکند فعل ضمیر مستتر اسکا فاعل دل مفعول بہ از جار او مجرور یہ دونو جو محذوف ہیں ملکر متعلق ہوئی فعل بر نکند کی۔ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول مع صلہ مجرور اور جار و مجرور متعلق ہوئے فعل نہ نشست کے یہہ فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر علت ہوئی معلول کی

## ترکیب شعر دہم

[1] لہ مجرور عطف بیان اشارہ گل منہ ۱۲ –

چو حرف شرط در جار خاکدان مضاف لحد مضاف الیہ ملکر مجرور متعلق غنعت فعل مرد فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط بفشاند فعل ضمیر مستتر جسکا مرجع مرد ہی فاعل قیامت مفعول فیہ گرد مفعول بہ از جار روی مجرور ملکر متعلق یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا

## ترکیب شعر یازدہم

برآورد فعل با فاعل سر مفعول بہ از جار جیب مضاف غفلت مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق کنون مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول کہ علت کا نماند فعل ناقص ضمیر مستتر جس کا مرجع سر ہے اسکا اسم نگون خبر فردا مفعول فیہ ب جار حسرت مجرور ملکر متعلق یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر تعلیلیہ ہوا

## ترکیب شعر دوازدہم

چون حرف شرط خواہی آمد فعل با فاعل تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعل ب جار شیراز مجرور در زائد ملکر شرط بشوہی فعل با فاعل سر معطوف علیہ و حرف عطف تن معطوف ملکر مفعول بہ ز جار گرد مضاف سفر مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق یہ سب جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا

## ترکیب شعر سیزدہم

پس حرف عطف ای حرف ندا خاکسار مضاف گنہ مضاف الیہ ملکر منادی عن حرف جار عدبی قریب مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل خواہی گرد کے چہ با فاعل ہی سفر مفعول بہ ب جار شہر موصوف غریب صفت ملکر مجرور ملکر

متعلق سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب ندا ہوا حرف ندا اور منادی اپنے جواب سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا

## ترکیب شعر چہاردہم

بران فعل بافاعل از جار دو عدد و سر مضاف چشمہ مضاف الیہ ملکر معدود ملکر مضاف دیدہ مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق جو ہی مفعول بہ ہیہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف ار حرف شرط داری فعل با فاعل آلانشی مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط بشوی فعل بافاعل از جار خود مجرور ملکر متعلق ہیہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تنبیہ اتنی ترکیب انشاء اللہ طلباء کو ترکیب کہنے مین کافی ہوگی مگر اساتذہ کو مناسب ہی کہ اثناے تعلیم مین جس فقرہ یا شعر کی ترکیب مشکل نظر آوے اوسکو طلبہ کو سمجھا دیا کرین تاکہ مطلب بھی اچھی طرح اونکے ذہن نشین ہو جاوے اور ترکیب کہنے کی استعداد بھی زیادہ ہو۔

## باب سوم مخففات و مقدرات و تصحیح الفاظ و ضمیمہ فوائد عجیبہ کے بیان مین

س۔ کون کون الفاظ مخفف استعمال کئے جاتے ہین ج الفاظ مخفف کا نقشہ بہ ترتیب حروف تہجی یہ ہے۔

| لفظ اصلی | لفظ مخفف | لفظ اصلی | لفظ مخفف |
| --- | --- | --- | --- |
| ارغنون<br>ساز یعنی باجے کا نام | ارغن | افلاطون<br>نام حکیم | فلاطون - فلاطن |
| افغان | فغان | اکنون<br>اب | کنون - نون |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ابنوه | انبه | زین راه که | زیراکه |
| اندوه | اندوه | ستوه | ستُه |
| آنگاه | آنگه | شادباش | شاباش |
| ایستاد | استاد ستاد | شاه | شه |
| اینک | نک | شاهان-شاه | شاهنشاه-شهنشاه |
| بود | بد و بو | شکوه | شکه |
| بیرون | برون | فراموش | فرامش فرمش فرموش |
| پنهان | نهان | کوه | کُه |
| | | گاه | گَه |
| چاه | چه | گروه | گره |
| چون او | چنو | گوهر | گهر |
| چون آن | چنان | ماه | مه |
| چون این | چنین | نا امید | نومید |
| چهل سال | چل سال | ناگاه | ناگه |
| خاموش | خموش خمش خامش | ناگاهان | ناگهان |
| خورشید | خور | نهان | نهن |
| دامان | دامن | هرگز | هگز |
| دهان | دهن | هشتاد | هشتا |
| راه | ره | هفتاد | هفتا |
| زمین | زمی | هنوز | هنز نونز |

اور کچھہ الفاظ عربی کے بھی فارسی مین مخفف مستعمل ہوتے ہین انکا نقشہ یہ ہے۔

| لفظ اصلی | لفظ مخفف | لفظ اصلی | لفظ مخفف |
|---|---|---|---|
| الے آخرہ | الخ یا آہ | ظاہر | ظ |
| تعالے | تع | علیہ السلام | عم یا ع |
| رحمہ اللہ | رح یا رہ | مقصود | مقص |
| رضی اللہ عنہ | رض | مطلوب | مطم |
| صلے اللہ علیہ وسلم | صلعم یا ص | مصنف | مص |
| صحیح | ص | ۰ | ۰ |

فائدہ۔ اور یہ قاعدہ عام ہے کہ تخفیف کے لئے کلمہ کے شروع کا حرف لکھدیتے ہین۔ مثلاً ت ترجمہ کے لئے س سوال کے لئے ج جواب کے لئے ش شرح کے لئے ف فائدہ کے لئے ن نسخہ کے واسطے وغیرہ۔

س فارسی مین کون سے الفاظ مخفف شمار کئے جاتے ہین اور کون سے اصلی اور کون سے اصلی اور مخفف باہم درجہ مساوات کا رکھتے ہین ج مخفف جیسے چنان چنین۔ چون۔ ناگاہ۔ ناگہان۔ دامن۔ اصلی جیسے۔ کوہ۔ شکوہ۔ ستوہ۔ انبوہ گروہ۔ ہنوز۔ ہرگز۔ اور اکنون۔ کنون۔ خاموش۔ خموش۔ فراموش۔ فرامش۔ یہ الفاظ درجہ مساوات کا رکھتے ہین س کون کون الفاظ کس کس مقام پر مقدر ہوتے ہین ج قبل لفظ یک کے مقدار مقدر آتا ہے سہ غافل زاحتیاط نفس یک نفس مباش؛ اور بعد با کے وجود سہ گہے با چنین گوہر خانہ خیز۔ یعنے باوجود اور کبھی وقت قرینہ جملہ مقدر ہوتا ہے سہ

شب چو عقد نماز بربندم - چه خورد بامداد فرزندم - یعنی ازین خیال خاطرم پریشان میشود کہ چہ خورد الخ - اور کبھی بعد شرط کے جزا مقدر رہتی ہے جیسے ؎ گر آید بیاری گری شہریار + یہان لفظ فہو المراد جو اس شرط کی جزا ہے مقدر ہی کبھی ایک مصرعہ مین ایک لفظ لاتے ہین اور دوسرے مین اُسکو مقدر مانتے ہین ؎ ہر کہ جنگ آرد بخون خویش بازی مے کند + روز میدان آنکہ بگریزد بخون لشکرے + یہان مصرعہ ثانی کے آخر مین بازی میکند مقدر ہی اور جب بار موحدہ آغاز کتاب مین آوے تو ابتدا میکنم یا آغاز میکنم مقدر مانا جاوے گا جیسے ؎ بنام بزرگ ایزد داد بخش + اور کبھی بمقام دعا لفظ باد مقدر ہوتا ہے جیسے ؎ پاس را امید محبان تو مقصود انگیز + **ضمیمہ فوائد عجیبہ فائدہ** الفاظ ذیل اکثر زینت کلام کے لئے آتے ہین اونکے معنے کچھہ نہین لئے جاتے سر مر بر در مگر گاہ ہم ہمی یکے یک از را فرا فرد است درون اندرون اندر دگر ہمیدون ان ین باز خود بس برون س ہست نیست باد نکہت شگوفہ رستم نوشیروان بغداد گنجشک دیباچہ غنچہ داور نظارہ تنور غم ہم زقوم حنا یہ لفظ اصل مین کیا تھے ج ہست اصل مین الیست اور نیست نہ الیست باد بود - نکہت - نکہت بکاف تازی - شگوفہ - شکوفہ - بکاف تازی - رستم رستم بفتح را - نوشیروان نوشین روان - بغداد - باغداد - گنجشک گنجشک بکاف فارسی - دیباچہ دیباجہ - غنچہ غنچہ بجیم تازی - داور - دادور - نظارہ - نظارہ بتشدید ظاء تنور - تنور بتشدید نون غم وہم غم وہم بتشدید میم - زقوم - زقوم بتشدید قاف

حنا حبنا اصل مین ہے س گرسنہ۔ سخن۔ کہن۔ بہن۔ مشک۔ گسستن برہنہ۔ مدہوش۔ خفصر۔ ان الفاظ کا صحیح تلفظ کیا ہے ج گرسنہ بسکون را و فتح سین اور بہ فتح را و سکون سین دونو طرح صحیح ہے اور ایسے ہی لفظ سخن بفتح خا و ضم خا اور علی ہذا القیاس لفظ کہن اور بہن بسکون ہا ہوز اور بفتحہ دونو درست ہے مشک بضم میم و کسر میم دونو طرح صحیح ہے گسستن بضم کاف و فتح سین برہنہ بفتح را و سکون را دونو طرح مدہوش بواو معروف خفصر بفتح اول و کسر ثانی صحیح ہے اگرچہ یہ لفظ بکسرہ اول و سکون ثانی بھی مستعمل ہے س بوالہوس اور استغنا۔ ضعفا۔ صحرا وغیرہ الفاظ عربی کی رسم خط کیا ہے ج اول بدون واو اور الف کے یعنے بلہوس اور استغنا اور اوسکے امثال بدون ہمزہ لکھی جاتی ہین لیکن حالت اضافت اور وصفیت مین یہ ہمزہ لکھا جاتا ہے جیسے فقرا شہر اور صحرا فراخ اور کبھی اس ہمزہ کو ی سے تبدیل کر لیتے ہین جیسے ضیای مغربی۔ صفای شہر س کیا تابع مہمل فارسی مین بھی مستعمل ہے ج ہان جیسے شب تب تال۔ مال قاعدہ جس فعل کے اول مین الف ہو اگر اوسپر ب یان یا م نہی لاوین تو الف خواہ ی سے بدل جاوے گا جیسے بیفگن یا حذف ہو جاویگا جیسے بفگن س کلمات فارسی پر جو ب آتی ہے اوسکے پڑہنے کا کیا قاعدہ ہے ج اگر ب افعال پر آویگی تو اوسکی دو حرکتین ہونگی کسرہ یا ضمہ۔ اس طرح کہ اگر فعل مذکور کے شروع حرف پر کسرہ یا فتحہ ہوگا تو ب کو کسرہ ہوگا ورنہ ضمہ اور اگر ب اسما پر داخل ہوگی تو ترکیب فارسی مین ہمیشہ مفتوح ہوگی جیسے بخندا اور ترکیب

۱۰ لفظ

تعریف اشباع و امالہ

عربی مین مکسور جیسے بجنسہ اور حروف پر ب نہین آتی ہے س اشباع
اور امالہ کی تعریف اور مثال کیا ہے ج اشباع کسی حرکت کو اتنا بڑہانا
کہ اوسکے موافق حرف علت اوس مین سے پیدا ہو جاوے جیسے فتحہ سے
الف اور کسرہ سے ی اور ضمہ سے واو اور امالہ اوسکو کہتے ہین کہ الف
کے ماقبل کا فتحہ اتنا جھکا وین کہ الف ی مجہول کی صورت پیدا کرے
جیسے رکاب کو رکیب کہین۔

قاعدہ۔ اگر دو کلمون مین اول کا حرف اور دوسرے کا شروع حرف ایک
ہی ہو یا قریب المخرج تو اونکو مرکب کرنے مین ایک کا حذف کرنا درست ہے
جیسے سپید یو۔ اور زرد ترہ اور کبھی ادغام کرتے ہین جیسے شپر

فرق ترکیب توصیفی و اضافی

س ترکیب توصیفی اور اضافی مین کیا فرق ہے ج لفظون مین کچھ فرق نہین
ایک ہی طرح کے ہوتے ہین مگر متقدمین فرق کے واسطے موصوف کے آخر
مین ی مجہول زیادہ کردیتے تھے لیکن اب متروک ہے اور بعض الفاظ مین اب بھی
مستعمل ہے جیسے تنے مند اور فرق معنوی ظاہر ہے س ان مرکبات کو
اگر قلب کرین تو کیا اثر ہوتا ہے ج صفت اور مضاف الیہ اگر مقدم ہو جاوینگے
تو اونکے آخر مین کسرہ نرہیگا جیسے مضاف اور موصوف کے آخر مین ہوتا اگر
وے مقدم ہوتے اس طرح پہلی ترکیب کو مستوی کہتے ہین اور پہلی کو مقلوب س صفت

اقسام صفت

کتنی طرح کی ہے ج دو طرح کی ایک صفت بحال موصوف اور دوسری صفت
بحال متعلق موصوف صفت بحال موصوف وہ ہے جس سے خود موصوف کی
بھلائی یا برائی معلوم ہو جیسے مرد نیک اور بحال متعلق موصوف وہ ہے جو

موصوف کے کسی متعلق چیز کا حال بیان کرے جیسے مردِ خوش لباس س ت
جو عربی کے مصدرون کے آخر مین ہوتی ہے فارسی مین کسطرح لکھی جاتی ہے
ج فارسی مین لمبی ت لکھی جاتی ہے اور عربی مین ہار مختفی کی صورت پر بھی لکھی
جاتی ہے لیکن اگر کوئی اسم ایسا ہو کہ اُس مین لمبی ت لکھنے سے جمع کی
صورت بنجاتی ہو تو اوس مین فارسی والے بھی گول ۃ لکھتے ہین جیسے صلوۃ
کہ اسکی جمع صلوات ہے پس مفرد مین اگر ت لمبی ہو تو جمع کی صورت ہو جاویگی
اسواسطے اسکو گول لکھتے ہین اور مصدر مفاعلت کی ت بھی گول ہوگی اگر اُردو
مین وہ مصدر مذکر ہوگا جیسے معاملہ۔ لیکن تلفظ مین یہ ۃ ہار مختفی پڑھی جائیگی
اور نقطے اُسپر ندئے جائینگے اور مصدر اگر بمعنے صفت ہو جائے گا تب بھی
گول اور بے نقطہ ہوگی جیسے زیادہ۔

قاعدہ جب دو کلمون مرکب کو فارسی مین لکھتے ہین تو اگر اونمین پہلا کلمہ
حرف ہوگا تو اوسکو متصل لکھینگے جیسے علحدہ۔ اور انشاءاللہ۔ ورنہ جُدا
لکھے جاوینگے جیسے حق سبحانہ۔

علٰحدہ ۱۲ ان شاء ۱۲

قاعدہ۔ جن کلمات عربی کے آخر مین الف مقصورہ ہو یا جن مصدرون
کے آخر مین ی ہو اُنکو فارسی والے الف سے لکھنا جائز سمجھتے ہین جیسے ماجری
اور تمنی کو ماجرا اور تمنا لکھتے ہین۔

قاعدہ جن کلمات کے آخر مین الف ہوتا ہے جب اونکو مضاف
یا موصوف کرین تو اون کے آخر مین ی یا ہمزہ زائد ہوتا ہے جیسے
پاے من۔ اور فقرائے دہر۔

قاعدہ ذوی العقول کو کدام اور کس اور کہ سے بولتے ہین اور جسمین عقل نہو اوسکو چیز اور چہ سے بیان کرتے ہین جیسے کہ مے آید۔ چہ مے خوری

س جامد اور متصرف مین تمیز کیا ہے ج یہ فرق ہے کہ جامد کی گردان بدون استعانت کردن یا شدن یا ایسے ہی مصدرونکے نہین آسکتی اور متصرف کی گردان ہوسکتی ہے س استفہام کی کتنی قسمین ہین ج تین قسمین۔ اول استخباری جس سے صرف پوچھنا مقصود ہو جیسے چہ میکنی دوم اقراری جس سے مضمون کا ثبوت پایا جاوے جیسے ع چرا استانی از ہر یک جوی سیم یعنے بستان۔ سوم۔ انکاری۔ جس سے مضمون کی نفی معلوم ہو جیسے ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ یعنے عاقل کارے نکند کہ آخر کار نادم شود۔

قاعدہ۔ کبھی ماضی وغیرہ فعل کو مجازاً مصدر یا دوسرے افعال کی جگہہ بولدیتے ہین جیسے بادشاہے پسرے داشت یعنے بداشت۔

قاعدہ نون اور بائے موحدہ کسی کلمہ مین متصل آوین تو اُن دونو کو میم مشدد یا مخفف سے بدلنا جائز ہے جیسے سُنب اور دُنبل کو سُم اور دُمل کہنا جائز ہے۔

قاعدہ۔ فارسی مین کبھی ایک لفظ کے دو معنے ایسے ہوتے ہین جو ایکدوسرے کی ضد ہون جیسے فراز بمعنے کشادہ وبند اسیطرح ایک لفظ مفرد اور جمع دونو طور سے آتا ہے جیسے مردم دشمن۔ اسیطرح افعال مین لازم اور متعدی دونو ہوتے ہین جیسے سوختن بمعنے جلنا اور جلانا۔

س کس صورت مین صیغہ مفرد کیجاے جمع بولنا درست ہے ج غیر ذوی روح مین

جمع کے لیئے مفرد بھی استعمال کرنا درست ہے جیسے ع صد سوال از من بمحشر رفتہ و ازجا یم نبرد س لفظ نا اور نے جو واسطے نفی کے ہین ان مین کیا فرق ہے ج فرق یہ ہے کہ لفظ نے اسم پر آتا ہے اور نا صفت پر جیسے بیہوشند اور نامرد یا اسطرح کہو کہ نا جس اسم پر آتا ہے وہ اسم کسی ذات پر خود بولا جا سکتا ہے اور نے کے بعد کا اسم بدون کسی اور لفظ کے ملائے کسی ذات پر نہین بولا جا سکتا مگر نامراد۔ اور ناامید اور ناکام اور ناچار اور ناگزیر شاذ ہین۔

قاعدہ فارسی مین ان لفظونکو جو آخر مین تشدید رکھتے ہون مخفف بولنا جائز ہے اور کہین ضرورت کے وقت تشدید ظاہر کردیتے ہین جیسے خاص و عام و خم و ہم

قاعدہ فارسی مین حرف مشدد نہین آتا ہے مگر فرخ اور خرم مین شاذ ہے ہان ضرورت کے واسطے حرف مخفف کو مشدد کر لیتے ہین جیسے ش نبرد قزنرم را تیغ تیز + اور زر کی نسبت مین زرین کہتے ہین۔

قاعدہ توانستن کا مضارع تواند ہے مگر اسکی جگہہ توان بدون دال کے بھی بولتے ہین جیسے ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد۔ اور متقدمین نے تان بحذف واو بھی استعمال کیا ہے۔

قاعدہ تواند اور باید اور شاید اور خواہد کے بعد ماضی اور مصدر دونون کا استعمال جائز ہے جیسے ع چو آنجا رسی سجدہ خواہی شدن اور ع توان بحلق فرو بردن استخوان درشت۔

## باب چہارم از ان مصادر عربی و مشتقات آنہا و اقسام جمع و بیان تثنیہ و تصغیر

مضمون اس باب کا مین قواعد اردو حصہ چہارم مولفہ اُستادی جناب مولوی محمد احسن صاحب سے نقل کرتا ہون۔

اب چونکہ مصدر اور اسما مشتقہ عربی کے بھی فارسی زبان مین مستعمل ہوتے ہین لہذا اسجگہہ اسقدر بیان مصدرون اور اسما مشتقہ کا کیا جاتا ہے جو فارسی والونکو مفید مواد اس کا بیان بھی بطور عربی کے نہین کیا گیا بلکہ جو طور کہ جلد سمجھہ مین آنے کے لایق جانا اس طرح پر لکھا پس جاننا چاہیئے کہ عربی کے فعل دو قسم ہین۔ اول ثلاثی یعنے سہ حرفی اور دوسرے رباعی یعنے چار حرفی اور ثلاثی کی دو قسم ہین ایک مجرد یعنے خالص جسکے ماضی مین تین حرف اصلی ہون جیسے عدل کہ اسکے ماضی مین ع د ل حروف اصلی ہوتے ہین واضح ہو کہ اہل عرب نے تین حرف ف ع ل اول اور دوم اور سوم کی جگہہ مقرر کئے ہین اور سب الفاظ کے اصلی حروف کی پہچان یہی رکھی ہے کہ جب اونکی حرکات اور سکون کو ان تینون حروف کے حرکات اور سکون سے مقابل کرین تو جو حرف ف یا ع یا ل کے مقابل پڑے گا اوسکو اصلی کہین گے ورنہ زائد۔ اور دوسری مزید یعنے زیادہ کی ہوئی جسکے ماضی مین تین حرف سے زائد ہون جیسے معادلہ کہ اوسکے ماضی مین ع د ل کے سوا ایک الف بھی آتا ہے اسیطرح رباعی بھی دو قسم ہے مجرد اور مزید مجرد کے ماضی مین چار حرف اصلی ہوتے ہین جیسے ترجمہ کہ اُسکے ماضی مین ت ر ج م حروف اصلی آتے ہین اور مزید کے ماضی مین چار سے زیادہ جیسے تزلزل کہ اس کے ماضی مین بھی یہی حروف پانچون آتے ہین پس

اوزان مصادر ثلاثی

ثلاثی مجرد کے مصدر عربی مین بہت طور سے آتے ہین اور بعضون نے پینتیس ۳۵
وزن حصر بھی کئے ہین مگر یہ حصر کلی نہین اور مین اسجگہہ وہ مصدر بیان کرتا ہون
جو کثرت سے مستعمل ہین اور باقی کو ترک کرتا ہون۔
جاننا چاہیئے کہ سب مصدر ثلاثی کے ماضی کی جہت سے مجرّد اور مزید کہلاتی ہین
چنانچہ مصدروں ثلاثی مجرد مین باوجودیکہ ایک حرف یا دو یاتین کی زیادتی بھی
ہوجاتی ہے مگر چونکہ اونکی ماضی ہمیشہ سہ حرفی رہتی ہے اس لیے وہ مصدر
ثلاثی مجرد کے کہلاتے ہین اور اُنہین تین حرف اصلی ہوتے ہین اور باقی زائد
حروف اصلی کو مادّہ ومجرد کہتے ہین اور پہلے گذر چکا ہے کہ حروف اصلی
وزن کرنے مین مقابل ف اور ع اور ل کے واقع ہوتے ہین پس جو مصدر
کہ اون مین زیادتی نہین اونکے چھہ وزن ہین تین توفعل بہ سکون عین
اور ف کی تینون حرکتون سے جیسے قتل اور فسق اور شغل اور تین بفتحہ عین اور
ف کی تینون حرکتون سے جیسے طلب اور ہدی اور صغر اور جن مین زیادتی
ہوتی ہو پس یاتو ایک حرف زیادہ ہوتا ہو مثلاً پہلے تینون وزنون مین اگر
آخر کو ت بڑہادین توفعلت بسکون عین اور حرکات ف کے ہوجاویگا جیسے
رحمت اور حلت اور قدرت اور ایک مصدر بفتحہ فا و عین بھی آتا ہے
جیسے حرکت اور ایک بفتحہ فا و کسر عین جیسے سرقہ یہ ت جو مصدر کے
آخر مین زائد ہوتی ہے عربی مین بہ شکل (ہ) کے لکھی جاتی ہے یا اون ہین
وزنون مین آخر کو الف مقصورہ زیادہ کرین توفعلی بسکون عین و
حرکات ف کے ہوگا جیسے دعوی اور ذکری اور بشری

یا الف عین کلمہ کے بعد داخل کرین تو فعال ہوگا اسصورت مین عین مفتوح رہیگا
اور ف پر سب حرکات آوین گے جیسے سلام اور قیام اور دعا اس پہلے
مصدر دعا مین بعد الف کے واؤ ہے جو الف کی جہت سے ہمزہ ہوگیا
اور یہہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ الف کے بعد واو اور ی ہمزہ سے بدلجاتی ہین
اور فارسی والے ایسے مصدرون مین بدون اضافت کے ہمزہ نہین لکھتے
مثلاً بولتے ہین کہ ع زین دعا ہا بر اجابت منت بسیار باد۔ بدون ہمزہ کی
اور یا عین کے بعد واو معروف زیادہ کرتے ہین اس صورت مین ف کو
ضمہ ہوگا جیسے حصول اور دخول اور ایک دو مصدرون مین فتحہ بھی آیا ہے
جیسے قبول اور کبھی ف کو ساکن کرکے میم مفتوح اول مین لاتے ہین اور عین کو
فتحہ یا کسرہ پڑہتے ہین یعنے مَفعَل جیسے مدخل اور مرجع اور کبھی دو حروف
زیادہ ہوتے ہین یا تو الف و نون آخر مین جیسے فعلان بسکون عین و ضمہ و کسرہ
فا جیسے غفران اور حرمان یا بفتحہ فا و عین جیسے خفقان اور یا الف بعد
عین کے اور ت آخر مین ہو تو فعالت ہوگا بحرکات ف جیسے
سعادت اور حکایت اور بغایت اور یا واؤ معروف بعد عین کے اور
ت آخر مین ہو اس صورت مین ف کو ضمہ ہی ہوگا جیسے صعوبت اور یا میم
مفتوح اول مین اور ت آخر مین ہو تو مفعلت بسکون فا و فتحہ عین ہوتا ہے
جیسے مرحمت اور کبھی عین کو ضمہ بھی آتا ہے جیسے مملکت اور اکثر
ثلاثی کے مصدرون کو اس وزن مین لاسکتے ہین جیسے حمد کو
محمدت اور کرم کو مکرمت وغیرہ اور کبھی تین حرف

زیادہ ہوتے ہین الف بعد عین اور یائے مفتوح اور ت آخر مین۔ اس صورت مین لام کلمہ بکسور پڑہا جاوے گا جیسے رفاہیت اور کراہیت کبفتحہ فا اور کبھی الف کی جگہہ واو ہوتی ہے جیسے طفولیت

پس ثلاثی مجرد کے مشہور مصدر انہین وزنون پر آتے ہین اب ثلاثی مجرد کے اسمار مشتق کو سننا چاہیئے کہ حاصل مصدر اور مصدر تو ایک ہی ہین اور اسم فاعل وزن پر لفظ فاعل کے بکسر عین آتا ہے یعنے اگر ثلاثی مجرد کا اسم فاعل معلوم کرنا چاہو تو اوسکے حروف اصلی کو لیکر ف کے آگے الف علامت فاعل زیادہ کرو اور عین اور لام کو زیر سے ملاؤ تو اسم فاعل بن جاوے گا مثلاً قدرت سے اسم فاعل بنا دین تو اول اوسکے اصلی حرف ق در ہین انپر ترکیب مذکورہ جاری کی تو قادر ہوا یہی صیغہ اسم فاعل کا ہے اسیطرح اور ونکو قیاس کرنا چاہیئے اور یہان تین باتون کا یاد رکہنا چاہیئے اول یہ کہ اگر عین کلمہ واو اور یا ہوگا تو وہ بصورت ہی لکہا جاویگا اور ہمزہ بولا جاویگا جیسے قول سے قائل اور قیام سے قائم دوم یہ کہ عین اور لام کلمہ اگر ایک ہی حرف ہونگے تو اسم فاعل مین ایک بولا جائیگا جیسے خصوص سے خاص تیسرے یہ کہ مصدر کا لام کلمہ اگر و یا ہمزہ ہوگا تو وہ فارسی کی اسم فاعل ہین ی پڑہا جاوے گا جیسے خلوت سے خالی اور قرارت سی قاری اور اگر صیغہ واحد مونث بنا دین تو آخر مین گول ۃ زیادہ کرین۔ اور گول ۃ فارسی مین ہا مختفی کے طور پر لکھی پڑہی جاتی ہے جیسے قادر واحد مذکر ہے تو قادرہ واحدہ مونث ہوگا اور اسم مفعول ان مصدرونکا

اسمار مشتق اسم فاعل

اسم مفعول

اس طرح بنتا ہے کہ حروف اصلی لیکر میم مفتوح اول مین اور واو معروف
بعد عین کے زیادہ کرین تو وزن اور صیغہ اسم مفعول کا ہوجاویگا جیسے
رحمت سے اسم مفعول بناوین تو اس کا مادہ جو رحم ہے اوسپر ترکیب
مذکورہ بالا جاری کرنے سے مرحوم صیغہ اسم مفعول کا ہوگا یہان دو قاعدے نکا
یاد رکھنا چاہیئے اول یہ کہ مصدر کا عین کلمہ اگر واو ہوگا تو اسکا اسم مفعول
بحذف عین بروزن مفعل آوے گا جیسے قول سے مقول اور اسیطرح اگر
عین کلمہ ی ہوگا تو بروزن مفیل بکسر فا آویگا جیسے بیع سے مبیع دوسرے
یہ کہ اگر مصدر کا لام کلمہ واو ہوگا تو اسم مفعول بحذف ایک واو بروزن
مفعو آوے گا جیسے دعوت سے مدعو اور اسیطرح اگر لام کلمہ ین ی
ہوگی تو اسم مفعول بروزن مفعی بکسر عین آوے گا جیسے رعایت سے مرعی
اور اگر اسکے آخر مین ہ ملائی جاوے گی تو واو اور ی مشدد پڑہی
جاوینگی جیسے مدعوہ اور مرعیہ اور صیغہ مؤنث اسم مفعول
مثل اسم فاعل کے سمجھنا چاہیئے اسم آلہ اسطرح بنتا ہے
کہ حروف اصلی پر میم مکسور اول مین لگاکر عین کو فتحہ دیتے ہین تو مفعل ہوتا ہے
جیسے منبر اور کبھی ہ آخر مین زیادہ کردیتے ہین تو مفعلہ ہوتا ہے
جیسے منطقہ نطاق سے اور کبھی بعد عین کے الف زیادہ کرتے
ہین تو مفعال ہوتا ہے جیسے قرض سے مقراض اور فتح سے
مفتاح۔

اسم ظرف۔ حروف اصلی پر اول مین میم مفتوح لگانے اور عین کو فتحہ

یا کسرہ دینے سے بنتا ہے اور عین کے کسرہ یا فتحہ دینے کا کوئی قاعدہ کلیہ نہین اہل زبان سے سننے پر منحصر ہے جیسے مکتب و مجلس اور کبھی وہ بھی آخر کو زائد کرتے ہین مثلاً مدرسہ اور اگر لام کلمہ مین حرف علت ہوگا تو اسم ظرف مین الف بڑہا جاویگا۔ جیسے سعی سے مسعی اور رعایت سے مرعی

اسم حالیہ۔ کا کوئی وزن خاص عربی مین نہین اسم فاعل اور مفعول اور صفت کے وزن پر آتا ہے۔

تفضیل

اسم تفضیل عربی کا اس طرح بنلتے ہین کہ مادہ کے اول مین الف مفتوح لگاتے ہین اور عین اور لام کو فتح سے ملاتے ہین جیسے رحمت سے ارحم اور حسن سے احسن اور اگر مونث بنانا چاہین توف اور عین کو ضمہ سے ملادین اور لام کے بعد الف مقصورہ زیادہ کرین جیسے حسن سے حسنی اور اگر مصدر مین لام کلمہ واو یا ی ہوگا تو وہ اسم تفضیل مین الف مقصورہ لکہا پڑہا جاوے گا جیسے علو سے اعلے اور شکایت سے اشکے اور یاد رہے کہ اسم تفضیل رنگ اور عیب کے معنے والے الفاظ سے نہین بنتا ہی یعنے اُنسے اگر وزن مذکور بنتا ہے تو صرف صفت پر دلالت کرتا ہے نہ تفضیل پر جیسے احمر بمعنے سُرخ ہے اور اعرج بمعنے لنگ ہے زیادہ سُرخ اور زیادہ لنگ مراد نہین۔

صفت مشبہہ

صفت مشبہہ۔ اگرچہ مصدر سے مشتق ہوتی ہو مگر اوسکے بنانیکا کوئی طریق کلیہ نہین سوای وزن فاعل کے اور جتنے وزن ایسے ہون کہ اون مین معنے وصفی پائے جاتے ہون وہ صفت مشبہہ کہلاتے ہین مگر یہان چند

اوزان اوسکے لکھدئے جاتے ہین جو فارسی مین اکثر آتے ہین وزن اوسکے یہ ہین
فعل بسکون عین وحرکات ف جیسے صعب اور صفر اور صلب اور فَعِل
بفتحہ فا وکسرہ عین جیسے حَسَن اور خَشِن اور افعل مثل اسم تفضیل
جیسے احمر اور اسود یہ وزن رنگ اور عیب مین بہت مستعمل ہے جیسے
ابیض اور اعرج وغیرہ اور فیعل بفتحہ فا وکسر عین جیسے میت
اور سید اس مین عین کلمہ اکثر و ہوتا ہی اور فُعَال بفتحہ وضمہ
فا جیسے جبان اور شجاع اور فعیل جیسے شریف یہ وزن بہت آتا ہی
ایسے مصدرون مین جو اختیاری نہون جیسے کریم کرم سے اور حسین
حسن سے اور فعول بفتحہ فا جیسے صبور اور فعلان بفتحہ فا وضمہ
فا وسکون عین جیسے عطشان اور عریان اور فعّال بفتحہ فا وتشدید عین
اور یہ وزن مبالغہ کے واسطے آتا ہے جیسے کذاب یعنے بہت دروغگو
حد سے زیادہ اور کبھی اس مین ہ بھی زیادہ کرتے ہین جیسے علامہ حد سے
زیادہ جاننے والا اور نیز نام پیشہ والون کے اکثر اسی وزن پر ہوتے
ہین جیسے صراف بزاز بقال نجار وغیرہ

مصادر ثلاثی مزید

اب ثلاثی مزید کے مصدرونکو سُننا چاہیئے کہ جو مصدر کہ فارسی مین بہت مستعمل ہین وہ
آٹھ ہین اوّل - افعال بکسر الف وسکون فا پس جس مصدر ثلاثی مجرد کو اس
وزن پر بنانا چاہین اوس کے حروف اصلی کے اول مین الف مکسور لگانا
چاہیئے اور ایک الف عین کلمہ کے لعد زیادہ کرنا چاہیئے وزن افعال کا ہوجائیگا
مثلاً کرامت سے اگر افعال بناوین تو اوس کے حروف اصلی جو

کرم ہین اونپر قاعدہ مذکور جاری کیا تو اکرام ہوا لیکن یہان تین قاعدون کا یاد رکھنا چاہیئے۔ اول یہ کہ اگر کسی مصدر مجرد مین ف کلمہ واو ہوگا تو وہ اوس مصدر مین سی ہوجاویگا جیسے وزن سے ایزان اور وفا سے ایفا دوم اگر عین کلمہ واو یا ی ہوگا تو اس مصدر مین حذف ہوجاویگا اور اُسکے عوض آخر مین ت زیادہ کیجاوے گی جیسے عون سے اعانت بجاے اعوان کے اور قیام سے اقامت بجاے اقیام کے۔ سوم اگر لام کلمہ مین واو یا ی ہوگی تو وہ اس مصدر مین ہمزہ سے بدلجاویگی کیونکہ الف کے بعد واقع ہوگی اور اس ہمزہ کا حال اوپر گذر چکاہے کہ فارسی والے بدون اضافت کے اسکو لکھتے نہین جیسے عفو سے اعفا۔ فائدہ ثلاثی مجرد کو اس مصدر مین لانے سے اکثر متعدی کیا کرتے ہین مثلاً کرامت کے معنے تھے بزرگ ہونا جب اوسکو افعال مین لاکر اکرام کیا تو معنے ہوئے بزرگ کرنا۔

دوسرا مصدر۔ استفعال بکسر الف و تا و سکون سین و فا جیسے عمل سے استعمال اور حکم سے استحکام اس مصدر مین دو الف اور سین اور ت زیادہ ہین مصدر اول کے تینون قاعدے اس مصدر مین بھی جاری رہینگے اول کی مثال وزن سے استیزان دوم کی مثال عون سے استعانت اور قیام سے استقامت سوم کی مثال عفو سے استعفا۔ اس مصدر کے معنی مین اکثر سوال کے معنے پاے جاتے ہین جیسے عفو کے معنے معاف کرنا اور استعفا کے معنے طلب عفو کی کرنا۔ تنبیہ۔ اس مصدر کی ت کا کسرہ تلفظ مین خوب صاف پڑہنا چاہیئے ناواقف اکثر فتحہ پڑہا کرتے ہین۔

تیسرا مصدر انفعال ہے بکسر الف و فاء و سکون نون - اس مصدر مین دو الف اور نون زیادہ ہین اور ف کے کسرہ کو اس مصدر مین مبتدی خوب ادا کرے جیسے کسر سے انکسار اور کشف سے انکشاف اور قاعدہ سوم مصدر اول کا اس مصدر مین بھی جاری ہے جیسے طفی سے انطفا اور یہ مصدر ہمیشہ لازم آتا ہے -

چوتھا مصدر - افتعال ہے کہ مجرد کے اول مین ہمزہ مکسور اور بعد ف کے ت مکسور اور بعد عین کے الف داخل کرنے سے بنتا ہے جیسے شغل سے اشتغال اور قدر سے اقتدار اس مصدر کے تلفظ مین ت کا کسرہ خوب صاف پڑھنا چاہیئے ناواقف اکثر ت کو فتحہ پڑھتے ہین یا موقوف پڑھتے ہین - اور سوا اسکے تین قاعدون کا لحاظ رکھنا چاہیئے - اول یہ کہ ف کلمہ کی جگہہ مجرد مین اگر واو یا ی ہوگی تو وہ اس مصدر مین ت سے بدل ہوکر ت زائد مین ادغام کرکے پڑھی جاویگی جیسے وحدت سے اتحاد اور یقین سے اتقان دوسرے یہ کہ اگر مجرد مین ف کلمہ کی جگہہ ص یا ض ہوگا تو اس صورت مین ت اس مصدر کی ط سے بدل جاویگی جیسے صبر سے اصطبار اور ضرب سے اضطراب - اور اگر دال ہوگی تو ت کو دال کرکے اول دال مین ادغام کرین گے جیسے دعوے سے ادعا - تیسرے یہ کہ قاعدہ سوم مصدر اول کا اس مصدر مین بھی جاری رہے گا جیسے بغی سے ابتغا اور شہوت سے اشتہا **فائدہ** یہ مصدر اکثر حصول کے معنے کے واسطے آتا ہے جیسے اقتدار قدرت حاصل کرنا اور اصطبار صبر

حاصل کرنا۔

پانچوان مصدر۔ تفعّل ہے بفتح تا و فا و تشدید عین مضموم کہ اس مین ت اور ایک عین زیادہ ہے۔ اس مصدر کے تلفظ مین عین کے پیش کا بہت خیال رکھنا چاہیئے اور سوا اس کے ایک قاعدہ کا لحاظ اور بھی ضرور ہے یعنے جبکہ بجاے لام کلمہ کے مجرّد مین واو یا ی ہوگی تو عین کلمہ مکسور پڑھا جاوے گا اور واو بھی ی سے بدلجاویگی جیسے شکوہ سے تشکّی اور جلوہ سے تجلّی اور کبھی فارسی والے اسی ی کو الف پڑہتے ہین جیسے تمنّی کو تمنّا کہتے ہین اور یہ مصدر بتکلّف[1] کسی چیز کے اظہار کرنے کو آتا ہے جیسے تمرّض یعنے بتکلف مرض ظاہر کرنا اور کبھی تھوڑے تھوڑے کیواسطے بھی آتا ہے جیسے تجرّع یعنے تھوڑا تھوڑا پینا۔

چھٹا مصدر۔ تفاعل ہے اس مین اور پانچوین مصدر مین صرف اتنا فرق ہے کہ وہان بعد ف کے عین زبان سے نکلتا تھا اور یہان الف زائد ہے اور جو قاعدہ وہان لکھا گیا ہے وہی یہان بھی خیال رکھنا چاہیئے یعنے اگر لام کلمہ واو اور یا نہوگا تو عین کو پیش ہوگا جیسے نسبت سے تناسب ورنہ کسرہ ہوگا جیسے دعوی سے تداعی اور فارسی والے اس ی کو الف سے بھی بدل کر لیتے ہین جیسے تقاضی کو تقاضا کہتے ہین اور یہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہے جیسے تقابل ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا اور کبھی تکلف کے واسطے بھی آتا ہے جیسے تجاہل بتکلف جاہل بنجانا۔

ساتوان مصدر۔ مفاعلت بضم میم و فتحہ حروف اصلی اور حروف

[1] یعنی جو چیز کہ متکلم مین نہ ہو اور مجبور ہے جیسے کہ مثال سے ظاہر ہے۔

زائد اس مین میم اور الف اور ت ہین اس مصدر سے میم کا ضمہ اور عین کا فتحہ بلفظ مین قابل لحاظ کے ہے اور ت اس مصدر کی کبھی دراز لکھتے ہین جیسے مناسبت اور موافقت اور کبھی گول بہ شکل ہائے مختفی لکھتے ہین جیسے مقابلہ اور معاملہ اور کلیہ یہ ہے کہ جو لفظ اردو مین مؤنث بولا جاتا ہے اور اس مصدر کے وزن پر ہے اس مین لبنی ت لکھتے ہین ورنہ چھوٹی جیسا کہ مثالون سے معلوم ہوا اور یہ مصدر کبھی فعال بکسر فا کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے مقابلہ مجادلہ اور قتال اور جدال اور اس مصدر مین ایک قاعدہ کا لحاظ ضرور ہے یعنے اگر مجرد مین لام کلمہ واو یا ی ہو تو وہ اس مصدر مین الف پڑھا جاویگا جیسے رعایت سے مراعات اور لقیا سے ملاقات اور یہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہے جیسے مقاتلہ آپس مین لڑنا اور مقابلہ ایک دوسرے کے سامنے ہونا۔

آٹھوان مصدر تفعیل ہے بفتح تا و سکون فا و کسر عین اور اس مین ت اول مین اور ی معروف بعد عین کے زائد ہین جیسے صورت سے تصویر اور کرامت سے تکریم اور کبھی اس مصدر کی ی کو دور کر کے آخر مین ہائے مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے ذکر سے تذکیر اور تذکرہ۔ اس دوسرے وزن مین خیال ف کے سکون اور عین کے کسرہ کا بہت ضرور ہی اور یہ وزن خاص اوس وقت ضرور ہوتا ہے جبکہ آخر مین مجرد کے واو یا ی ہو جیسے حکایت سے تحکیہ اور یہ مصدر بروزن تفعال بھی آتا ہی جیسے تکرار اور تعداد وغیرہ۔ اور یہ مصدر متعدی کرنے کے واسطے اکثر آتا ہے

جیسے کرامت بزرگ ہونا اور تکریم بزرگ کرنا۔
اور رباعی مجرد کا مصدر ایک ہی وزن اُسکا فَعْلَلَه بفتحہ فا و سکون عین و فتحہ ہر دو لام جیسے تَرْجَمَه بفتح جیم۔ اس مین آخر کو ۃ زیادہ ہوتی ہے اور چار حرف اصلی ہوتے ہین اور اکثر اوسکے مصدر مضاعف یعنے دو حرف مکرر سے بنے ہوئے آتے ہین جیسے سَلْسَلَه کہ سین بھی دو بار ہے اور لام بھی دو بار اور زَلْزَلَه اس مصدر مین لام اول کے فتحہ کا خیال زیادہ چاہیئے اور رباعی مزید کا بھی ایک ہی وزن بہت مستعمل ہے یعنے تَفَعْلُل بفتحہ تا ء زائدہ و فا و سکون عین و ضمہ لام اول جیسے تَسَلْسُل اور تَزَلْزُل اور تَذَبْذُب وغیرہ اب ان مصدرون کے اسماء مشتقات کو سُننا چاہیئے کہ سوای اسم فاعل اور اسم مفعول کے اور کوئی مشتق انسے نہین آتا بلکہ اسم مفعول ہی حاصل مصدر اور ظرف اور آلہ کے معنون مین مستعمل ہے اور طور بنانے اسم فاعل اور اسم مفعول کا یکسان ہے پس جن چار مصدرون کے اول مین الف مکسور تھا اُنکا اگر اسم فاعل بناوین تو دونون الف کو گرا کر میم مضموم اول لگانا چاہیئے اور عین کلمہ کو لام کے ساتھ کسرہ سے ملانا چاہیئے اور اُس سے پہلے جو حرف متحرک ہو اوسکو فتحہ دینا چاہیئے مثلاً اِنْفِعَال مین جب دونون الف کو گرایا اور عین کو کسرہ دیا اور میم مضموم اول مین لگایا تو مُنْفَعِل ہوگیا یہی اسم فاعل ہے جیسے اِنْصَاف سے مُنْصِف اور اِجْرَام سے مُجْرِم اور اِفْتِعَال مین دونون الف گرا کر میم مضموم اول مین لگایا اور عین کو کسرہ دیا اور عین سے پہلے ت متحرک تھی اوسکو فتحہ دیا تو مُفْتَعِل ہوا

جیسے انتظام سے منتظم اور ارتھان سے مرتہن اسیطرح انفعال مین ف کو فتحہ دینا ہوگا اور استفعال مین ت کو اور اسم فاعل منفعل اور مستفعل ہونگے جیسے انصرام سے منصرم اور استحکام سے مستحکم اور اگر عین کلمہ کو فتحہ پڑہا جاوے تو یہی صیغے اسم مفعول کے ہوجائینگے جیسے محکم اور مستحکم اور مقتضی اور مصدر انفعال چونکہ لازم ہے اس کا اسم مفعول نہین آتا اب یہان تین قاعدون کا یاد رکھنا ضرور ہے اول یہ کہ اگر مجرد مین عین کلمہ حرف علت ہوگا تو وہ مصدر افعال و استفعال کے اسم فاعل مین یاء معروف سے بدل جائیگا جیسے اقامت جو افعال ہے قیام سے اسکا اسم فاعل مقیم ہوگا اور استقامت کا مستقیم اور مصدر انفعال اور افتعال مین وہ الف سے بدلجائیگا جیسے انقیاد سے منقاد اور اختیار سے مختار اور اسم مفعول مین ان چارون مصدرون کے حرف علت مذکور الف سے بدل جاویگا مثلاً اقامت کا اسم مفعول مقام اور استفادہ کا مستفاد اور اختیار سے مختار اس سے معلوم ہوا کہ مصدر افتعال کا اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی طرح کا ہوگا دوم یہ کہ اگر مجرد مین لام کلمہ کی جگہہ حرف علت ہوگا تو وہ اسم فاعل مین چارون مصدرون کے یاے معروف پڑہا جاوے اور اسم مفعول مین الف جیسے مقتضے اور مقتضا اور مدعی اور مدعا اور مفتی اور مفتا اور ایسے اسم مفعولونکو ی سے اور الف سے دونو طرح لکھنا جائز ہے فارسی والے اکثر الف سے لکھتے ہین تیسرے یہ کہ اگر مجرد مین عین و لام ایک ہی حرف ہونگے تو اسم فاعل ان مصدرون مین ایک حرف حذف ہوجاوے گا اور افعال اور استفعال

فتحہ و کسرہ ف کلمہ کو پڑہا جاوے گا جیسے محب اور مستحق کہ اصل مین محبب اور مستحقق تہا اور مصدر افتعال مین اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی صورت کے ہونگے جیسے مختص اور مشتق وغیرہ۔

اب باقی کے مصدرونکا اسم فاعل سننا چاہیے کہ سوا مصدر تفعیل کے اور مصدرونکے اسم فاعل کا یہ قاعدہ ہے کہ میم مضموم اول مین مصدر کے زیادہ کرو اگر نہو اور لام کے ماقبل کو کسرہ دو اسم فاعل بنجاویگا مگر مصدر مفاعلت سے ت بھی دور کرنی پڑے گی جیسے تفاعل اور تفعیل سی اسم فاعل متفاعل اور متفعل مثلاً تلاطم سے متلاطم اور تصرف سے متصرف اور مفاعلت سے مفاعل آویگا۔ کیونکہ آخر سے ت گراکر صرف لام کے پہلے کسرہ دینا ہوگا میم تو پہلے سے موجود ہے اوسکی کچہہ حاجت نہین جیسے مناسبت سی مناسب اور فعللہ سے مفعلل جیسے ترجمہ سے مترجم اسیطرح تنزل سے متنزل اور اگر مصدر تفعیل کا اسم فاعل بناؤ تو ت اور ی کو گراکر میم مضموم اول مین لگاو اور ف کو فتحہ دیکر عین کو تشدید کرکے مکسور کرو جیسے تحقیق سے محقق اور تکلیف سی مکلف اور اسم مفعول ان مصدرون کا بھی ماقبل آخر کے فتحہ دینے سے ہوجاتا ہے اور قاعدہ دوم جو ابھی الف والے مصدرون کے اسم فاعل کے بیان مین لکھا گیا ہے وہ یہان بھی جاری رہیگا جیسے متمنی اور متمنا اور متقاضی او متقاضا اور ملاقی اور ملاقا اور منتقی اور منتقا وغیرہ۔

بیان جمع۔ اور عربی کی جمع دو قسم پر ہے اول جمع سالم یعنے جس مین مفرد کے حروف کی ترتیب و حرکات مین کچہہ خلل نہو اور وہ مذکر کے واسطے

واو معروف اور نون یا یاے معروف اور نون سے بنتی ہے مگر اکثر ذی عقل کے
واسطے آتی ہے اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسم تفضیل کی جمع مذکر اکثر
اسیطرح ہوتی ہے جیسے ناظمون اور ناظمین اور مونث کیواسطے جمع سالم
ت لگانے سے بنتی ہے اور مذکر غیر حقیقی کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے کائنات
اور موجودات اور مکانات اور اس صورت مین اگر اسم کے آخر مین ت یا
ہ مختفی ہوگی تو وہ دور ہو جاوے گی جیسے سعادت کی جمع سعادات اور معاملہ
کی جمع معاملات اور بھیر جمع الفاظ فارسی مین بھی مستعمل ہوگئی ہے جیسے
کاغذ سے کاغذات اور جب اسم فارسی کے آخر مین ہاے مختفی ہوتی ہے وہ
جیم سے بدلجاتی ہے جیسے نامہ سے نامجات اور بھانہ سے کھانجات۔
دوسرے جمع تکسیر جس مین مفرد کے حروف کی ترتیب وحرکات قایم نہین
جیسے شریف سے شرفا اور اوسکے بہت وزن ہین اس جگہہ جو زیادہ مروج
ہین اونکا بیان کیا جاتا ہے اول وزن اَفعُل بفتحہ الف زائد وسکون
فا وضم عین اسم سہ حرفی کے لئے جس کا عین کلمہ حرف علت نہو جیسے فلس
سے اَفلُس اور حرف سے احرف اور نہین کہہ سکتے قول سے اقول کیونکہ اس مین
عین کلمہ حرف علت ہے دوسرا وزن افعال بفتحہ الف وسکون فا و زیادتی
الف بعد عین جیسے قول سے اقوال اور لطف سے الطاف اور عمل سے
اعمال اور شریف سے اشراف اور ستر سے اسرار یہ وزن ایسی اسما مین
جن کا حرف درمیانی واو یا ی ہو بہت آتا ہے مگر عین کلمہ اگر حرف الف
ہوگا تو وہ واو یا ی سے بدل جاوے گا جیسے باب سے ابواب اور ناب

سے انیاب تیسرا۔ وزن فعال بکسر فا و زیادتی الف بعد عین جیسے صغیر سے صغار اور عظیم سے عظام اور رجل سے رجال اور یہ وزن بضم فا و تشدید عین بھی آتا ہے اور اس صورت مین جمع اسم فاعل کی ہوتا ہے جیسے حاکم سے حکام اور جاہل سے جہال چوتھا وزن فعول بضم فا و زیادتی واؤ معروف بعد عین جیسے صدر سے صدور اور فتح سے فتوح اور فلس سے فلوس اور وجہ سے وجوہ اسم ثلاثی کے لئے انہین چار وزنون مین سے کسی وزن پر جمع آیا کرتی ہے اور کبھی ایک اسم کی کئی طرح پر جمع آتی ہے جیسے فلس کی جمع افلس اور فلوس ہے پانچوان وزن افعلہ بفتحہ الف زائد و کسر عین و فتح لام و زیادتی ہا در آخر جیسے شراب سے اشربہ اور طعام سے اطعمہ اور مکان سے امکنہ اور عمود سے اعمدہ چھٹا وزن فعلہ بکسر فا و سکون عین و زیادتی ہا در آخر جیسے غلام سے غلمہ اور رفیق سے رفقہ ساتوان وزن فعلان بکسر فا و سکون عین و زیادتی الف و نون بعد لام جیسے غلام سے غلمان اور اخ سے اخوان اس وزن مین اگر عین کلمہ مفرد کا الف ہوگا تو وہ یای معروف سے بدل جاویگا جیسے جار سے جیران اور تاج سے تیجان اور یہ وزن بضم فا بھی آتا ہے جیسے شجاع سے شجعان اور راکب سے رکبان آٹھوان وزن فعلاء بضم فا و فتح عین و زیادتی الف بعد لام جیسے غریب سے غربا اور طالب سے طلبا اور جاہل سے جہلا اور عالم سے علماء اور خلیفہ سے خلفاء نوان وزن فَعَلَہ بفتح فا و عین و لام و زیادتی ہا بعد لام جیسے طالب سے طلبہ اور غافل سے غفلہ اور جاہل سے جہلہ اور یہ وزن بضم فا بھی آتا ہے مگر ایسے فاعل کی جمع

آتا ہی جسکے آخر مین ی ہو جیسے قاضی اور اس جمع مین یا مفتوح الف سے بدل جاویگی اور آخر کی ہ ت پڑہی جاویگی جیسے قاضی کی جمع قضاۃ اور والی کی جمع ولاۃ اور ہادی کی ہُداۃ **دسوان** وزن افعلا بہ فتح الف زائد وسکون فا وکسرہ عین وزیادتی الف بعد لام یہ وزن ایسے اسم کی جمع ہوتا ہی جو فعیل کے وزن پر ہو اور اوسکے آخر مین ی ہو جیسے نبی سے انبیا اور ولی سے اولیا اور ذکی سے اذکیا اور کبھی ی آخر مین نہین ہوتی جیسے صدیق سے اصدقا اور اسی وزن کے اسم مین اگر عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو اسکی جمع بھی یہی ہوگی مگر عین کا کسرہ اس صورت مین ف کو دیکر عین و لام کو ملا کر پڑہینگے جیسے حبیب سے احبّا اور شدید سے اشدّا **گیارہوان** وزن فُعُل بضم فا و عین یہ وزن ایسے چار حرفی اسم کی جمع مین اکثر آتا ہے جس مین تیسرا حرف حرف علت ہو جیسے رسول سے رسل اور کتاب سے کتب اور طریق سے طرق **بارہوان** وزن فِعَل بکسر فا و فتح عین جیسے فرقہ سے فرق **تیرہوان** وزن فُعَل بضم فا و فتح عین جیسے نقطہ سے نقط۔ یہ دونون وزن بھی بجاے قاعدہ کلیہ کے ہین کہ جو کلمہ فِعلت بکسر فا کے وزن پر ہوگا اوسکی جمع فِعَل بکسر ہوگی جیسے محنت سے محن اور ملت سے ملل اور اگر بضم فا ہوگا تو جمع بھی بضم فا ہوگی جیسے قدرت سے قدر اور امت سے امم اور اس کے سوا اور بہت سے وزن ہین کہ وہ فارسی مین اکثر نہین آتے۔ **چودہوان** وزن خاص چار حرف کے اسمائے کے لئے یا پانچ کے لئے ہی یہ وزن جمع کا ایک قاعدہ کلیہ کے طور پر بیان کیا جاتا ہی تاکہ فائدہ عام ہو قاعدہ یہ ہے کہ جس اسم چار حرفی کی جمع چاہو تو اسکے

اول کے دو حرفون کو فتحہ دو اور اونکے بعد ایک الف زیادہ کرو اور تیسرے
حرف کو یعنی الف کے مابعد کو کسرہ دیکر آخر حرف مین ملاؤ تو جمع کا صیغہ
ہو جائیگا جیسے مکتب سے اگر جمع بناوین تو میم اور کاف کو فتحہ دیکر الف بڑہایا
اور ت اور ب کو کسرہ سے ملایا مکاتب ہوا اسیطرح مصدر سے مصادر
اور اکبر سے اکابر اور اگر اسم مذکور پانچ حرف کا ہوگا تب بھی جمع اسیطرح
بنے گی اور پانچوان حرف گر جاویگا جیسے مدرسہ سے مدارس اور مکرمت سے
مکارم اور اس قاعدہ مین تین باتون کا یاد رکھنا چاہیئے اول یہ کہ چوتھا حرف
اسم چار حرفی کا اگر الف ہوگا تو وہ جمع مین ی ہو جاویگا جیسے اعلے سے
اعالی اور اونے سے ادانی دوسرے یہ کہ چوتھا حرف اسم پانچ حرفی کا
اگر حرف علت ہوگا تو جمع کے صیغہ مین ماقبل آخر ایک ی زیادہ ہوگی
جیسے مصباح مصابیح اور مکتوب سے مکاتیب اور تقریر سے تقاریر اور
کبھی زائد نہین کرتے مگر لام کے بعد ہاء مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے اوستاد
سے اساتذہ اور تلمیذ سے تلامذہ تیسرے یہ کہ واحد کا دوسرا حرف
اگر الف یا ی ہو تو وہ جمع مین واو ہو جاویگا جیسے طالب سے طوالب اور
میزان سے موازین اور دیوان سے دواوین اور خاص سے خواص غرضکہ
اس قاعدہ جمع سے ہر طرحکے اسم کی جمع بن سکتی ہے خواہ اسم فاعل ہو
یا اسم مفعول یا آلہ یا ظرف یا اسم تفضیل یا جامد یا مصدر مگر صفت مشبہہ مین
وزن فعیل کی جمع اس وزن پر نہین آتی اوس مین مذکر و مؤنث و واحد
و جمع یکسان ہین بلکہ فعیلہ کی جمع اس قاعدہ سے بنتی ہے خواہ اونکی ہ مختفی

... جیسے دقیقہ کی دقایق اور جریمہ کی جرایم اور حقیقت کی حقایق اور فضیلت کی فضائل اور یہ قاعدہ فارسی کے الفاظ مین بھی رائج ہوگیا ہے جیسے کاغذ سے کواغذ فائدہ کبھی صیغہ جمع پر علامت جمع عربی یا فارسی زیادہ کرتے ہین جیسے کواغذات اخراجات نقطہا وغیرہ ایسی جمع کو جمع الجمع کہنا چاہیئے تنبیھہ جب کسی اسم کی جمع پوچھی جاتی ہی تو مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کی جمع تکسیر بتاؤ پس جواب مین جمع سالم کا لکھنا کافی نہ سمجھنا چاہیئے

## بیان تثنیہ

فارسی مین سوای واحد اور جمع کے اور کوئی صیغہ نہین مگر عربی مین ایک صیغہ دو کیواسطے بھی مستعمل ہے اور وہ مفرد مین الف اور نون یا یای ماقبل مفتوح اور نون لگانے سے بنتا ہی جیسے کتاب کا تثنیہ کتابان اور کتابین ہوگا مگر فارسی والے ہی کے ساتھ بہت بولتے ہین اور کبھی دو قسم کے لفظون کو ایک قسم فرض کرکی ایک لفظ کا تثنیہ تغلیباً کر لیتے ہین اور دو مراد ہوتے ہین جیسے والدین پدر و مادر کے لیئے اور قمرین ماہ و خور کے لئے اور مشرقین مشرق و مغرب کے لئے اور جس اسم کی آخر مین الف ہو اور وہ اصل مین واو یا یای ہو تو تثنیہ مین واو یا یای ہوجایگا جیسے عصا کا تثنیہ عصوین اور فتی کا فتیین ورنہ اس کے بعد ہمزہ زائد ہوگا جیسے دعا مین اور دوائین وغیرہ اور اب اور اخ کا تثنیہ ابوین اور اخوین آتا ہے۔

## بیان تصغیر

عربی مین اسم ثلاثی کی تصغیر فُعَیل بضم فا و فتح عین و زیادتی یای ساکن ہوتی ہی جیسے حسن کی تصغیر حُسین اور چہار حرفی وغیرہ مین فُعَیلِل انہین حرکات گذشتہ

اور کسرہ لام اول سے آتی ہے اور باقی حروف ساقط ہو جاتے ہین اگر چار سے
زائد ہون جیسے مکتب سے مکیتب اور مصدر سے مصیدر اور عندلیب سے عنیدل
اور اگر دوسرا حرف الف ہوگا تو تصغیر مین واؤ سے بدلجاویگا جیسے خادم سے خویدم
اور اگر چوتھا حرف الف ہوگا تو اوسکی جگہہ ی آوے گی جیسے مفتاح سے مفتیح۔

## باب پنجم ضرب الامثال کے بیان مین

واضح ہو کہ اس باب مین مشہور اور سلیس امثال بیان کیجائین گی

### امثال الف

آب آمد تیمم برخاست
آب تیز در خانہ در آید کہ دولت تیز برود۔
آب جائیکہ بسیار میماند گندہ گردد۔
آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یک دست۔
آب شیرین و مشک گندہ۔
آب ندیدن موزہ کشیدن۔
آب و آتش راچہ آشنائی۔
آتش چو بلند شد نہ افتد تر و خشک نداند۔
آتش دوست و دشمن نداند۔
آتش زن در خانہ کہ دود وش کسے نہ بیند۔
آتش نشاندن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن
وبچہ اش نگاہداشتن کار خردمندان نیست
آخر پیری وداع عمر ست
آخر سائیسی کاہ فروشی است
ع آخر طریق دولت چالاکی است و چستی۔
آخر گذر پوست بہ دباغان است۔
آدم با دم میرسد کوہ بکوہ نمیرسد۔
آدم خوب حکم عنقا دارد۔
آدم خوش سودا شریک مال مردم است
آدم را گندم بہشت نسازد۔
آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت
ع آدمی را آدمیت لازم است
ع آدمی را بہ چشم حال نگر۔

آرزو عیب نیست
آزاد مرد مرد خدا است۔ آزادگان تهیدست اند۔
آزردن دل دوستان جهل است
ع آزرده دل آزرده کند انجمنے را۔
آزموده را چه آزمائی۔
آزموده را نباید آزمود۔
آزموده کار بازی نخورد۔
ع آسان گردد برانچه همت بستی۔
ع آسوده کسے که خر ندارد۔
آش مردان دیرے پزد۔
ع آشنا را حال نیست وای بر بیگانه
آشنا نساخت بیگانه کے سازد۔
آشنائی روشنائی۔
آشنائی ملا تا سبق۔
آفتاب را بگل نتوان اندود۔
آفتاب همسایه بهمسایه میرسد۔
ع آفرین باد برین همت مردانه تو۔
ع آلو چو بآلو نگرد رنگ برآرد۔
آمدن بارادت رفتن باجازت۔

ع آنانکه غنی ترند محتاج ترند۔
ع آن بلا نبود که از بالا بود۔
آن دکان برچیده شد۔ آن دفتر گاؤ خورد۔
آنرا که حساب پاکست از محاسبه چه باک۔
ع آن قدح بشکست وآن ساقی نماند۔
ه آنکه شیران را کند روبه مزاج
احتیاج است احتیاج است احتیاج
ع آواز دهل شنیدن از دور خوش است
ع آواز سگان کم نکند رزق گدا را۔
ع آواز گدا رونق بازار کریم است
آوازهٔ مرگ زود میرسد۔
آهسته بگو دیوار هم گوش دارد۔
آهن کهنه را بجلا داده ۔
آئینه داری در مجلس کوران۔
ع ابر را بانگ سگ ضرر نکند۔
ع ابر میخواهد هندستان خانه گو ویران شود۔
ابروی هلال بوسه آسمان سبز نشود۔
ابله گفت و دیوانه باور کرد۔
ابلیس رفت و خباثت بگذاشت

اجل سگ که آید مسجد خراب کند۔
اجل سگ که میرسد نان چوپان میخورد۔
اختلاط زیاده بر آشنائی۔
ادب آب حیات آشنائی است۔
ارزان بعلت گران بحکمت۔
از آتش او گرم نشدم واز دود او سوختم۔
ع از ابر سیه باشد افزونی بارانها۔
از اسپ فرود آورده بر خر نشاند۔
از برای یک شکم منت دو کس نتوان کشید۔
از بیضۂ خاکی چوزہ نزاید۔
از بیم باران زیر ناودان میگریزد۔
از پای لنگ چه سیر واز دست گرسنه چه خیر
از پسر ناخلف دختر بهتر
از تو حرکت از ما برکت۔
از تو نازے از من نیازے۔
از چشمۂ آفتاب جز تشنگی نتوان یافت۔
ع از خدا شرم دار و شرم مدار۔
از خردان خطا واز بزرگان عطا۔
از خرین هوسے بس است

از درویشان برگ سبزے۔
ع از دل برود هر آنچه از دیده برفت
از دور دست بر آتش میگذارد۔
ع از دوست یک اشارت واز ما بسر دویدن
از ریش کنده بر بروت بست۔
از سوزنگر آهن نمیتوان خرید۔
ع از ضعف بهر جا که نشستیم وطن شد۔
از فریاد خر کسے نرنجد۔
ع از فلفل وزنجبیل سردی مطلب۔
از قاضی دو کس راضی نشوند۔
از کفچۂ مار حلوا نتوان خورد۔
ع از کوزه همان برون تراود که درواست۔
از گره چه میرود۔
از گریۂ ماتم گل سودی نردید۔
ع از گوشۂ بامی که پریدیم پریدیم۔
از ماست که بر ماست۔
از مردی ونامردی فاصله یک قدم است۔
ع از مکافات عمل غافل مشو۔
از هر جا که سنگ آید بالانے سنگ آید۔

از یکدست صدا برنیاید۔
اسپ چوبین راہ نسپرد۔
اسپ و اروغہ جوئے خورد
ع اسپ و زن و شمشیر وفادار کہ دید۔
استاد در سبق طعام در طبق۔
استخوان سوختہ راسگ نہ بوید۔
اشتر کہ کاہ میخواہد گردن دراز میکند۔
اشتہاء مردان زیر دندان۔
اصفہان نصف جہان۔
ع اصل بد از خطا خطا نکند
اطلس ہر چند کہنہ شود پاتابہ نمیشود
اعرابی را گفتند کہ شراب میخوری گفت چرا چیزی کہ
افزونی نور ماہ برای سپرے شدن است۔
اگر بشکار شغال روی سامان شیر کن۔
اگر خرے بود قاضی نمیشد۔
اگر در دل خونابہ باشد از دیدہ بتراود۔
ع اگر ساقی تو باشی مے توان خورد
اگر قارورہ پاک است از طبیب چہ باک۔
اگر مور چہ بسر سلیمان رود علیتش نگیرند۔

اگر نان گندمی نیست آخر زبان مردمی را چہ شد۔
اگر ہوس است ہمین قدر بس است
اگر ہمہ آتش شوی خود را بسوزی۔
اگر یار اہل ست کار سہل ست۔
اللہ بس باقی ہوس۔ اللہم یک یک
امروز داری بخور غم فردا مخور۔
امروز را فردا در پے است
ع امشب ہمہ شب چمچہ زدی حلوا کو
انتظار بدتر از مرگ است
ع آنچہ آدم میکند بوزینہ ہم
آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگرے مپسند۔
آنچہ در دل است بر زبان میآید
آنچہ در بغداد است گرد سر خلیفہ۔
آنچہ در دیگ است بچمچہ مے آید۔
ع آنچہ نصیب است ہم میرسد
اندکے جمال بہ از بسیاری مال۔
انگشت کاسب کلید روزی ست د دست
نسے سنبر کفچہ گدائی
ع انگور ز انگور ہمیگیرد رنگ

او داند و کار او داند۔

اول آبا خر نسبتے دارد۔

اول بخش بعد از ان گو نسے نمک است۔

اول بسم اللہ غلط۔

اول بہا شکن بہا + اول پیالہ و درد

اول خویش بعدہ درویش۔

ع اول شب میکشد مفلس چراغ خویش را۔

اول طعام بعدہ کلام۔

ایاز قدر خود بشناس۔

اے باد صبا اینہمہ آوردۂ تست

ع اے روشنئ طبع تو بر من بلا شدی۔

ع ای زفرصت بیخبر در ہر چہ باشی زود باش

ایلچی را چہ زوال۔

ع این خانہ تمام آفتاب است۔

ع این را بکسے گو کہ ترا نشناسد۔

ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔

این گل دیگر شگفت۔

ع اینہم اندر عاشقی بالای غمہای دگر۔

ع ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

## امثال بار موحدہ

ع با ادب باش تا بزرگ شوی۔

با ادب بانصیب نسے ادب بے نصیب۔

ع با تنگ ظرفان نشستن عمر ضائع کردن است۔

ع با درد کسے رسد کہ دردے دارد۔

ع با درد کشان ہر کہ در افتاد بر افتاد

بادنجان ارزان است لیکن خر جکی دارد۔

بادنجان بد را آفت نمیرسد۔

ع با دوستان تلطف با دشمنان مدارا۔

بازار مصطفی خریدار خدا۔

بازو[1] پریدن بہ از دست پریدن

ع با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ۔

باغبان وقت میوہ گوش کر میباشد۔

باغ و بوستان لایق دوستان

باقی داستان شب فردا۔

ع با کافر و مسلمان بنشین و صلح کن۔

ع بالاتر از سیاہی رنگ دگر نباشد

بامغلوب مردی بہ نشبد بتر سد۔

باندازہ گلیم پا دراز کن۔

[1] بازو پریدن علامت ملاقات دوست است و دست پریدن نشان صرف کردن زر است ۲

باہر کہ راست آید از چپ و راست آید۔

ع باہمین مردمان بباید ساخت

ع با ہیچ دلاور سپر تیر قضا نیست

ع باید متاع نیکو از ہر دکان کہ باشد

ببام بلند دست بر آسمان نتوان رسانید۔

ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

بہانہ بچہ مادر مے خورد۔

بت پرست را در کعبہ دیو گیرد۔

ہ بہ تمنائے گوشت مردن بہ
کہ تقاضائے زشت قصابان

بت بامی نقش دیوار۔

بچہ تا نگرید مادر شیر ندہد۔

بچہ در شکم و نامش ظفر۔

بخت کہ برگردد اسپ تازی خر گردد۔

بخشندہ آب ست کہ ہرچہ بیابد ترکند۔

بد روز ہم روزی میخورد۔

بدعائے گرگان باران نمے بارد

ع۔ بد گہر با کسے وفا نکند۔

ہ بدی را بدی سہل باشد جزا۔

اگر مے احسن الی من اسا۔

بدی ہمسایہ را ہمسایہ داند۔

ع برات عاشقان بر شاخ آہو۔

برائے ناسر خرے بہتر سید۔

برای کوری ابلیس سایہ گرد رسول نگردد۔

ع برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر۔

ع بر رسولان بلاغ باشد و بس

ع بر سر فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد

ع بر عکس نہند نام زنگی کافور۔

برق زدہ را کافور چہ سود۔

ع برگ سبز ست تحفہ درویش۔

بز را غم جان قصاب را غم پیشہ۔

ع بزرگان خردہ بر خردان نگیرند۔

ہ بزرگش نخوانند اہل خرد
کہ نام بزرگان بزشتی برد

ع بزرگی بایدت بخشندگی کن۔

بزرگی بہ عقل ست نہ بسال۔

بزرگی طفل از ادب است

بزک میر کہ بہار مے آید۔

ع برگ که گرگین شد از گله بدر باید کرد
بزمرده وشاخ زرین - بزیابهای بزه
بعد از رنج راحت است -
ع بعد زوال باشد سرگرانی -
بکاہل کارے مفرما بند پیرانہ بشنو -
بگفتن آتش دہن نسوزد -
بلاے طویلہ برسر میمون -
ہ بلبلا مژدہ بہار بیار
خبر بد بہ بوم شوم گذار
ع بلقمان حکمت آموزی چہ حاجت
بلیناس حکیم کہ در قیصریہ حمامے ساختہ بود کہ
بافروختن چراغ گرم میشد -
ع بے میوہ زمیوہ رنگ گیرد -
بمرگش گیر تا بہ تپ راضی شود -
ع بندگی باید پیمبر زادگی درکار نیست
بندگی بیچارگی - بندہ درگاہ تا در ہمراہ -
ع بنگ کہ چہ میگوید و منگ کہ میگوید -
ہ بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد
زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

بود ہم پیشہ با ہم پیشہ دشمن -
بوزنہ را با درودگری چہ کار -
بوزنہ بنقل آدم انسان نمیشود -
بوسہ بہ پیغام راست نیاید -
بوے مشک پنہان نماند -
بہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست
ہ بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد
ع بہر یک گل منت صد خار باید کشید
ع بہشت آنجا کہ آزارے نباشد -
ع بے زری کرد مرا ہر چہ بقارون زر کرد
بے زر بے پر
بیکدست دو ہندوانہ نگنجد -
بے گنہ از درہ عمر نترسد -
بے نان توان زیست بے آب نتوان زیست -
بے مے مست است -

## امثال با۔ فارسی

ع پاجی بطواف کعبہ حاجی نشود -
ع پای پیش آمدستاپس دیوار -

پای چراغ تاریک است

ب پای در زنجیر پیش دوستان
به که با بیگانگان در بوستان

پخته پنیر و نان خمیر۔

ع پرتو نیکان نگیرد هر که بنیادش بدست

ع پراگنده روزی پراگنده دل

پر چشمے غربال از پر دلی آسیا۔

ع پرستار زاده نیاید بکار۔

ب پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی
که بورانی است بادنجان و بادنجانست بورانی

پس خورده سگ سگ را شاید۔

ع پسر کو ندارد نشان از پدر چه کار کند

پس مانده گاو را بنجر باید داد۔

ب پسر نوح با بدان بنشست
خاندان نبوتش گم شد

پشت بام راندن و دزدی۔

ع پشه چو پر شد بزند پیل را۔ پنج انگشت برابر نیست

پهلوان زنده خوش است۔

پیچش بار او کچهری خوب است۔

پیران نمے پرند مریدان مے پرانند۔

پیر شو و بیاموز۔

پیرهن خس است اعتقاد من بس است

ع پیر من هر چه کند عین عنایت باشد

ع پیر یکه دم ز عشق زند بس غنیمت است

پیری و صد عیب چنین گفته اند

پیری و هزار عیب۔

پیش از عید مبارک امیر دو

پیش از مرگ واویلا۔

پیش دروغگو هر کس لاجواب است

پیش زبان کوتلے نیست۔

پیش طبیب مرو پیش کار آزموده برو۔

پیغمبر اول دعا برای خود کند۔

ع پیل در گل مانده را هم پیل باید تا کشد۔

## امثال تای فوقانی

تا از سر چیز همه تخیری بر سر چیزے نرسی

ع تا به بینیم که از غیب چه آید بیرون

ب تا به دکان خانه در گردی
هرگز ای خام آدمی نشوی

تریاق از عراق آورده شود مار گزیده مرده شود
ع تا تو بمن میرسی من بخدا میرسم
تاج محمد قرة العین مومنانست -
ع تا خود فلک از پرده چه آرد بیرون -
ه تا خود نرسد وعدهٔ هر کار که هست -
سودے نکند یاری هر یار که هست
ع تا در میانه خواستهٔ کردگار چیست
ع تا ز پیری ربود مرگ یکیست -
تارک خواب فرشته است -
ع تا ریشه در آب ست امید ثمری هست
تاریکی شب سرمهٔ چشم کوهوش است -
تاریکی و اشارهٔ ابرو -
تا سال دگرے که خورد زنده که ماند
ع تا شب نروی روز بجائے نرسی -
ع تا صدف قانع نشد پر در نشد -
تا مار راست نشود بسوراخ نرود -
ه تا مرد سخن نگفته باشد
عیب و هنرش نهفته باشد
ع تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزها -

ع تا نفس باقیست راه زندگی هموار نیست
ع تا یار کرا خواهد و میلش بکه باشد
تبدیل ذائقه مضائقه ندارد -
تخم تاثیر صحبت اثر -
تختهٔ تخت یا تختهٔ تابوت -
تر آب مے برم و تشنه مے آرم -
ترازو خسیس است هر سو که زیادتی یافت -
سر فرود آورد -
ترازو همه دو سر قلب -
ترازوی زهره از گرانی ستارگان نشکند -
ع تربیت نا اهل را چون گردگان بر گنبد است
ترسان دل را چه پری و چه عفریت -
ترکی تمام شد -
تشنه در خواب هم آب مے بیند -
ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیان -
تعریف زیاده بدتر از دشنام
تعظیم صاحب خانه کردن پنبه از ریش
حلاج بر داشتن -
تعظیم کارگران معاف -

تقویم پارینه بکار نیاید
ع تکبیر عزازیل را خوار کرد۔
ع تکیه بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف
ع تندرستان را نباشد درد ریش۔
تنور تا گرم ست نان توان بست۔
تنها پیش قاضی روی راضی آئی
تواضع دو سر دارد۔
ع تواضع ز گردن فرازان نکوست۔
توانگری بدلست نه بمال۔
توبه برائے شکستن است۔
ع توبه فرمایان چرا خود توبه کمتر میکنند۔
ع تو پاک باش برادر مدار از کس باک۔
تو دانی و کارت۔
تو که اینقدر از خواب مخطوظی چرا نمی میری۔
ع تو مرا دل ده و دلیری بین
تهیدست روسیاه۔ تیر آخر بجگر کافر۔
تیر چرخ را کمان چرخ باید۔
ع تیر چون تر شود کمان گردد۔
تیشه را با تراش کار یست خواه عود پیش
آید خواه سپیدار
تیشه گر مقبل است در سن تاب مدبر۔
ع تیغ کج را نیام کج باشد

## امثال تاء مثلثه

ثابت شدن بدست قاضی۔
ع ثابت قدم مگفت کسے بد منیشود۔
ثواب راه بخانه صاحب خود میبرد۔
ثواب روزه بی عذاب آن روزی نشود۔

## امثال جیم

جامه باندازه تن باید دوخت۔
جان گرد جامه گرد۔ جنگ دو سر دارد۔
جاہل ملتبس شتریست زیر جبّه
جاے استاد خالی است۔
جاے امید خالی است۔
ع جاے بنشین که بر نخیزی۔
ع جاے خر بستن تو اینجا نیست۔
جائیکه حسین تشنه میرد اگر بریزید باران
لعنت بار و جاے آن باشد۔
جائے که شاهین چنگ زند پاے کبک

در رقص نه خیزد۔
جائیکہ کمان رستم باشد باران تیر
ہمن ہم تواند بود۔
جگر جگرست و دگر دگر۔
جنس از جنس آسیب نہ بیند۔
ع جواب جاہلان باشد خموشی۔
جمع زلشکن و طالع ہین۔
جو فروختن و گندم نمودن۔
جوہر آنست کہ بسوزد و روشن شود۔
جوہرے کہ آب مرواریدرا در چشمش فرو دادہ
باشد مروارید را کے بیند۔
ع جوے طالع ز خروار ہنر بہ۔
جوینده یابنده۔
ع جہاندیده بسیار گوید دروغ۔
ع جہد تا کہ بجائے رسی۔

## امثال جیم فارسی

ع چاره نیست درین واقعہ الا تسلیم
چاش خور بد تر از میراث خورست۔
چاه بیژن از زندان ضحاک کم نیست۔
چاه کن را چاه در پیش۔
چشم از روے دوستان روشن شود نہ از
باغ و بوستان۔
چشم دوستان روشن۔
چشم را گل بد تر از خارست۔
چشم فلک در میان سرست۔
چشم کرم در عیب مکفوف است۔
چشم ما روشن دل ما شاد۔
ع چشم مور و پاے مار و خبز مسکین را کہ دید
چراغ پاے خود روشنی ندارد۔
ع چراغ را نتوان دید جز بنور چراغ۔
چراغ روشن مراد حاصل۔
ع چراغ مرده کجا شمع آفتاب کجا۔
ع چراغ مفلسان نورے ندارد۔
ع چراغ مقبلان ہرگز نمیرد۔
چراغ وقت مردن خانہ روشن میکند۔
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔
چربی از سنگ بر نمے آید۔
چغندر کاشتم زردک بر آمد۔

چه کند بینوا همین دارد

ع چه کنم چشم آسمان کورست۔

ع چنان نماند چنین نیز هم نخواهد ماند۔

چندین هزار شکل برای اکل۔

ع چو احمق در جهان باقیست مفلس در نماند

ه چو از قومی یکی بیدانشی کرد۔

نه که را منزلت ماند نه مه را۔

ه چوب تر را چنانکه خواهی پیچ

نشود خشک جز بآتش راست

ع چو بر گردد فلک کچکول سازد تاج شاهی را۔

چوب هر چند سنگین است آب فرو نبرد۔

ه چو پیروز شد دزد تیره روان۔

چه غم دارد از گریهٔ کاروان۔

ع چو تیر از کمان رفت ناید بشست۔

ع چو شد زهر عادت مضرت نه بخشد۔

ع چو فردا رسد کار فردا کنم

ع چو کفر از کعبه برخیزد کجا ماند مسلمانی

چوگان تواضع کرد گوئی برد گوئی سخت

سری کرد سر زنشها خورد۔

ع چو مه به ناله نشیند دلیل باران است

ع چو میدان فراخ است گوئی بزن۔

ع چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد۔

ع چو نام سگ بری چوبی بدست آر۔

چون از گلو فرو رفت چه حلوا چه زهر۔

چون برجیس را روز بد آید درکشت عطارد

خوشه چیند۔

ع چو زمی کنی خصم گردد دلیر۔

چون سنگ را معرفت باشد زر پیش او سر فرود آرد

ع چون قضا آید طبیب ابله شود۔

چون کار از دست رفت پشیمانی چه سود۔

ع چون گوش روزه دار بر الله اکبر است۔

چهار پا را چهار روز آزماید دو پا را دو روز۔

ع چه باک از موج بحر آنرا که باشد نوح کشتیبان

ع چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار۔

چه خوش چرا نباشد۔

ه چه خوش گفت است سعدی در زلیخا

الا یا ایها الساقی ادر کاساً و ناولها

ع چه مروی بود کز زنی کم بود۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

ع چیزے بدہ درویش را چیزے مگو درویش را

چینی شکستہ صدا نمیکند۔

چیزے کہ نیابی مجو۔ چین ابرو نمیتوان دید۔

## امثال حای مہملہ

ع حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را

حاجی حاجی را در مکہ مے بیند۔

حاضر را لقمہ۔ غائب را تکبیر۔

حاکم تمام گوش باید۔

حبذا خانۂ خود اگر تمام گلخن است۔

ع حب وطن از ملک سلیمان خوشتر۔

حرام خوردن و شلغم۔

ع حرف بد بر زبان بد باشد۔

ع حرف حق بر زبان شود جاری۔

حرف میماند وقت نمیماند۔

حریف حریف را مے شناسد۔

ع حریف باختہ با خود ہمیشہ در جنگ است

حساب دوستان در دل۔

حق بحقدار رسید۔

حکایت از مثل ہمثل شود

ع حکم حاکم قبول باید کرد

حکم حاکم مرگ مفاجات۔

حکیمے را پرسیدند دوست چیست گفت

اسمے ست بلا مسمے

حلوا خوردن را روے باید۔

ع حلوا گفتن دہن نسازد شیرین۔

حیف دانا مردن و فسوس نادان زیستن۔

حیف کہ ہنرمندان بمیرند و بے ہنران

جاے ایشان گیرند۔

حیلہ رزق بہانہ موت۔

## امثال خاء معجمہ

ع خاک از تودۂ کلان بردار

خاک در عزیزان آسایش دیدۂ مشتاقان است

ع خاک عمل از جبیر سعز ولی بہ۔

خاک غربال را نشاید خشت آسیا را۔

خالی دست روسیاہ۔

خاموشی زبان سوسن غماز آزادگی اوست۔

خاموشی علامت رضا است۔

خانه بر دوش یک بینی و دو گوش۔

خانه تنگ روزی فراخ۔

خانه جدا گور جدا۔

خانهٔ خالی را دیو میگیرد۔

خانهٔ شیشه را سنگے بس است۔

ع خانهٔ درویش را شمعے به از مهتاب نیست

خانهٔ دوستان بروب و در دشمنان مکوب۔

خبر خضر هم معتبر

خدا را ندیده اند بعقل شناخته اند۔

خدا داری چه غم داری۔

خدا که میدهد نمیپرسد تو کیستی۔

خدا می بیند و میپوشد همسایه نمی بیند و میخروشد۔

خدا اند به سلیمان کسے دهد

ع خدائیکه دندان دهد نان دهد۔

ع خر ار جل اطلس بپوشد خر است۔

ھ خر را کسے در عروسی نخواند
مگر آن زمان کاب و هیزم نماند

خر بار بر به از شیر مردم در۔

خر بسته بهتر اگرچه دزد آشنا باشد۔

خربزه بخور ترا با فالیز چه کار۔

خربزهٔ شیرین کم بختی نوکران۔

خربزهٔ شیرین نصیب شغال است۔

خر خالی یرغه میرود۔ خر خفته جو نمیخورد۔

خر خواجه خر من خواجه۔

خر را خدا شاخ نمیدهد

خر را دو گوش گواه بس است۔

ع خرس در کوه بوعلی سیناست۔

ھ خر عیسی اگر بمکه رود چو بیاید هنوز خر باشد۔

ع خر عیسے بآسمان نرود۔

ع خر قیمت زعفران چه داند۔

خر کره پشت طاوس نیاید۔

خر که جو دید کاه نمے خورد۔

خرگوش دم بریده را نمیخرند۔

خرما را پوست به از مغز۔

خر همان خر است اما پالانش دیگر است۔

خرے بیفتاد و خیلے بدرید۔

خری که از خری بماند دم و گوشش باید برید۔

خس کم جهان پاک۔

ع خفته را خفته کے کند بیدار۔
ے خلاف راے سلطان راے جُستن
بخون خویش باید دست شستن
خلق خدا ملک خدا
خندهٔ گل گریهٔ گلاب بار آرد۔
خندهٔ مردم از شادی باشد و خندهٔ لوزنه از غم۔
ع خواب یک خوابست باشد مختلف تعبیرہا۔
ع خواجه آنست که باشد غم خدمتگارش
ع خواجه داند بہاء شاخ نبات
خواجه سر اگر ولی است مادر بخطا۔
ع خوب شد اسباب خود بینی شکست۔
خود پسند پسند خلق نباشد۔
ع خود پسندی جان من برہان نادانی بود
خود غلط انشا غلط املا غلط۔
خود فضیحت دیگرانرا نصیحت۔
خود کرده راچه درمان۔
خورده نه برده الواسے درد گرده۔
خورشید روی ہمه سیاه میسازد وروی ماه سپید
ع خوش آمد ہر کرا گفتی خوش آمد۔

ع خوشحال کسانیکه بهر حال خوش اند۔
خوشی خویش بیگانگانست بد خو۔
بیگانهٔ خویشان
ع خوش سخن باش تا امان یابی۔
خوشے کے سر دارد۔
خونرا آب شویند خونرا بخون نشویند۔
خوان حسن و حسین دم الاخوین نیست
ے خوبرو بور طبیعتے که نشست
نرود جز بوقت مرگ ازدست
ع خوے بدرا بہانه بسیار۔
خویشی بخوشی سودا برضا۔

## امثال دال مہمله۔

داشته آید بکار اگرچه باشد سر بار۔
دامن پاک را که با دامن آلوده ببندد
پاک ہم پلید شود۔
دانا باشارت ابرو کار کند۔
دانشمند را دست کوته به از دستار دراز۔
دایه مہربان تراز مادر ہست۔
ع در آرد طمع مرغ و ماہی به بند۔

در تو میگویم دیوار تو گوش کن۔

در بلا بودن به از بیم بلا۔

ع در بیشه گمان مبر که خالیست۔

در جنگ حلوا بخش نمیکنند۔

در خانه آرد نے و در کوچه دود تنور۔

ع در خانه اگر کس است یک حرف بس است

در خانهٔ بینوا چه پنج چه شش۔

در خانهٔ خدا دام بازست۔

ع در خانهٔ مور شبنمے طوفان است۔

درختے که از وے بکسے نرسد به نلے آبی خشک به۔

۵ درختے که اکنون گرفت است پاے
به نیروے شخصے برآید ز جاے

۵ دروا که طبیب صبر مے فرماید
وین نفس حریص را شکر میباید

ع درد بکش تا بدواے رسی۔

ع درد را پیش دردمند بگو۔

درد را خدا بدستان خود میدهد۔

درد دل درد بیست ۔ درد سر کمتر بهتر۔

ع درد عاشق به تیمارداری طبیب

ع درشتی و نرمی بهم در به است۔

ع در عفو لذتیست که در انتقام نیست

در قصص انبیا مضاحک نگنجد۔

ع در کار خیر حاجت هیچ استخاره نیست۔

در که میکوبی وخانه که میپرسی

ع درمان بکسے رسد که دردے دارد۔

در مقام تشنگی هزار مروارید بقطره آبے نیرزد۔

در نیستی مردن به که حاجت پیش کسے بردن

دروغگوے سرزنش کار نکند۔

دروغگو تیشه بپاے خود میزند۔

دروغگو را تا بدر خانه باید رسانید۔

دروغگو هزار دلیل ۶ دروغے را جزا باشد دروغے۔

دروغ مصلحت آمیز به از راستی فتنه انگیز

دروغگو را حافظه نباشد۔

ع درویش صفت باش و کلاه تتری دار

ع درویش هرکجا که شب آمد سراے اوست

درویشے زوال نه بیند۔

در هفتاد سالگی مشق طنبور میکند در گور بنوازد۔

ع در یتیم را همه کس مشتری بود۔

ع دزد از خانهٔ مفلس خجل آید بیرون۔

دزد باش و مرد باش۔

دزد جوانمرد به از بازارگان بخیل۔

ع دزد دانا میکشد اول چراغ خانه را

ع دزد راهی رود صاحب کالا راهی

ع دزد مشتاق تر از صاحب کالا باشد۔

دزد ناگرفته سلطان است۔

دست بکار و دل بیار۔

دست بر آسمان نتوان رسانید۔

دست بے هنر کفچهٔ گدائی است۔

دست پیشین را بدل نیست۔

دست جوانمرد جهت دادن خارد و کف بخیل برائے ستدن۔

دست خود و دهان خود۔

دست دست اول است۔

دست چپ دست را می شوید و هر دو دست رو را۔

دست را دست مے شناسد۔

ع دست زیر سنگ را آهسته میباید کشید

دست شکسته وبال گردن۔

دست کار دل نمیکند و دل کار دست میکند۔

دست کوته و گله دراز۔

ع دشمن اگر قوی ست نگهبان قوی تر است۔

ع دشمن چه کند چو مهربان باشد دوست۔

دشمن دانا به از دوست نادان۔

ع دعای گوشه نشینان بلا بگرداند۔

ع دشمن نتوان حقیر و بیچاره شمرد۔

دلا خوش باش نان ما بروغن افتاد۔

ع دل بدست آور که حج اکبر است۔

دل تاریک را جان روشن نبود۔

دل را بادل راه است۔

دل را بادل راه است۔

دل را بجز دلدار نباید داد۔

دلیر تیغ را کار فرماید و غنیمن زبان را۔

دم عیسے در زندگانی در نگیرد (یعنی اثر نکند ۱۲)

دندان زدن شیر شغال را مبارک آهو را شوم

دندانے که درد کند باید ش کند۔

دنیا بیک قرار نیست۔ دنیا پنجروزه است

ہ دنیا خوابیست زندگانی دردسری۔

خوابیست که در خواب به بینی آنرا۔

دوای غضب خاموشی است۔

ع دو دل یک شود بشکند کوه را۔

دورنگی سیب از سیه درونی اوست۔

ه دوست آن باشد که گیرد دست دوست

در پریشان حالی و درماندگی

دوستان در زندان بکار آیند که بر سفره

دشمنان هم دوست نمایند۔

دوست شاد دشمن پایمال۔

ع دولت تیز را بقاے نیست

ع دولت دران سراست که از مهمان پرست

ع دولت ندهد خداے کس را بغلط

دو مرغ جنگ کنند فائده به تیرگر۔

دو بنده با دست که صد پا کوه را سهل گیرد۔

ده خراب خراج ندارد۔ ده ویران چراغ ندارد

ده در دنیا ستان در آخرت۔

ده درویش در گلیمے بخسپند۔

ده مے بینی و فرسنگ مے پرسی۔

ع دهن سگ بلقمه دوخته به

دهن مخالفان نتوان بست۔

ع دیدیم همه را و آزمودیم همه را۔

دیده نه شنید گواه گردید۔

ع دیده را ناخنه به از ناخن۔

دیده سخت را آخن بشکند چنانکه بادام را سنگ۔

دیر آمدن زود رفتن۔ دیر آید درست آید

دیر گیر و سخت گیر۔

ع دیگ سیه جامه سیه میکند۔

ع دیو بگریزد ازان قوم که قرآن خوانند

ع دیو خوش خلق به از حور گره بپیشانی۔

ع دیو بهمان به که بود اندر بند۔

ع دیوانه باش تا غم تو دیگران خورند۔

دیوانه بکار خود هشیار۔

دیوانه را هوے بس است۔

## امثال ذال مهمله

ذره را با خورشید چه نسبت۔

ذو الفقار علی در نیام نباشد۔

ع ذوق چمن ز خاطر صیاد میرود۔

ع ذوق گلچیدن اگر داری بگلزاری برد

## امثال راء مهمله

ع راز دل جز بیار نتوان گفت۔
ع راز خود با یار خود چندانکه بتوانی مگو
راستگوئی و در رزق خود خلل۔
راستگو را همیشه راحت در پیش است۔
راست دروغ بر گردن راوی۔
ع راستی را زوال کے باشد۔
ع راستی موجب رضای خداست۔
راه بزن اما راه خدا به بین۔
رد بنده خریدار خدا
ع رزق را روزی رسان پر میدهد
ع رسیده بود بلائی ولے بخیر گذشت
ه رشته در گردنم افگنده دوست
مے برد هر جا که خاطر خواه اوست
رضای مولے از همه اولے۔
ع رموز عاشقان عاشق بدانند۔
ع رموز مصلحت ملک خسروان دانند
رنجش خر از راحت پالان است۔
رندان را رندان مے شناسند۔

ع رند عالم سوز را با مصلحت بینی چه کار
ع رندی و هوسناکی در عهد شباب اولی۔
رنگ روباخته رنگ ریزی میکند۔
رنگریز بر ریش خود درمانده۔
رنگریزی ما قصب را زیان دارد۔
روباه را گفتند پوستین پوشی گفت آنچه
پوشیده ام بمن بگذارید۔
رو بروی بودن به از پهلو بود۔
ع روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم
روز نو روزی نو۔
روز شنبه بجهود ارزانی۔
ع روزی بقدر همت هر کس مقرر است
روستائی را عقل از پس مے آید۔
روستائی بزبان خود گویائی۔
روشنائی عرب از نور محمد بود نه از شعله بولهب۔
رونده کسے است که قدمے دارد
روے دروغگو سیاه۔
روے شایسته مرهم دلهای خسته۔
روش ببین حالش مپرس۔

روے مفلسی سیاہ۔

ع رہ راست برو اگرچہ دور است۔

ع ریاضت کش بہ بادامے بسازو۔

ریسمان سوخت لیکن کجی نرفت۔

## امثال زاء معجمہ

زبان پاسبان سر است

زبان خلق نقارہ خدا

ع زبان سرخ سر سبز مید ہد برباد

زحل ہندی از ترکی مریخ نہ ترسد۔

ع زور پا میکشد صیاد دام آہستہ آہستہ

ع زدیم بر صف رندان ہرچہ بادا باد

ع زر بر سر فولاد نہی نرم شود۔

ع زر دادن و درد سر خریدن

زر سفید برائے روز سیاہ است۔

زر کار کند مرد لاف زند

ع ز صد تیر آید یکے بر نشان

ع زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ نساز

زمانہ سفلہ پرور است۔ زدہ را میتوان زد

ع زمرگ خسر بود سگ را عروسی۔

ع زمین ترکید پیدا شد سر خر۔

زمین سخت آسمان دور۔

ع زمین شور سنبل بر نیارد۔

زن از غازہ سرخ رو شود و مرد از غزا

ہ زن بد در سرائے مرد نکو

ہمدرین عالم است دوزخ او

زن بیکار غول شود[۱] یا بیمار۔

زن جوان را تیر در پہلو نشیند بہ کہ پیر

زندگی را عشق است۔

زن مردوش بہ از مرد زن وش۔

ع زن واژدہا ہر دو در خاک بہ

زور بر خر نرسد دہ بپالانش۔

ع زور بر گاؤ نالہ بر گردون۔

ع زہے مراتب خوابی کہ بہ ز بیداریست

زیارت بزرگان کفارہ گناہ۔

ع زنہار از قرین بد زنہار

## امثال سین معجمہ

ع سالے کہ نکوست از بہارش پیدا

سال گذشت حال گذشت۔

لہ [illegible] ۱۲

سایہ ہما برائے دولت و علاج بینند نہ برائے دفع گرما۔
ع سنگ در برسنگ نزوید چہ گنہ باران را
سخت زنی سخت خوری۔
سخن از سخن خیزد۔
سخن بہ آواز گنبد است۔
ع سخن تا نہ پرسند لب بستہ دار۔
سخن راست از دیوار ہم بشنو۔
سخن راست تلخ مے شود۔
سخن شنیدن بیخ دولت۔
سخی را در ہر دو عالم سر بلند۔
سخی و بخیل را سر سال برابر است۔
سر بریدہ بانگ نمیکند۔
ع سر کہ مفت از عسل شیرین تر است۔
سر مار کوفتہ بہ۔
سر دار زراستی آزاد شد
سرد و مستان یاد داشتن۔
سری کہ بار کسے نکشد بار ہی باشد برگردن۔
سزای گران فروش نخریدن است

ع سطرہا کی راست آید چون تو کجی در سطر است
ع سعی بسیار کفش پارہ کند
سگ از دکان آنک گر چہ خواہد برد۔
ے سگ اصحاب کہف روزی چند۔
پئے نیکان گرفت مردم شد
سگ باش برادر خورد مباش
سگ ہفت دریا پاک نشود۔
سگ حضور بہ از برادر دور
سگ حق شناس بہ از مردم ناسپاس۔
سگ را بمسجد چہ کار۔
سگ را طوق گردن دارہ دولت است۔
سگ زرد برادر شغال۔
سگ سیر و قلیہ ترش۔
ع سگ گزندہ ہمان بہ کہ آشنا باشد۔
ے سگے را چون کلوخے بر سر آید۔
زشادی جہد کاین استخوانست
ع سلام روستائی نے غرض نیست
سنگ آمد سخت آمد۔
سنگ زدن برمحل بہ کہ زر دادن غیر محل۔

سنگ مفت و کلاغ مفت -
سوال دیگر جواب دیگر -
سوال از آسمان جواب از ریسمان -
سوز دل نوح را طوفان تواند کشت -
سوزنده آتش است که هرگز سرد نمیشود -
سوزن عیسی را بجز رشتهٔ مریم درخور نباشد -
سوز از گله دور -
ع سوز باید مرگ را گو ساز بے آہنگ ہست -
سیر را چه غم گرسنه -
سیر نخورده ام که از بوی گندش ترسم -
سیلی نقد به که حلوای نسیه -
سیمرغ دیگر است و سی مرغ دیگر -
سیه دلی دوات سر قلم را سیاه کند
سیه روئی آهنگر سرخروئی آهن است -
سیه روی زحل بیک دو نتوان شست -
سیاقت عطارد از روزنامهٔ شمس روشن شود -

## امثال شین معجمه -

ع شاخ گل هر جا که روید هم گل ست -
ع شاخی که بلند شد تبر خورد -
ع شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن -
ع شاگرد رفته رفته باوستاد میرسد
ع شاهان چه عجب گر بنوازند گدا را -
ع شاهان کم التفات بحال گدا کنند
ع شاید که همین بیضه برآرد پر و بال عنقا گردد
شب بسیار و شادی بکار، شب حامله فردا چه زاید -
ع شپر اگر وصل آفتاب نخواهد، رونق بازار آفتاب نکاهد
شپرک پروانهٔ شمع خورشید نشود -
شتر ارزان است اگر قلاده در گردن نه داشت -
شتر اگرچه مرده بود پوستش بار دو خر است -
ع شتربان درود آنچه خربنده کشت -
ع شتر در خواب بیند پنبه دانه -
شتر صالح به از هر دم طالح -
شد نی شد و گر چه خواهد شد -
شراب زده را شراب دواست -
شراب مفت قاضی هم میخورد
ع شرط همه رستے نبود لائق کشتی -
شرم عثمان برای ایمان است نه برای روزی -
شعر فهمی عالم بالا معلوم شد -

شکل درویش صورت سوال است

ع شلغم پخته به زنقرهٔ خام۔

شماتت دشمن به که سرزنش دوست۔

شمشیر مردان خالی نباشد۔

ع شمع راپشت ورونے باشد۔

ع شمع راہر چند سربرند روشن ترشود۔

شمله بمقدار علم۔

ع شنیده کے بود مانند دیده۔

ع شوق در ہر دل که باشد رہبری در کار نیست

ع شوی زن زشت روی نابینا به

ع شیر قالین دگر و شیر نیستان دگر ست۔

ع شیشهٔ شکسته را پیوند کردن مشکل ست

شیطان خانه خود را خراب نکند

## امثال صاد مهمله

صاحب خیر داخل خیر است۔

صاحب غرض مجنون مے باشد

صاحب کرم همیشه مفلس۔

صباح خواستم که خضری به بیم خرسی دوچار شد

ع صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد

صبر مفتاح کار است۔

ع صحبت نیکان بدان راسود نیست

ع صد بار اگر توبه شکستی باز آ

ع صدر ہر جا که نشیند صدر است۔

صد شکر که چقندر نبود۔

صدقه دادن رد بلا۔

صد کلاغ را یک کلوخ بس است۔

صد ہوش را یک گربه بس نه ہست۔

صفائی خانه در آب و جاروب است۔

صف مغلوب را ہوے بس است۔

ع صلاح کار کجا و من خراب کجا۔

ع صلاح ما همه آنست کان صلاح شماست۔

صلا نشد بلا شد

صلح اول به از جنگ آخر۔

صورت ببین حالش مپرس۔

صورت گرگ دیدن ہم مبارک و ندیدن ہم مبارک۔

ع صیاد نه ہر بار شکارے ببرد۔

## امثال ضاد معجمه

ضامن بدست کمیند - ضرب ضرب اول -

## امثال طا مهمله

ع طاقت مهمان نداشت خانه بمهمان گذاشت
طامع ہمیشہ ذلیل است -
طبیب مهربان از دیده بیمار مے افتد -
طفل بمکتب نمیرود و لے برندش -
طفل شکیب ندارد -
طفلے را دهن مادر خوش بهشت ست -
طفیل کدو کرم ہم آب می یابد
طلعت زیبا به از خلعت دیبا -
طمع دیده ہوشمند میدوزد
ع طمع را سه حرف ست ہر سه تهی -
طینت نے معنی سفالی ست نے شرارت -
طوفان شیطان الله نگهبان -

## امثال ظا معجمه

ع ظاہر از شیخ و باطن از شیطان -
ظاہر عنوان باطن است -
ظرف شکسته صدا نمیدہد -
ظرفیکه سگ لیسد باستعمال نیاید

ظلم ظالم باعث ویرانی اوست -

## امثال عین مهمله

عارف بخود بر عارف است -
عارف بخود غیر عارف است -
عارف که نمود غیر عارف است -
عاشق اندیرسه مهربان تراست -
عاشق کور مے باشد -
عاشقم اما از معشوق وارم -
عاشقم لا لا کنا بام - عاشقی بس مشکل است
عاشقے راز رمیباید نه لاف -
ع عاقبت گرگ زاده گرگ شود -
عاقلان خوب میدانند -
عاقلان در پے لفظ نشوند -
عاقل باید که از دیگران پند گیرد -
عاقل دوباره فریب نمیخورد -
عاقل را اشاره بس است -
عبارت از نظیر نے نظیر شود -
ع عجب عجب که ترا یاد دوستان آید
ع عدو شود سبب رزق گر خدا خواهد

عذر گناه بدتر از گناه

عروسی که بمن رسید شب کوتاه شد

عروسے که روے خود پس غربال پنهان
کند بخشش حاجت نیست

عزت بدست کسی بدست آنکس است -

ع عشقبازی ای مجنون یاد میباید گرفت -

عشق آمدنی بود نه آموختنی -

ع عشق است و هزار بدگمانی -

عشق و مشک پنهان نمے شود -

عشق و واردات

عصاے پیر بجاے پیر

عصمت بی بی از بے چادری -

عطاردی باید که تاب نزدیکی آفتاب آرد -

عطاے او به لقاے او بخشیدم

ع علاج واقعه پیش از وقوع باید کرد

علت برود عادت نرود -

علم در سینه نه در سفینه

علم شے به از جهل شے -

علم غیب خاصه خدا است -

علم نجوم قیافه روزگار ست

علم و ادب بهر گدا نه دهند

عمر دراز براے تجربه است - عمر سفر کوتاه -

ع عمرش دراز باد که اینهم غنیمت است

هوان عود سوز دو کنند دوزخ شود -

عوض دارد گله ندارد -

عیان را چه بیان

عیب خود هرگز کسے نمے بیند -

عیسی بدین خود موسی بدین خود -

ع عیش را در جهان خزان داوند -

## امثال غین معجمه

غربت دیده مهربان مے باشد -

غرق شده را الف یا د چه سود -

غریب کورے باشد -

غریب هر دل عزیز -

غضب مرد محک اوست -

غلام بمال نازد و آقا بهر دو -

ع غله گر ارزان شود امسال سید میشوم

غم فردا امروز نباید خورد -

غم نداری بز بخر -

غنچه از ترش روئی دلتنگ ماند۔
غنی هر چند کریم باشد سفره براه نمی اندازد
غواص بدریا چیزے دیده است که
بغورش فرو میرود۔
غوره مویز مے شود مویز غوره نمے شود
غول در بتخانه بند نمے شود۔
غیبت بدتر از زناست۔

## امثال فا

ع فال نیکو بزن بهر کارے
فتراک جوان مردان دستاویز امید است۔
فراخ روزی را با قحط چه کار۔
ع فربهی چیزے دگر آماس چیزے دیگرست
فرمان بردار در آئینه روزن۔
فریاد شغال و بال شغال۔ فرداکه دیده است۔
ع فریاد سگان کم نکند رزق گدارا۔
ع فکر زاهد دگر و سودائے عاشق دیگر است
ع فکر هر کس بقدر همت اوست۔
فلفل را مبین که کوچک است۔

## امثال قاف

قاضی بدو گواه راضی۔ قاضی برشوت راضی۔
ع قحبه چون پیر شود پیشه کند دلالی۔
قدر جوهر جوهری داند
قدر عافیت کسے داند که بمصیبتے گرفتار آید۔
ع قدر عیسےٰ کجا شناسد خر۔
ع قدر نعمت است بعد زوال
ه قدم نامبارک و مسعود
گر بدریا رود برآرد دود
قرآن را از لوح زر چه زیب
قرض شوهر مردانست۔
قرضے که از هزار گذشت نان و گوشت باید خورد۔
قرض مقراض محبت است۔
قسم برائے خوردن است۔
ع قضائے نبشته نباید سترد۔
قضیهٔ زمین برسر زمین۔
قطب از جا نه جنبد۔
قفازدن گردنکشان را گردن زدن است۔
قفل بدریا نمیتوان زد۔
ع قلم اینجا رسید و سر بشکست۔

ع قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید۔
ع قناعت تونگر کند مرد را
قول مردان جان دارد
قہر درویش بر جان درویش
ع قیمت زعفران چہ داند خر۔

## امثال کاف تازی

ع کار استاد را نشان دگر است
کار امروز بہ فردا مگذار۔
کار بچہ خام و عمل غلام کم
کار بکثرت است۔
کار تقدیر بہ تدبیر راست نیاید
کارد دستہ خود را نمی برد۔ کار را کار فرما کند
کار کباب ریگ خوردن است
ع کارہا نیکو شود لیکن بصبر۔
ع کاریکہ نہ کار تست زنہار مکن۔
ع کاریکہ نکو نشد نکو شد کہ نشد
کاسہ ہمسایہ دو پا دارد۔
ع کاذب ہمہ را کیش خود پندارد
کالائے بد ریش خاوندش

کاہ در کاہدان بسے ماند۔
کاہے میخورد و راہے میرود۔
کجا آسمان کجا زمین۔
کج نشین و راست گو۔
کردنی خویش و آمدنی پیش۔
ع کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست۔
کرمے کہ مصحف خورد از و باش چہ غم
ع کریمان دوست میدارند مہمان طفیلی را۔
کریم را صد دینار خرچ میشود و بخیل را ہزار
ع کس بشنود یا نشنود من گفتگوی میکنم
ع کس چہ داند کہ پس پردہ کہ خوب است کہ زشت
ع کس نخارد پشت من جز ناخن انگشت من
ع کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست۔
ع کس نگوید کہ دوغ من ترش است

ہ کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

ہ کس نیاید بزیر سایہ بوم
ور ہما از جہان شود معدوم

کسیکہ جامہ ندارد دامن از کجا آرد۔

کفش دوز حرام آلوده خاید ولقمه پاک خورد۔

کفش دوز در شب از مرده نترسد و روز از زندگان برمد۔

ه کلاغ تک کبک در گوش کرد
تگ خویشتن را فراموش کرد

کلنه چاه کن را آب دادن حاجت نیست

ع کلوخ انداز را پاداش سنگ است

کم خرچ بالانشین۔

ه کند ہمجنس باہمجنس پرواز
کبوتر باکبوتر باز با باز

کوتاه خردمند به از نادان بلند۔

کور بچراغ احتیاج ندارد۔ کور بکار خود بینا است۔

کور چه خواہد دو چشم۔

کور را به تماشائے گلستان چه کار۔

کور و نظر بازی۔ کوری به از نادانی۔

کوزه گر از کوزه شکسته آب میخورد۔

کوزه نو دو روزے آب را سرد دارد۔

کوزه ہمیشه از چاه درست نه برآید۔

ع کوشش بے فائده است وسمه بر ابروے کور۔

که کرد که نیافت۔

کے آدمی کے پیر شدی۔

## امثال کاف فارسی

گاو باشد که زبانش چرب بود۔

گاوزال از شیر ایوان نوشیروان میترسد۔

ه گاه باشد که کودکے نادان
بغلط بر ہدف زند تیرے

ع گدا اگر تواضع کند خوے اوست

گدا اگر ہمه عالم بدو دہند گدا است۔

گذشت آنچه گذشت۔ گذشته را صلوٰة

ع گر بدولت برسی مست نگردی مردی

گربه از براے خدا موش نمیگیرد۔

گربه کشتن روز اول۔

ه گربه مسکین اگر پر داشتی
نام گنجشک از جہان برداشتی

ه گرچه کس بے اجل نخواہد مرد
تو مرو در دہان اژدرہا

گرد گاه تو تیاے چشم گرگ۔
گردن شتر کمانیست که برای قربان ساخته۔
ع گردن نے طمع بلند بود۔
ع گر ضرورت بود روا باشد۔
ہ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم۔
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
ع گر نبودی چوب تر فرمان نبردی گاو و خر
ع گر نویسی قلمے مے تراش۔
گریہ گوزن بہ از خندۂ شیر۔
گریہ بوقت بہ از خندۂ بیوقت۔
ع گفتن ہمین بس است کہ اسپ من الحق آ
ہ گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو۔
از شما یک تن نشد اسرار جو
گل کاغذی را بہ شبنم چہ کار۔
گل کاغذی بو نمیدہد۔
گلہ از دوستان خیزد
گلہ از دوستان عیب است
گناہ کنند گاوان زمیں دہیہ دہد تاوان
گناہ مے نمی بارے کبیرہ بجن۔
گناہیکہ بکفارہ نزدیک است گناہش نتوان گفت۔
گندم از جو نروید۔
ع گندم از گندم بروید جو ز جو
ع گواہ عاشق صادق در آستین باشد
گوسالہ بزور میخ میجہد۔
ع گوسالہ ما پیر شد و گاو نشد
گوشت ہرچند لاغرست آبروی نان است
گوش خر دندان سگ۔
گوش زدہ اثرے دارد۔
ع گوش نامحرم نباشد جاے پیغام سروش
گوہر در کان بیقدرست و در بازار بقیمت
گویم مشکل و گر نگویم مشکل۔

## امثال لام

ع لایق افسر نباشد ہر سرے۔
لذت تیشہ از کوہ کن باید پرسید
لشکرے گریزد و لشکرے شیر شود۔

لعنت بکار شیطان - لعنت ہیچ است

لنگ بخر کور بخر بیمہ مخر -

ﮦ لنگے زیر لنگے بالا -

زغم در زدن غم کالا

لوزینہ بگاو دادن از کون خر جستن است

لیلے را بچشم مجنون باید دید -

## امثال میم

ما بخیر و شما بسلامت -

ع ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال -

ع ما را ازین گیاہ ضعیف این گمان نبود

ع ما را چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت -

مار گزیدہ از ریسمان مے ترسد -

مار مردہ نمے گزد -

ﮦ ما زیاران چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

ع مال حرام بود بجاے حرام رفت

مال عرب پیش عرب + مال مردہ پس مردہ

مال ہفت دل نے رحم -

مال نثار جان است و جان نثار آبرو -

ماہی ماہی را بخورد و ماہی خور ہر دو را -

ع مباش در پئے آزار و ہرچہ خواہی کن -

ع مبر تا بہ فردا کہ شب رو کہ دید

مثل معروف پیرایہ زبانہا ست

ع محتسب را درون خانہ چہ کار

ع محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را

محتسب در بازار است نہ در خانہ

محمد بمعراج بلند است نہ بعمامہ

محنت بر باد گنہ لازم -

محنت زدہ را از ہر طرف سنگ آید -

مدعی سست گواہ چست -

ع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان -

ع مرا نان دہ و کفش بر سرم زن

ع مربی بیار و مرغے بخور -

ع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست -

ع مرد بے زر ہمیشہ رنجور است -

مرد بے سنگ را وزنے نباشد -

مرد پا بر ہوا نہد نا مرد در ہوا -

مردم زندہ دل ہرگز نمیرد -

مردن بہ نام بہ کہ زیستن بہ ننگ

مردان بلانفع نمیکند خوب ست که باز بپیرو
ع مرده آنست که نامش بنکوئی نبرند۔
مرده اگر خاک و بد بستان۔
مرده بدست زنده۔
مرده هر چند عزیز است نگاه نتوان داشت۔
ع مردیت بیازمای وانگه زن کن۔
ع مردے نبود فتاده را پاے زدن
ع مرغ زیرک چون بدام افتد تحمل بایدش
مرگ انبوه جشنے دارد۔ مرگ به از رسوائی
مریخ نزد مشتری لسبادت خریدن نخواهد رفت
مزدور خوش دل کند کار بیش
ع مزن فال بد کار در حال بد۔
مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب۔
مشت بستہ قفل بہشت است۔
مشت در محل خود از تیغ بالاتر است۔
مشت زن دیگر است دتیغ زن دیگر۔
مشت ناخورده بمشت سے بازو۔
مشتے نمونه از خروارے۔
مشتے که بعد از جنگ بیاد آید بر کله خود باید زد۔

مشک آنست که خود ببوید نه که عطار گوید۔
مطلب سعدی دیگر است۔
مفت راچه گفت
مفتی نوشت هر چه گفتی۔
ع مقام عیش میسر نمیشود بیرنج۔
مگس حرام نیست الا دل بهم میزند۔
ملا منم و برادرم مے خواند۔
ملخ از چراغ نگارین تر است۔
ع ملک خدا تنگ نیست پای گدا لنگ نیست۔
من آنم که من دانم
من از ریسمان میگویم و او از آسمان
من چه هستم که برادر کلان من هیچ است
من چگویم و طنبوره من چه میگوید۔
من زنده جهان زنده من مرده جهان مرده
موریکه پر برآرد عمرش بآخر رسد۔
موش بسوراخ نمیرفت جاروب بدست بست۔
مومن مع دل کافر سنگدل۔
موے را سفیدی دست هنر ست نه عیب۔
مهمان عزیز است اما تا سه روز۔

مهمان مهمان را نتواند دید و صاحب خانه هر دو را

مهمان بے وقت پهلوے خود مے خورد۔

ع میراث پدر خواهی علم پدر آموز

ع میکشد زهر اگر اندک وگر بسیار است

## امثال نون

ع نا برده رنج گنج میسر نمے شود۔

ع ناخوانده بخانهٔ خدا نتوان رفت

نادان سخن گوید دانا قیاس کند۔

ع نازبران کن که خریدار تست

ع ناسوده کجا رود که آسوده شود

ناکرده کار چون کار کند خود را رسوا نماید۔

ع ناکس به تربیت نشود اے حکیم کس۔

ناله آب از ناهمواری زمین است

نام بلند به از بام بلند۔

ع نامرد زند همیشه لاف مردی۔

نام رستم به از رستم۔

ناکرده ارمان و کرده پشیمان

نامش کلان و دهش ویران۔

نان بده نام برآر۔

نان یک روزه چه بر پشت چه بر شکم۔

ناودان کعبه میدزد می باران رحمت طمع میداری

ع نبرد قفل زرم را تیغ تیز۔

ع نبود خیر در آن خانه که عصمت نبود۔

نخود همه آش است۔

ع نده نقد را به نسیه کسے۔

ع نرخ متاعے که فراوان بود

گر به مثل جان بود ارزان بود

نرم چوب را کرم مے خورد۔

ع نرود میخ آهنی در سنگ۔

نزد آتش پرست دوزخ به از بهشت

نزدیکان بی بصر و دوران با خبر در حضور۔

ع نقاش نقش ثانی بهتر کشد ز اول

نقل کفر کفر نباشد نقل عیش به از عیش

ع نکوگوئی گر و دیر گوئی چه غم۔

ع نکوئی با بدان کردن چنانست

که بد کردن بجاے نیکمردان

نگاه درویشان عین سوال است۔

نگون شدن آسمان برای چیدن آدم سات است

نماز ستون دین است وقامت مرد ستون نماز۔

؎ نماند ستمگار بدروزگار۔ بماند برو لعنت کردگار

نمک خوردن ونمکدان شکستن۔

نوش بے نیش حاصل نشود۔

نوکر قاضی را خطرہ تعزیر نیست۔

ع نویسندہ داند کہ در نامہ چیست

نہ از تو دود نہ از من نخود۔

ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا۔

ع نہ روے رہائی نہ راہ گریز۔

نہ روے ماندن نہ راہ رفتن۔

ع نہ ہر زن زنست و نہ ہر مرد مرد

نیاز پیران حق فقیران۔

ع نیاید بجو باز آبے کہ رفت۔

نیستی و نابرخورداری۔

؎ نیش عقرب نہ از پے کین ست
مقتضائے طبیعتش این است

نیک سودا شریک مال مردم است۔

نیکو کارے نیکو روے۔

نیکی برباد گنہ لازم۔

نیکی کن و بد بیانداز۔ نیکی نیک را و بدی بد را۔

نیم حکیم خطرہ جان۔ نیم ملا خطرہ ایمان۔

نیم خوردہ سگ ہم سگ را شاید۔

## امثال واؤ

واکن کیسہ بخور ہریسہ

ع وای بر آن خوردہ کہ تنہا خوری۔

ع وای بر قدر سخن گر بسخندان نرسد۔

ع وظیفہ گر طلبے رو ہنر بدست آور

وقت از دست رفتہ باز بدست نیاید۔

وقت رابندہ ساعت را سلطان۔

؎ وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز

ولی را ولی مے شناسد۔

## امثال ہاء ہوز

ہر آنکہ تخم بدی کشت وچشم نیکی داشت۔
دماغ بیہودہ پخت وخیال باطل بست۔

ہر بہاری را خزانے۔ ہر پردہ را نوائے۔

ہر جا کہ گل است آنجا خارست۔

ہر جا کہ گنج است آنجا مارست۔

ہر جا کہ میوہ خوب است کلاغ میخورد
ہر چہ از آسمان آمد زمین برداشت
ہر چہ از درزو ماند رمال برد۔
ع ہر چہ از دوست میرسد نیکوست
ع ہر چہ استاد ازل گفت ہمان میگویم
ع ہر چہ آن خسرو کند شیرین بود
ع ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم
ہر چہ باد آرد باد برد۔
ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر
ہر چہ بیند از خود بیند۔
ع ہر چہ خدا خواست ہمان میشود
ع ہر چہ دانا کند کند نادان
لیک بعد از خرابی بصرہ
ہر چہ در بندِ آنی بندۂ آنی۔
ہر چہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید
ہر چہ در دیگ است بچمچہ مے آید۔
ہر چہ دیر نپاید دل بستگی را نشاید
ع ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد
ہر خرے کہ باشد پالان ما برد۔

ہر دردے را دواے ہست۔
ع ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے
ہر روز گاو نخواہد مرد کہ کوفتہ ارزان شود۔
ہر زمینے را خاصیتے بود۔
ع ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد۔
ہر سگے کہ عو عو کند در کوچہ خود شیر غران است
ہر شبے را روزے در پے است۔
ع ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است۔
ہر فرعونے را موسے۔
ہر کارے و ہر مردے۔
ع ہر کجا چشمہ بود شیرین
مردم و مرغ و مور گرد آید
ہر کرا زندہ است نقش تازندہ۔
ہر کرا زبان شیرین ست سزاوار تحسین و آفرین است۔
ع ہر کرا صبر نیست حکمت نیست
ہر کرا طاؤس باید قصد ہندوستان کند
ہر کردہ را جزاے ہست۔
ع ہر کس بخیال خویش خبطے دارد۔

هر کس را فرزند خود بجمال نماید و
عقل خود بکمال۔

ع هر کسے را بهر کارے ساختند۔

ع هر کسے مصلحت خویش نکو میداند

هر گنده خورے را گنده پزے

هر گهه که خر کباب شود شغال سلبت سیخ کند

هر کمالے را زوالے۔

هر که آب دهن ندارد لب خشک ماند۔

هر که آتش مزاج باشد نے آب زید۔

ع هر که آمد عمارت نو ساخت

هر که از خدا نترسد از وے باید ترسید

ع هر که از دیده دور از دل دور

ع هر که با بدان نشیند نیکی نه بیند

هر که باد در سر دارد سر بباد دارد۔

ع هر که با نوح نشیند چه غم از طوفانش

هر که بر کژدم دست شفقت فرود آرد سزا بیند۔

هر که نے یار بود پیوسته بیمار بود۔

هر که خانهٔ خر دم بکاود خاک بر سرش افتد

هر که خود را بیند خدا را نه بیند۔

هر که خیانت ورزد دستش در حساب بلرزد

هر که در جنگ پشت نماید رو نتوان نمود

ع هر که عیب دگران پیش تو آورد و شمرد
بیگمان عیب تو پیش دگران خواهد برد

هر که مال نخورد پشیمانی خورد۔

هر که مال ندارد یار ندارد

هر که منت نخورد بدست خویش مے نازد۔

ع هر مس که بکیمیا رسد زر گردد۔ هر ملکے و هر رسمے

هر نشیبے را فرازی۔ هر مردے را پشہ۔

هزار جواب یک خاموشی۔

همت کارها دارد۔ همت مردان مدد خدا

هم ثواب و هم خرما۔

همرنگ ضرر ندارد۔

ع همره اگر شتاب رود همره تو نیست

همسایۂ بد خار در پهلو۔

ع همسایۂ بد مباد کس را۔

هم فال و هم تماشا۔

ع هم مال بدست آید و هم یار نرنجد۔

همه پلیدیها از آب شوید و پلیدی آب۔

از چیزے شستہ نشود۔
ع ہمیشہ در صدف گوہر نباشد۔
ہمین کہ گرم رفتن شدم تا شیر ازنمی ایستم۔
ہنر در نزے ہنر خر۔ ہنوز دہلی دور است
ہنوز مسجدی ساختہ نشد کہ کوری بر در نشست
ہنوز ہمون آش در کاسہ۔
ہیچ کارہ وہمہ کارہ۔

## امثال یای تحتانی

یا باین شور اشوری یا باین نمکی۔
یار باقی صحبت باقی ع یار بد از مار بد بدتر بود۔
یار زندہ بہ از شوہر مردہ۔
یار شاطرم نہ بار خاطر۔
یار غارے باید کہ زخم مارے کشد۔
ع یار من نیکوست اما رسم وآئینش بدست۔
یک انار و صد بیمار۔
یک انگور صد زنبور۔
یک آہو و صد سگ۔
یک بام دو ہوا۔
یک توبہ صد گناہ را کافی۔
یک تیر و دو نشانہ۔
یک حکایت بصد شکایت۔
ع یک دانہ محبت است باقی ہمہ کاہ
یک در گیر و محکم گیر۔
یک دہ آباد بہ کہ صد دہ ویران
یک رعایت قاضی بہ از ہزار گواہ۔
یک سر ہزار سودا۔
یک سنگ و دو کلاغ۔
یک گز دو فاختہ۔
یک لقمہ پگاہ نہ صد لقمہ بیگاہ۔
یک لقمہ صباحی بہ از مرغ و ماہی۔
یک لقمہ صبح نہ دہ لقمہ شام۔
یک مرغ دو جا کباب نمیشود۔
یک من علم را دہ من عقل بباید
یک مویز و صد قلندر۔
یک نشد دو شد۔
یک نظر دیدن حلالست۔
یک نظرے خوش گذرے۔
یک یوسف ہزار خریدار۔

یکے آمد یکے رفت کجا سلیمان کجا تخت
یکے از بام افتاد و گردن دیگر شکست۔
ع یکے بر صد آید نہ صد بر یکے۔
یکے حرام و دوم شلغم۔
یکے را بگیر دیگرے را دعوے
ع یکے است جان و درد صد ہزار
نیرنگ است۔
ع یکے کردہ را بے آبروئی بسے۔
چہ غم دارد از آبروئی کسے۔
یکے گریزد و دیگر اسیر شود۔
یکے نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ۔
ع یکے ہمین رود و دیگرے ہمین آید

## باب ششم

تشبیہات و مناسبات اور استعارہ و مبالغات اور معنے شعر و ابتدائی شعر گوئی اور چند شعرا کے بیان مین۔

**تشبیہات** – تشبیہ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی صفت مین مانند کرنیکو کہتے ہین خواہ وہ صفت مذکور ہو یا نہو پس جس شی کو مانند کرین اوسکو مشبہ اور جسکے ساتھ تشبیہ دین اُسے مشبہ بہ کہتے ہین اور ان دونونکو طرفین تشبیہ بھی کہتے ہین اور اوس صفت کو وجہ شبہ اور جو حرف اوسپر دلالت کرے اُسے حرف تشبیہ کہتے ہین اور یہ چارون ارکان تشبیہ کہلاتے ہین اور تشبیہ کیواسطے مشبہ اور مشبہ بہ مین مغائرت یعنی غیر جنسیت لازم ہی اور تشبیہ ادنی کے اعلے کے ساتھ اور ایسے ہی اعلے کی ادنے کے ساتھ درست ہی بعد اس تمہید کی تشبیہات اعضا اور اخلاق وغیرہ کہ اکثر امتحان مین طلبہ سے پوچھا کرتے ہین لکھی جاتی ہین۔

**تشبیہ قامت** – سرو و صنوبر و شمشاد و سرو آزاد سرو ناز سرو سہی طوبی شاخ طوبیٰ شاخ گل قیامت نخل نہال تیر۔

تشبیہ خرام۔ بہار برق نسیم صبح نسیم سحر فقط نسیم باد صبا شمیم گل نرمی رفتار آب

تشبیہ موی سر شب نیم شب شب دیجور شب یلدا ظلمات مشک عنبر دام شام دام مشکین ابر سیاہ

تشبیہ فرق راہ ظلمات خط استوا خط کہکشان برق درخشان تیغ خط سحر

تشبیہ زلف سنبل دستہ سنبل ریحان دستہ ریحان کمند زنجیر طناب مار مشک شام شب عمر دراز حبش تازیانہ عقرب عنبر سارا رشتہ رسن دود لام جیم چوگان چلیپا ابر سیاہ قلاب دام بادام ہند ہندو کافر خطا ختن تاتار چین تشبیہ کاکل و زلف کی بھی مثل تشبیہ زلف ہے۔

تشبیہ رخ ماہ آفتاب شمع چراغ کعبہ مصحف گل شعلہ مشعل شعلہ طور تجلی طور لالہ ارغوان صبح روز گلستان گلشن گلزار چمن بہشت باغ ارم

تشبیہ خال ہندو زنگی بچہ حبشی زادہ مشکدانہ دانہ اسپند نقطہ سویدا مردمک حجر الاسود تخم سپند۔

تشبیہ جبین آئینہ لوح سیمین لوح محفوظ ماہ ہلال بدر ماہ نو خورشید زہرہ مشتری سہیل

تشبیہ جبین پیشانی۔ تیغ رگ گل موج

تشبیہ ابرو۔ موج محراب ہلال کمان قوس قزح ذوالفقار شمشیر خنجر حلقہ کمند طاق کلید ہلال عید نون خط نسخ۔

تشبیہ چشم۔ بادام نرگس ترک ہندو زہرہ بابل ہاروت ساحری ساحر جادوگر فسونگر جام ساغر آہو غزال روزگار حرف صاد حرف عین۔

تشبیہ مژگان خنجر تیغ سنان نیزہ تیر خار سوزن چنگل باز چنگل شاہین خدنگ پیکان نیش نشتر۔

تشبیہ غمزہ۔ وعشوہ۔ وکرشمہ کی بھی تشبیہات مذکور ہین۔

تشبیہ گردن۔ صراحی دستۂ عاج بیاض صبح گردن آہو۔

تشبیہ بینی الف غنچہ نرگس غنچہ سنبو غنچہ گل غنچہ یاسمین۔

تشبیہ لب غنچہ برگ گل رگ گل آبحیات خرما پستہ موج آبحیات موج کوثر موج نسیم موج شراب رشتۂ مریم رشتۂ جان مسیحا شہد شکر نبات قند لعل یاقوت عقیق مرجان سہیل ہلال آتش خاموش شفق اخگر۔

تشبیہ خط بنفشہ ہندو ریحان زمرد خط ریحان خط غبار نامۂ خضر سبزہ مور چہ ہالہ زنگ حبش عنبر مشک جدول مشکین جدول عنبرین جدول زنگاری

تشبیہ دہن غنچہ پستہ انگشتری جوہر فرد نقطۂ موہوم صفر عدم صاف قطرہ تنگ شکر حقہ مروارید حقۂ مرجان حقۂ یاقوت حقۂ لعل میم دل مور چشم مور نمکدان کوزۂ نبات۔

تشبیہ دندان۔ گوہر در ژالہ الماس انجم دانہ انار عقد پروین عقد گوہر سلک در غنچۂ یاسمین غنچۂ نسترن۔

تشبیہ خندہ و تبسم۔ برق لمعۂ برق شیرین نمکین غنچۂ نیم شگفتہ صبح۔

تشبیہ زنخدان۔ سیب۔ شفتالو گوی سیمین شمامہ دستنبویہ بھی سیب جنت سیب سیم قند

تشبیہ چاہ زنخ۔ حلقہ ہای مہملہ و چاہ تشبیہ غبغب گرداب ابی بھی طوق۔

تشبیہ دوش۔ آئینہ صبح صفای صبح سیم یاسمین سمن نسرین نسترن

تشبیہ بازو۔ سیم سادہ۔ گنج سیم۔ تشبیہ بازوے پہلوانان بہ ترازو۔
تشبیہ بغل محبوبان۔ گل شگفتہ تشبیہ ساعد گلدستہ شاخ گل ماہی سیمین
تشبیہ پنجہ حنائی۔ آفتاب سحر۔ پنجہ مرجان شفق پنجہ گل لفظ اللہ۔
تشبیہ کف دست۔ برگ گل مرہم دریا۔ تشبیہ خط کف دست رگ گل۔
تشبیہ ناخن تراشیدہ بہ ہلال۔ تشبیہ ناخن غیر تراشیدہ بہ آئینہ و بدر
تشبیہ انگشت حنائی غنچہ گل فندق عناب گل ادرنگ۔
تشبیہ انگشت خمیدہ۔ بہ ہلال یکہ دو شبہ
تشبیہ لطف ابر دریا چشمۂ کوثر چشمۂ آب حیات باران رحمت باغ جنت
تشبیہ خلق مشک کافور نسیم صبح باد بہاری شمیم گل باغ گلستان بہشت عطر
تشبیہ قہر و غضب برق آتش۔ دوزخ۔ باد سموم۔ باد صرصر۔ سیلاب تند
صور قیامت۔ باد خزان طوفان باد

## مناسبات

کلام نظم یا نثر مین جب کوئی تعریف یا مذمت کا لکھنے والا ایسے الفاظ جو اُن کے واسطے مناسب یا لازم ہون استعمال کرے اور اس بات کی رعایت رکھے تو ان الفاظ کو مناسبات کہتے ہین چنانچہ مبتدی کے سمجھانے کے لئے چند الفاظ یہان بھی لکھے جاتے ہین۔

مناسبات حسن۔ بیمہری بیوفائی خود بینی خود نمائی عشوہ غمزہ کرشمہ ناز چالاکی سفاکی سنگدلی انداز خوبی جلوہ محبوبی شوخ چشمی وعدہ خلافی دیر آشتی بزود خشمی تلخگوئی تندخوئی دلبری دلربائی ترکتازی رقیب نوازی

تند خواری دل آزاری خوش ادائی جانفزائی ستمگاری جفاکاری کم اختلاطی خونریزی
ذارتباطی۔ فتنہ انگیزی۔ بہانہ جوئی دروغگوئی فریب سازی۔ عربدہ پردازی وغیرہ۔
مناسبات عشق آہ نالہ فریاد فغان بیخوابی بیتابی زاری نزاری ناتوانی جانفشانی
خودسری جامہ دری آرزو شوق انتظار درد اندوہ سوز گداز تمنا نیاز
صحرا گردی کوہ نوردی نالہ فروشی خانہ بدوشی جنون مستی بیخودی گریہ نیم شبی
سوداگری تنہا نشینی ہذیان گوئی بے اختیاری قلق تپش دیوانگی بیگانگی آوارگی
بیچارگی سرگشتگی سراسیمگی حیرانی پریشانی وغیرہ انواع حالات مجانین۔
مناسبات فقر۔ صبر توکل تحمل ہمت مراقبہ مشاہدہ مجاہدہ معاملہ محاسبہ مجادلہ
عبادت ارادت قناعت ریاضت خاکساری پرہیزگاری ترک دنیا استغنا
شریعت طریقت حقیقت عزلت خلوت معرفت تجرید تفرید صوم صلوۃ حج
زکوۃ دم قدم فکر ذکر تقوی طہارت محنت مشقت عصمت عفت حق پرستی
خداشناسی راستی مقام رضا مقام تسلیم علم الیقین۔ عین الیقین
حق الیقین۔ حق الحق۔
مناسبات امارت جاہ وجلال دولت واقبال حشمت مکنت سخاوت عدالت
شجاعت عنایت مرحمت شفقت عزم جزم شان شوکت قدر منزلت فتح نصرت
رعیت پروری کرم گستری ایثار مکرمت کامرانی فیض رسانی بردباری کشور کشائی
لشکر آرائی ملک داری شکوہ تجمل کوسنوازی علم افرازی۔
مناسبات باغ وبہار۔ ریاحین اشجار نسیم بادصبا گل غنچہ گلاب نرگس
یاسمن بنفشہ بادسحر سرو شمشاد فاختہ قمری بلبل چہچہہ کوکو آب رواں شبنم

نہر حوض گلزار جوئبار شبو لالہ ہو دہ برگ چمن روش خیابان باغبان گلچین سیر تماشا سبزہ نہال برگ شاخ قلم خوشبو نفرہ نکہت نافرمان۔ گل انار میوہ پستہ بہی نارنج ترنج لیمون تخم استخوان نبات وغیرہ۔

مناسبات برشکال ابر باران مینہ برق صاعقہ گرد باد صحو قطرہ ژالہ شبنم آب سیل میزاب بارش غوک طاوس ورولہ گرداب تاریکی شب گل ولاے وغیرہ۔

مناسبات علم کتاب ورق صفحہ شیرازہ نوشت خواند قلم کلک واسطی لوح کاغذ نسخہ جلد ادب اخلاق منطق حکمت ریاضی معقول منقول اسرار رموز اصطلاح صرف نحو جرثقیل تاریخ مناظر تختہ جزو سیر قصص تفسیر حدیث کلام مناظرہ قواعد مبادی مقدمہ تذکرہ اصول فقہ فرائض نظم نثر عروض قافیہ ردیف معانی بیان بدیع جغرافیہ مساحت ہندسہ اقلیدس جبر مقابلہ وغیرہ۔

## استعارہ

استعارہ اوسے کہتے ہین کہ مشبہ کو متروک کرین اور مشبہ بہ کو ذکر کرکے اُس سے مشبہ ارادہ کرین مثلاً چاند یا سورج کہین اور اوس سے معشوق کا چہرہ یا رخسار مراد لین اور سنبل ذکر کرین اور زلف مراد لین اور علے ہذا القیاس ابر اور دریا کا ذکر کرین اور اُس سے سخی کا ہاتھ مراد لین۔ بدر چاچ نے اپنے قصائد مین اس بات کو نہایت خوبی سے لکھا ہے بلکہ اوسکی شاعری کا طور یہی ہے اور اکثر استعارات غریبہ لاتا ہے جیسے اس شعر مین ؎ چہ دوش از سقف مینا رنگ طشت

زرزنگار افتاد - فلک را کاسہ ہاے نقرہ در دریاے قار افتاد + سقف مینا رنگ سے مراد آسمان ہے اور طشت زرنگار سے آفتاب استعارہ ہے اور کاسہ ہاے نقرہ سے کواکب ارادہ کئے ہین - دریاے قار یعنے سیاہ سے رات مراد ہے معنی شعر کے ظاہر ہین اور ایسا ہی یہ شعر کسی شاعر کا ہے ؎ فشاند پنجۂ مرجان ز ابر مروارید - قمر ز جیب شب مشکبار پیدا شد + پنجۂ مرجان معشوق کے مہندی لگے ہاتھونسے استعارہ ہے اور ابر سے سر کے بال اور مروارید سے پانی کے قطرہ اور قمر سے معشوق کا چہرہ اور شب مشکبار سے سر کے بال مراد ہین - اس شعر مین معشوق کی حالت جو غسل کرنیکے بعد ہوتی ہے بیان کی گئی ہے جب معشوق نے غسل کے بعد پنجۂ حنائی سے سر کے بال نچوڑے اور اُنسے پانی کے قطرے ٹپکے اور بالون کو نچوڑ کر چہرہ پر سے اوپر کو لوٹ دیا تو اوسکا چاند سا مکھڑا شب مشکبار یعنی اُنہین بالون سے نکل آیا - ایسے ہی اس شعر مین ؎ ہلال یکشبہ را چون قرین بدر کنی - ہزار خوشۂ پروین ز آفتاب چکد - ہلال یکشبہ معشوق کی جھکی ہوئی حنائی اُنگلی سے مراد ہے اور بدر سے پیشانی اور خوشۂ پروین سے عرق کے قطرے اور آفتاب سے ہاتھ کا پنجہ یا پیشانی جسے مصرع اول مین بدر ٹھرایا ہے مراد ہین ایسے ہی یہ شعر ؎ ژالہ از نرگس فرو بارید گل را آب داد + وز تگرگ روح پرور مالش عناب داد - نرگس سے آنکھہ گل سے چہرہ ژالہ سے آنسو اور تگرگ روح پرور سے دانت اور عناب سے لب لعل مراد ہین معنی یہ ہین کہ ندامت کی حالت مین معشوق کی آنکھہ سے آنسو ٹپکے اور اسی غم واندوہ مین اوسنے دانتون سے ہونٹ کاٹے جیسا کہ اکثر ندامت کے وقت ایسا کیا کرتے ہین - ایسے ہی اس شعر مین ؎ [illegible] بدخشان بیخ بر چنار بند د + پالودۂ دمشقی خلخال مار گردد - یہ بات

مشہور ہے کہ کیسی ہی شدت کی سردی پڑے درخت چنار پر کبھی پالا نہین جمتا ہی پس بدخشان سے جسم معشوق مراد ہے اور یخ سے مہدی جسکی تاثیر سرد ہے اور چنار کے ہاتھ کا پنجہ کہ اُسکے پتے پنجے سے شباہت رکہتے ہین اور فالودہ دمشقی سے جو بہت لطیف ہوتا ہے لب معشوق اور مار سے زلف مراد ہین یعنے جب معشوق اپنے ہاتھ پر جو چنار کے پتون کی مانند ہے مہدی کہ جو یخ کیطرح سرد ہی لگاوے اور اس وقت ہونٹ اور دانتون سے زلف کو پکڑے تو گویا فالودہ دمشقی سانپ کا خلخال بنجاویگا اور یہ ایک دستور ہے کہ مہدی لگاتے وقت معشوق لوگ زلف کو ہونٹ اور دانتون سے پکڑ لیتے ہین اور ایسا کرنے سے مہندی خوب رچتی ہی اور بعضے یہ معنے کہتے ہین کہ سردی کی شدت اور برف پڑنے کے وقت مین جبکہ بدخشان مین چنار پر پالا جم جاوے اوس وقت مین پالودۂ دمشقی یعنے اگ مار یعنے اخگر کی خلخال بن جاوے یہان مار سے مراد نیم سوختہ کوئلہ ہے۔

## مبالغات

مبالغہ کے یہ معنے ہین کہ کسی وصف کی شدت یا ضعف کا اس حد تک دعوی کرین کہ وہان تک اس کا پونہچنا بعید ہو یا محال ہو تاکہ سامع کو یہ گمان نرہے کہ اوس وصف کی شدت یا ضعف کا کوئی مرتبہ باقی نرہا یہ تین طرح ہو سکتا ہے ایک یہ کہ اُس حد تک پونہچنا موافق عقل اور عادت کے ممکن ہو اوسکو تبلیغ کہتے ہین جیسے نظامی کے اس شعر مین ؎ سیاہی بکردار نخل بلند + ہراسان از و دیدۂ نخلبند ممکن ہی کہ وہ زنگی درخت خرما کی مانند بلند قد ہو اور شکل مہیب رکھتا ہو جس کے دیکھنے سے دیدۂ نخلبند ہراسان ہو۔ ایسے ہی اس شعر مین ؎ ندارد آنقدر جائے

کہ حرف عذر نویسند۔ مرا شرمندگی از نامۂ اعمال می آید۔ یعنے میرا نامۂ اعمال
گناہون کے لکھنے سے ایسا سیاہ ہوگیا ہے کہ حرف عذر لکھنے کیجگہہ باقی نہین رہی ہے
دوسرے یہ کہ باعتبار عقل کے ممکن ہو اور بلحاظ عادت کے محال اُسکو اغراق کہتے ہین
جیسے اس شعر مین ؎ گرچرد در چمن حسن تو زنبور عسل ٭ چہ عجب گر ز گل شمع بگیرند گلاب
یعنے اگر شہد کی مکھی تیرے چمن حسن مین چر کر چھتا بناوے اور اُس چھتے سے موم لیکر
شمع بنا کر روشن کرین اور اوس شمع کے گل سے گلاب نکالین تو کچھہ تعجب نہین ہے
تیسرے یہ کہ باعتبار عقل اور عادت کے محال ہو اوسکو غلو کہتے ہین جیسے اس
شعر مین ؎ یک نیزہ رفت گریہ من از فلک براوج ٭ کشتی درست کرد ز طوبے ملک براوج۔ یعنے میرا گریہ فلک سے ایک نیزہ بلند ہوگیا اور پانی کی ایسی طغیانی ہوئی
کہ فرشتون نے ڈوبنے کے خوف سے طوبی کی لکڑی سے کشتی بنائی۔

## شعر و شعرا

جاننا چاہیے کہ شعر شین کے کسرہ سے معنے اسکے سر کے بال ہین اور اصل
لغت مین بمعنے دانائی اور طبع رسا اور فکر صائب سے معنے کا دریافت کرنا اور
اور اصطلاح مین ایسے کلام موزون اور مقفی متساوی الکلمات و متناسب الالفاظ کو کہتے
ہین جسکو کہنے والا اپنے قصد و ارادہ سے کہے اور شعر کو بیت بھی کہتے ہین اور وہ دو مصرعے
ہوتے ہین جنکا وزن متساوی ہو اور ایکدوسرے سے لفظ و معنے مین چسپان ہون
نظم کے معنے آراستہ اور جمع کے ہین اور نثر کے معنے پراگندہ اور پریشان کے۔
فائدہ کہتے ہین کہ ابتدا مین حضرت آدمؑ نے جنکی زبان سُریانی تھی مرثیہ ہابیل مین

شعر کہے ہین جنکا ترجمہ زبان عربی مین تواریخ کی کتب معتبرہ مین لکھا ہوا ہے اور عربی
زبان مین یعرب بن قحطان نے اول ہی اول شعر کہا ہے جو سام بن نوح کی
اولاد مین تہا اور یہی یعرب زبان عربی کا موجد ہے اور فصاحت و بلاغت کا ایجاد
بھی اسی سے ہوا ہے اس کی طبیعت کلام موزون کی طرف بہت راغب تھی اور
کوئی بات سجع اور قافیہ سے خالی نہوتی تھی -

اور شعر عربی فارسی کے شعر سے پہلے کہا گیا ہے اور اہل فارس فصاحت و بلاغت
مین عرب کے متبع ہین اور فارسی مین اول ہی اول شعر بہرام گور شاہ فارس نے
جو نوشیروان کے اجداد مین سے تہا کہا ہے چنانچہ بہرام گور کا اول شعر یہ ہے
منم آن پیل دمان و منم آن شیر یلہ + نام بہرام مرا کینت من ابو جبلہ - اور صحیح
یہ ہے کہ سب سے اول ابو حفص حکیم سعدی نے شعر کہا ہے اور وہ یہ ہے
آہوی کوہی در دشت چگونہ دودا + یار ندارد دوست چگونہ رودا - اور بعد
ابو حفص حکیم کے ۳۵۰ہجری مین اشعار فارسی کا رواج ہوا اور اُس وقت مین
عنصری اور عسجدی اور فرخی مشہور ہوئے بعد انکے ۵۰۰ ہجری مین فلکی شروانی
اور خاقانی اور رودکی نے شہرت حاصل کی اور یہ سب اپنے وقت کے حکیم تھے
جب نظامی گنجوی کا زمانہ پہونچا تو انہون نے جو ثقالت کلام مین باقی رہی تھی دور
کی اور نہایت فصیح اور بلیغ کلام کہا بعد کو تمام شعرا نے اونکی تقلید کی -

## باب ہفتم محاورات و اصطلاحات اہل زبان کے بیان مین -

اس باب مین بھی محاورات سلیس اور اصطلاحات زیادہ کار آمد بترتیب
حروف تہجی کتب لغت سے نکالکر لکھے جاتے ہین -

حرف الف آئین بندی - کوچہ و بازار کا آراستہ کرنا بادشاہوں کی آمد کے واسطے
آب انگور و آب انار و آب طرب و آب سرخ و آب آتشین - شراب - آب منجمد و آب خشک
پیالہ بلور - آب گوہر و آب مروارید - موتیا بند - آب بر آئینہ ریختن ذردن - دستور ہے کہ جب
کوئی سفر کو جاتا ہے تو اوسکے پیچھے سبز پتے آئینہ پر رکھکر اُس پر پانی ڈالتے ہیں
سلامت پھر آوے اور اسیکو گریستن آئینہ اور چشم ترکردن آئینہ بھی کہتے ہیں
آب رفتہ در جو آمدن - کسی نعمت کا زوال کے بعد پھر آجانا - آب در ہاون کردن
بیفائدہ کام کرنا - آب بر دست و پاے کسے ریختن و کردن - کسیکی خدمتگاری کرنی
آب زیر کاہ انداختن و آب بزیر کسے ہشتن و سر دادن - حیلہ و فریب کرنا
آب گرفتن - پانی لگنا - آب بروے کار آوردن - رونق دینا - آب دہان خوردن
تحمل کرنا - آب شدن و آب در دیدہ داشتن - حیا کرنا - آب در جگر داشتن
صاحب مقدور ہونا - آب بپوست افگندن - میوہ کا پکنا اور لڑکے کا بالغ ہونا
آب مردہ - بند پانی - آب بدہان آمدن - حریص ہونا - آب بازی - شناوری
آبی شدن - معاملہ کام کا بگڑ جانا - آب بردن کار - کام کا مشکل ہونا - آب از آتش
برآوردن - محال کام کا سرانجام کرنا - آب سفر - پانی ناموافق مزاج کے - آب
ریزان جشن کا نام ہے جو ساون کے مہینے میں ہوتا ہے اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بعد قحط کے
یزد میں بارش اسی مہینہ میں ہوئی تھی اس وجہ سے اُس خوشیکا نام آب ریزان
اور آب پاشان رکھا - آب انبار - پانی کا خزانہ - آب سیاہ - گہرا پانی - آب بی لجام خوردن
بی صرفہ کام کرنا اور کسیکا مال کہا جانا - آب دندان شکن - ٹھنڈا پانی - آتش بہ دود
آفتاب - آتش تر - شراب - آتش محلول - گرم پانی یا گرم تیل - آتشنہ زدن - آگ لگانا

آتش زن۔ قفس اور چقماق۔ آدم ثانی۔ نوح علیہ السلام۔ آرزو شکستن۔ حاصل ہونا آرزو کا۔ آستین فشاندن۔ رد کرنا اور منع کرنا اور آفرین کرنا اور رقص وسماع کرنا آستین زدن۔ منع کرنا آستین بر جبین وچشم کشیدن۔ دلاسا وغمخواری کرنا آستین کہنہ یا پارہ داشتن۔ مفلس ہونا۔ آش پختن۔ تدبیر کرنا۔ آشنا فروشی۔ آشنائی کی تعریف کرنی۔ آغوش دادن۔ بیخبر ہونا۔ آفتاب سوار۔ صبح خیز اور شب بیدار۔ آفتاب بام نزدیک بمرگ۔ آفتاب دادن۔ دہوپ دینا۔ آفتابی شدن۔ ظاہر ہونا۔ آفتاب خوردن محنت کرنا۔ آن دفتر را گاؤ خورد۔ وہ حساب پاک ہوا۔ آواز گرفتن ونشستن۔ گلا پڑجانا آہوی لنگ گرفتن۔ ضعیفوں پر زور کرنا۔ آہ نیمکش۔ جو خوف کے مارے اچھی طرح نکیجاوی آہن سرد کوفتن۔ کوشش بے فائدہ کرنی۔ ابد ابساکن کردن۔ بی تامل بات کہنا اجتماع اہل نجوم کے نزدیک آفتاب وماہتاب کا ایک برج مین جمع ہونا۔ احتراق اہل نجوم کے نزدیک آفتاب کا اور پانچ سیارونمین سے کسیکا ایک برج مین آجانا آیات متشابہ۔ جنکے معانی مین حاجت تاویل کی ہووی۔ آیات محکمات۔ جنکے معنے ظاہر ہون۔ ابن الوقت۔ جو مصلحت وقت کے بموجب کام کری۔ ابن صبح آفتاب۔ ابن السبیل۔ مسافر۔ ابن مقلہ نام خوشنویس۔ ابرو زدن۔ راضی ہونا ابرو نازک وتنگ کردن۔ ناز وغمزہ کرنا۔ اثنا عشری۔ مذہب شیعہ۔ احرام حاجیونکا حج مین بدون سیا کپڑا پہننا اور خوشبو وغیرہ کو اپنے اوپر حرام کرنا اختر در گذر۔ ساعت سعید۔ ارباب حجت۔ اہل منطق۔ اردک پرانی۔ ظرافت کرنا اور گوز مارنا۔ از جا بر داشتن۔ رتبہ بڑہانا۔ از جا بر آمدن۔ بے حوصلگی کرنا۔ از دور بوسہ زدن۔ بہت تعظیم کرنا۔ از کسے کشیدن۔ ستم اوٹھانا

ازکف دست مو برآمدن ۔ محال بات کا واقع ہونا ۔ از ہم درگذشتن و از خر افتادن
مرجانا ۔ از طرف بر نشکستن ۔ کنارہ کرنا ۔ از تہ ریش گذشتن ۔ فریب دینا ۔ از جا
درآمدن ۔ اچھی حالت سے بری مین آجانا ۔ از چشم افتادن ۔ بے اعتبار ہونا
از راہ افتادن ۔ راہ بھولنا ۔ از جا رفتن ۔ مضطرب ہونا ۔ از بن دندان ۔ نہایت
رغبت ۔ از دہان یا از سر تو زیادہ است ۔ یعنے تیری طاقت سے باہر ہے
از جگر گذشتن ۔ نامردی کرنا ۔ از پرکار افتادن ۔ بیکار ہونا ۔ از پوست برآمدن
کمال شادمانی کرنا ۔ استرجاع ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا ۔ اشراقیین
فرقہ حکما کہ اپنے دل کی صفائی سے تعلیم وتحصیل کرتے تھے کسی استاد کی پاس
نجاتے تھے جیسے افلاطون اور بقراط ۔ اعضاء رئیسہ ۔ دل و دماغ و جگر وغیرہ ۔
الماس دندان شدن ۔ کمال عاجزی کرنا ۔ الف قامتان ۔ پلکین ۔ الف بتن کشیدن
محنت یا غم مین سینہ پر داغ الف کی صورت بنانا ۔ الف برخاک کشیدن ۔ شرمندہ ہونا
ام القری ۔ مکہ معظمہ ۔ ام الکتاب ۔ قرآن ولوح محفوظ وسورۂ الحمد ۔ ام الخبائث
شراب ۔ انگشت نما ۔ کامل و مشہور و رسوا ۔ انگشت پیچ ۔ عہد و پیمان ۔ انگشت
در دہان شدن ۔ متاسف ہونا ۔ انگشت برلب زدن ۔ بات و سنے آنا ۔ انگشت
برحرف نہادن ۔ عیب پکڑنا ۔ انگشت بدندان گرفتن ۔ تعجب یا حسرت کرنا
انگشت بر چشم نہادن ۔ قبول کرنا ۔ انگشت بر جبین نہادن ۔ سلام کرنا ۔ انگشت
بر در زدن ۔ دروازہ کہولنا ۔ اہل بخیہ ۔ خراباتی ۔ اہل ذمہ ۔ کافر مطیع شاہ
اسلام باء موحدہ باد دست مسرف و مفلس ۔ بالین پرست
بیکار و آرام طلب ۔ باد سنج ۔ خام طمع اور بے فائدہ کام کرنے والا ۔ باد سیح

دم مسیح - باد آورد - پرویز کا دوسرا خزانہ جو قیصر روم نے اوسکے خوف سے
جزیرہ مین بھیجنا چاہاتہا اور ہوا کے سبب ملک پرویز مین پونہچگیا - بادگیر
ہوا کی کھڑکی - باد بروت و باد ریش - مکر و لاف - باد فروش خوشامد گو اور بھاٹ
باجوان - بھاٹ - باد شرط - ہواے موافق - باز خوردن - ملاقات ہونا -
باخود بر نیامدن - بے اختیار ہونا - آب رسیدن بنا - نیو کا مضبوط ہونا اور گھر کا
گر پڑنا - باد پیمودن - بے فائدہ کام کرنا - بال تدرو ابر - باد در بروت افگندن
تکبر کرنا اور شیخی مارنا - باریک شدن - لاغر ہونا - باریک رسیدن - کام کو
غور اور خوبی سے بتدریج انجام دینا - بازار زدن - نفع خاطر خواہ لینا
بالین شکستن - تھوڑی سی تعظیم کرنی - بازی خوردن فریب کہانا - باد بدامان
کردن - غرور کرنا - یا امر غیر ممکن کو ظاہر کرنا - بار افگندن - فروکش ہونا - باد
در کلہ داشتن - غرور اور لاف کرنا - باطن زدہ - دعاے بد مین گرفتار
ہونے والا - باغ سبز نمودن - فریب دینا - بافلان چہ داری - تجکو
اُس سے کیا خصومت ہے - بانگ خلیل اللہی - کُشتی والے جب حریف کو
اُٹھاکر زمین پر پٹکتے ہین تو اللہ اکبر کہتے ہین اوس سے مراد ہوتی ہی
بہ بینی رسیدن - مرنے پر پہونچ جانا اور جینے سے تنگ ہونا - بہ بینی خط
بر زمین کشیدن - کمال فروتنی کرنا - بپوست افتادن - عیب جوئی کرنا
بپوست گفتن - اشارہ سے اور در پردہ بات کہنا - بیکار بودن - باقاعدہ ہونا
بتن برداشتن و برگرفتن - بُری بات کا تحمل کرنا - بت راہ - سد راہ - بچشم
کردن - انتخاب کرنا - بچشم گفتن - منظور کرنا - بجان آمدن - عاجز ہونا

بحر دوان کشتی بحرین - دریاے روم و فارس - بخت سفید - اچھا نصیب - بچرم کشیدن - چمڑے سے مڑہنا - اور مجرم کو کہال مین کسنا - بخیہ ازروے کار اُفتادن - راز کا فاش ہونا - بدست کم گرفتن - حقیر سمجھنا - بدست و دندان چسپیدن ہمت اور رغبت سے مصروف ہونا - بد جلو - سرکش گھوڑا - بد زہرہ - ترسناک بروز فلان نشیند - یعنے اُسکے موافق تباہ ہو - ببال دیگرے پرواز نمودن دوسرے کی مدد اور حمایت سے کام کرنا - بروے آب آوردن - ظاہر کرنا - بر رہے ایستادن - مقابلہ کرنا - بریسمان کسے بچاہ افتادن - کسیکی بدولت بلامین پڑنا - برو در ماندن - شرمندہ ہونا - بر لسیان عجب افتادن - مکار آدمی سے پالا پڑنا - برخویش نابخشودن - مہلک چیز کا ارادہ کرنا - برطبع خوردن - ناپسند آنا بررو دویدن - شوخی کرنا - برزدہ رو - چیچک کے داغ چہرہ پر رکھنے والا - برسرآمدن - غالب ہونا - بربناگوش زدن - طمانچہ مارنا اور خبردار کرنا - برابر دویدن - استقبال کرنا - بروز سیاہ نشاندن - خراب کرنا - برچیزے چشم سرخ کردن - کسی چیز کی طمع کرنی - برطاق بلند نہادن - اعلے مرتبہ پر پہونچانا یا بلند جگہہ پر رکھنا کہ دوسرے کا ہاتھ نہ پہونچے - بریخ زدن و نوشتن - فراموش کرنا اور نابود کردینا - برگ سبز فرستادن - کسیکو اپنے مقابلہ کے لئے بلانا - برہفت کسے ریختن - مغلوب کرنا - بروت کسے را پنبہ نہادن - تمسخر کرنا - برقالب زدن - مہیا کرنا - برشکستن - کنارہ کرنا - برآب بستن - سیراب کرنا - براہ بردن بسر کرنا - برانگشت پیچیدن - یاد رکھنا اور مشہور کرنا - بردر جلال زدن غصہ ہونا - بسر زلف حرف راندن - کثرت سے کلام کرنا -

بسر زلف صحبت داشتن ۔ پریشان ہونا ۔ بسر پیچیدن ۔ منت سماجت کرنا
بسر پا آمدن ۔ مرض شدید سے شفا پانا ۔ بسر کسے گردیدن تصدق ہونا ۔ بغداد
خراب یا کہنہ یا خالی ۔ خالی پیالہ ۔ بلاگردان ۔ قربان ۔ بلاکردن ۔ کار عجیب کرنا
بلند شنیدن ۔ اونچا سننا ۔ بار بستن و بنہ بستن ۔ سفر کرنا ۔ بند بستن
توقع اور طمع رکھنی ۔ بوقلمون ۔ کیڑا یا جانور رنگارنگ کہ صبح اور معلوم ہو اور
شام اور ۔ بوسہ بلب خویش زدن ۔ کشتی کے لئے خم ٹھوکنا اور
ہاتھ ملانے ۔ بوالہیجا و بوتراب ۔ کنیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ ۔ بوحنیفہ
کنیت امام اعظم نعمان بن ثابت رح ۔ بہندر رفتن حنا مہندی کا ایسا رچنا کہ
سیاہی مارنے لگے ۔ بہار کردن ۔ قے کرنا ۔ بہرام چوبین ۔ نام ہرمز کے میر
لشکر کا چونکہ لاغر تھا اس لئے چوبین کہلاتا تہا ۔ بیور بروزن زیور
دس ہزار کو کہتے ہین ۔ بیت المعمور ۔ مسجد آسمان چہارم مقابل کعبہ ۔ بیت اللطف
کسبی خانہ ۔ بیت الشرف ۔ وہ برج جسمین کسیکو سات سیارونمین سے سعادت
حاصل ہو ۔ بیت الحرم و بیت العتیق ۔ کعبہ ۔ بیت المال ۔ وہ گھر جسمین مال غنیمت
اور لاوارثی رکھا جاوے ۔ نے سر و دل ۔ بی پروا ۔ بیت الحزن ۔ حجرہ یعقوب
علیہ السلام ۔ بے سکون ۔ چلبلا شخص جو قرار نہ پکڑے ۔ بیت الغزل ۔ سب مین
عمدہ بیت غزل کی ۔ بینی زدن ۔ انکار کرنا ۔ بیخضور شدن ۔ بیمار ہونا ۔ بیڑہ برداشتن
پکا ارادہ کرنا ۔ بیضہ در سر یا در کلاہ کسے شکستن ۔ کسیکو مغلوب یا رسوا کرنا ۔
نے سکہ ۔ بے قدر ۔ بینی کوہ ۔ پہاڑکی چوٹی آگے کو نکلی ہوئی ۔ بیارہ ۔ بیلدار
درخت مثل کدو وغیرہ کے ۔ نے اندامی ۔ بے ادبی ۔ نے نیرنگی

کسی بات مین یکتا ہونا بار۔ فارسی پاے ترسا۔ پیالہ شراب۔ پاے کوب
ناچنے والا۔ پاشنہ کوب۔ دوسرے کا پیچھا کرنے والا۔ پا بر کاب
جانے پر طیار۔ پاے برنج۔ انعام قاصد۔ پابند۔ مقید۔ پامرد۔ مددگار۔ پازند
چمٹا۔ پاکار۔ پیادہ و خدمتگار۔ پاافراز۔ کفش۔ پاغوش۔ غوطہ۔ پاے کلاغ
قلم۔ پاذنگ۔ دھان کوٹنے کی ڈھینکلی۔ پالہنگ۔ باگڈور پالا کوتل گھوڑے کو
کہتے ہین۔ اُسی سے یہ نکلا ہے۔ پاے در گل۔ گرفتار و حیران
پامال۔ خراب۔ پا دراز کشیدن۔ لیٹنا اور دعوے کرنا۔ پاے ماچان
مجرم کو ایک پاؤن پر کھڑا کر کے اُسکے ہاتھ سے کان پکڑوانا۔ پا بقدر گلیم
دراز کردن۔ اپنی استعداد کے موافق کام کرنا۔ پا بسنگ آمدن خطرہ اور
مانع پیش آنا۔ پائین پرستی۔ خدمتگاری۔ پاے نہادن بر چیزے۔ کسی
چیز کا ترک کرنا۔ پختہ خوار۔ آرام طلب۔ پر شکستن مرغ۔ اڑنے کو تیار ہونا
پر باد شدن۔ مغرور ہونا۔ پرانیدن۔ شیخی کرنا اور تعریف مین مبالغہ کرنا
پریخوان۔ جادوگر۔ پس خم گرفتن و پس سر گردانیدن۔ منہ پھیرنا پس کار نشستن
مقصود کو چھوڑنا۔ پس آوردہ۔ وہ لڑکا جو منکوحہ کے ساتھ آوے یعنے ربیب
پشت دست بر زمین نہادن۔ بہت عاجزی کرنا۔ پشت پا زدن۔ کسی چیز کا
رد کرنا۔ پشت چشم نازک کردن۔ تغافل کرنا یا رنجش ناز آمیز کرنا۔ پشت دست
خائیدن۔ افسوس و ندامت کرنا۔ پشت گرمی۔ تقویت۔ پل شکستن۔ محروم کرنا
اور غرق کرنا۔ پنج نوبت۔ نوبت پنج وقتی یا اذان پنجوقتی۔ پنج گنج۔ حواس خمسہ
یا نماز پنجگانہ یا پرویز کے آٹھ خزانون مین سے پانچ خزانے

باد آورد یعنے شاہگان اور گنج گاو اور گنج عروس اور گنج سوختہ اور گنج شاد اور
پنج ارکان حج - احرام اور سعی اور وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ اور
طواف - پنبہ دہان - کم سخن - پنبہ کردن - عاجز اور نرم کرنا - پنج ارکان اسلام
کلمہ نماز روزہ حج زکوۃ - پوست تخت - فقیرون کا بستر شیر وغیرہ کے
کھال کا - پوست کندن - ظاہر کرنا - اور عیب بیان کرنا - پوست کندہ گفتن
برملا اور صریح کہنا - پہن چشم - شوخ اور بے حیا - پہلو تہی کردن - کنارہ کرنا
پہلو زدن - برابری کرنا - پہلو دادن - مدد کرنا - پہلو خوردن - صدمہ اٹھانا
پہلو نہادن - لیٹنا - پہلو دزدیدن - کسی کام سے خفیہ باز رہنا - پیش دست
نائب و پیشکار - پیر سراندیپ - آدم علیہ السلام - پے سفید - منحوس
پیش خورد - کھانے کی چاشنی - پیش آمد - سلوک - پیش نہاد - ارادہ -
پیرانہ سر - وقت پیری - پیش باز - استقبال کرنے والا - پیشکش - نذرانہ - پیش طاق
صحن گھر کا - اور دروازہ کے سامنے کا - پیش آہنگ - لشکر اور قافلے کے
آگے چلنے والا - پیش بین - دانا - پیل افگندن - عاجز کرنا - پیر کنعان یعقوب
علیہ السلام - پیمانہ پر شدن - عمر آخر ہونی - پے کردن - کوچیں کاٹنی
پیہ گرگ بر پیرہن مالیدن - مکر کرنا - پیرو - تابع - پیشرو - امام - پیشین گاہ
وقت نماز ظہر - پیر چہلسالہ - قوت عاقلہ جو ۴۰ برس کی عمر مین کمال کو پونہچتی ہے
پیر افشانی - پیری مین جوانون کے کام کرنے - پیشدستی - نیابت اور چالاکی
تا - فوقانی تاج شمع - شعلہ شمع - تالیف - کئی کتابون سے مضامین جمع کرنے
تاویل - کلام کے ظاہر معنے چھوڑکر احتمالی معنے لینے - تاب خانہ - حمام تازہ دماغی

دانائی۔ تبرزو۔ قندسفید۔ تبرخون۔ صندل سرخ یا بقم۔ تبرزین۔ ایک قسم کا تبرکہ
سوار زین مین رکھتے ہین۔ تثلیث۔ چاند کا ایسے برج مین ہونا کہ کوئی ستارہ سعد
اوس سے پانچوین یا نوین برج مین ہو۔ تجاہل عارفانہ۔ جان بوجھکر انجان بننا
تحت الشعاع۔ ماہ قمری کے آخر کے دو تین دن جس مین چاند بہت پاس ہونیکے
سبب سورج کی کرنون مین معلوم نہین ہوتا۔ تختہ بند۔ حبس اور قید۔ تختۂ اول
لوح محفوظ۔ تختہ بر شکستن۔ خراب اور رسوا کرنا۔ تخم چیزے برافتادن۔ نابود ہونا
تخت رونده۔ گھوڑا۔ ترکی تمام شد۔ غرور کا خاتمہ ہوا۔ تربیع۔ چاند کا ایسے برج مین
ہونا کہ کوئی ستیارہ چوتھے یا دسوین برج مین ہو۔ تردماغ۔ سرخوش اور
نیم مست۔ ترازوے عدل۔ وہ ترازو جسکے دونون پلے مین تولنے سے
کچھہ کمی بیشی نہو۔ ترشدن۔ شرمندہ ہونا۔ تردامن فاسق وگنہگار۔ ترزبان
فصاحت سے کلام کرنے والا۔ ترکی کردن۔ ظلم کرنا۔ ترجمان۔ جو ایک شخص کی
زبان دوسرے کو سمجھاوے۔ ترک چین۔ آفتاب۔ ترازوے پولاد سنج۔ نیزہ
ترازو شدن۔ تیر یا نیزہ کا ایسی طرح لگنا کہ نصف نشانہ کے اندر اور نصف باہر
رہے اور برابر ہونا۔ ترازوے سنگ زن۔ جسکے دونون پلے کم و بیش ہون
تسدیس۔ چاند کا ایک برج مین ہونا اور دوسرے سیارہ کا تیسری یا گیارہوین
برج مین ہونا۔ تسلسل۔ ایک چیز کا موقوف ہونا دوسری پر اور دوسری کا تیسری پر
اور کہین تمام نہونا۔ تصحیف۔ لفظ کے نقطون کا بدلنا۔ تضمین۔ دوسری کے
کلام کو اپنے کلام مین لانا۔ تعقید۔ کلام مین ایسی تقدیم و تاخیر کرنی
جس سے معنے بسہولت سمجھہ مین نہ آوین۔ تعریض۔ کسیکو اشارۃً برا کہنا

تقدم بالشرف - ایک چیز کا دوسری سے باعتبار شرف کی بڑہکر ہونا - تلمیح کلام مین کسی قصہ کیطرف اشارہ کرنا - یا کسی علم کی اصطلاحات کو جمع کرنا - تنگ سال سال قحط - تنگ چشم - بخیل - تنگ زدن - چپ ہونا - تن در دادن - راضی ہونا تن آسانی - راحت - تنگ ورزی - چسپانی وصل - تو دخدا - تجھے خدا کی قسم - تہ ریش گذشتن - فریب دینا - تہ نشان - تلوار کے قبضہ وغیرہ پر طلا و نقرہ وغیرہ کی گلکاری کندہ کی ہوئی - تہ کردن زانو - مؤدب بیٹھنا - تیغ سوزن - رباد سوزن دار - جو تلوار کہ تیزی کے سبب سوئی اوڑھالی - تیر پرتاب وہ تیر کہ دور پھینکنے کے لئے کام آوے - تیغہ پشت - قطار پیٹھ کے مہرون کی - تیر چرخ - عطارد - تیر آذر - مکار - تیر بکسے دادن - کسیکو ہن دینا - تیر کشیدن - دور کرنا - تیغ شدن - روبرو ہونا - تیغ و ترنج بمیان آوردن - امتحان کرنا ماخوذ قصہ یوسف علیہ السلام سے - تیر دو کمانہ - جو بٹا کھا کر دوسری جگہہ لگے - تیر خانہ - کڑی - تیر سبک زخمہ و شکر زخم تیر بے خطا - تیغ دو دم - دو باڑہی تلوار - تیغ کوہ - پہاڑ کا سر - تیرہ روزی مکاری - تیغ کشیدن بینی - مریض کی ناک کا گوشت خشک ہونا - تیر ہوائی جو تیر آسمان کی طرف پھینکیں - ثنا مثلثہ - ثانی اثنین مثل اور مانند ثالث ثلاثہ - تین معبودون مین کا ایک معبود - ثالث بالخیر - ولد الزنا - ثلث ایک خط کا نام ہے - ثوابت - وہ ستارے کہ حرکت نہین کرتے جبہ تازی - جام جہان نما - جام کیخسرو جس سے دنیا کی نیکی بدی معلوم ہوتی تھی - جان من و جان شما - تمکو میری قسم - اور مجھکو

ٹھہاری - جای فلان پیدا است و سبز ست و خالی است - اسمقام مین وہ چاہیے جاگیر - منصب کے ساتھ کی جائداد - جابر اسے کسے خالی کردن - کسیکو تعظیم سے اپنی جگہہ بٹھلانا - جان بردن - زندگی کاٹنا - جاگرم کردن - کسی جگہہ دیر تک ٹھہرنا جانشین - قائم مقام - جامہ گذاشتن - سلاطین اور اولیا کا مرنا - جان درمیان داشتن - نہایت مہر و محبت - جبل رحمت - عرفات کے پہاڑ کا نام - جبہ درویش جاڑے کا آفتاب - جبین گرفتہ - ترشرو - جستہ رگ - خبردار - جفت کردن نظر - بغور دیکھنا - جفت ران - ہل چلانے والا - جگر بند پیش زاغ نہادن - محنت و مصیبت اختیار کرنا - جگر داشتن - تاب و طاقت رکھنا - جگر باختن ڈرنا - جگر گوشہ - فرزند عزیز - جنبش زنخ - مسخرہ پن - جنگ زرگری - جنگ مصلحت آمیز کہ دوسرے کو دھوکا دینے کو ہو - جوانمرد - سخی - جوان سنگدیدہ بہادر و تجربہ کار - جولانی - گھوڑا اور پیالہ - جہل مرکب - کسی امر کو واقع مین نجاننا اور یہ سمجھنا کہ جانتے ہین - جہاد اکبر - نفس کشی - جہاد اصغر - کفار سے لڑنا - جیم فارسی - چار ارکان و چار طبع - آب و باد و خاک و آتش چار اسباب علت - مادی اور صوری اور فاعلی اور غائی - چار آئینہ لڑائی کا لباس یعنے چار لوہے کے تختے بانات اور مخمل مین مڑھکر سینہ اور پشت کے گرد لگاتے ہین - چار جوے بہشت - پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی نہرین اور انکو چار خوان بھی کہتے ہین - چار تکبیر - نماز جنازہ - چار ضرب - شغل صوفیہ اور چوتالا باجا - چار قب - ایک لباس امرا کا چار مذہب - حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - چارم اصطرلاب - قران مجید

چار میخ و چار شاخ - ایک قسم مجرم کی سزا کی - چار مغز - اخروٹ - چار طاق راوٹی - چار وانگ - وہ چیز جو اپنی جنس کی چیزون سے دونی ہو - چار منزل شریعت - طریقت - معرفت - حقیقت - چار مرغ خلیل - کبوتر - کوا - مُرغ مور - چار طاق افگن - فراش - چار زبان - بہت کلام کرنے والا - چار طوفان - طوفان آب نوح کی قوم پر - ہوا کا طوفان قوم ہود پر - آگ کا طوفان قوم لوط پر - خاک کا طوفان قوم صالح پر - چار کان آتشی و آبی و خاکی و بادی کہ گندک و موتی و زر و نبات قیمتی کی معدن ہین - چار شانہ - تنومند - چار موجہ - گرداب انداز - مکار - چپ دادن و رفتن - مخالفت کرنا - چرخ انداز - تیر انداز - چرخ زدن - چکر باندھنا - چراغ از چشم پریدن - دماغ مین بہت صدمہ پہونچنا - چراغ آسمانی - بجلی - چشم داشتن - توقع کرنا - چشم زدن - پلک مارنا - چشم بند - نیند کا منتر اور جادوگر - چشم شور - نظر بد - چشم خروس - گھونگچی - چشم زاغ - بچیا - چشم زخم - اثر نظر بد - چشم رسیدن - نظر لگنا - چشم رسانیدن و کردن - نظر لگانا چشم سیاہ کردن - حسد کرنا اور طمع رکھنا - چشم سرخ کردن - طمع کرنا اور غصہ ہونا - چشم را آب دادن - تماشا دیکھنا - چشم گرم کردن - نظارہ کرنا اور جاگنا - چشم درد داشتن - حیا کرنا - چشم فرنگی - عینک - چشم روشنی - مبارکباد چنبر جہانیدن - نیزہ پھرانا - چنبر بازی - ناچنا اور چکر باندھنا - چوگان زرد تلوار - چوبک زن - پاسبانونکا افسر - چوگانی - وہ گھوڑا جو چوگان بازی مین خوب دوڑنے - چہ مہ کرد کہ او نہ خواہد کرد - اس کو وہان بولتے ہین کہ کوئی ایسا کام کرنے لگے جو اُس سے بڑے سے بھی نہو سکے - چہار باد - پوروا - پچھوا - شمالی

جنوبی - چہرہ پرداز و چہرہ کشا - مصوّر - چہرہ خیز - روشن - چہرہ شدن - مقابل
ہونا - چہار رکن - شامی و یمانی و عراقی و حجر اسود - چارون گوشے کعبہ کے
چیرہ دست - غالب - چینیہ دانہ - پوٹا مرغ کا حاء مہملہ حاشا اور حاشا
للہ - مقام قسم اور کسی کام سے بری ہونے مین بولتے ہین - حرف چشمہ دار
جس حرف مین دائرہ ہو - حرف بارگیر - تکیہ کلام - حرف جو بر دار - حرف خوب
حرف گیر - عیب جو - حرف گلو سوز - سخن تند و تلخ - حرف کم - کلمہ حقارت
حرف معجم - نقطہ دار - حرمین - مکہ معظمہ و مدینہ منورہ - حرامی - چور اور ٹھگ
حرف در کار کسے کردن - اُسپر اعتراض کرنا - حرف زدن - بولنا
حرکت نفسانی - جس حرکت سے روح کو حرکت ہو - جیسے غصہ اور خوشی
اور خوف و خجالت - حرارت عزیزی - گرمی سرشتی اسکا مقابل حرارت غریبی ہی جو
گرمی خارجی ہو - حسن طلب - کسی چیز کو اشارہ اور کنایہ سے مانگنا - حسن گلو سوز
نہایت شیرین خوبصورتی - حساب نگرفتن - معتبر نجاننا - حسن برشتہ - وہ خوبصورتی
جسکے رنگ مین سے سرخی جھلکتی ہو - حفظ غیب - پیٹھ پیچھے کسیکو بھلائی سی
یاد کرنا - حکم انداز - وہ شخص جس کا نشانہ خطا نکرے - حلقہ بگوش
غلام و تابع - حلقہ بر در زدن - حال کی تفتیش اور گھر والے کو بلانا - حنای
سر ناخن - چیز قریب بزوال - حواس خمسۂ باطنی - حس مشترک - خیال
واہمہ - متصرفہ - حافظہ - حواس خمسۂ ظاہری - دیکھنا - سُننا - سونگھنا
چکھنا - چھونا - خاء معجمہ خاک برلب - چیز کے انکار مین قسم کھانا
خاربست و خاربند - کانٹونکی باڑہ کھیت وغیرہ کے گرد - خارق یا خارق - عادت

معجزہ اور کرامت - خارپشت - سیہی - خاک جگرگیر - زمین دلچسپ - خاک خوردن
تیر کا نشانہ پر نہ لگنا - اور زمین پر گرنا - خام سوز - جو اوپر سے جلجاوی اور نیچے
کچی رہے - خانہ رس - میوہ پال کا پکا ہوا - خانہ بدوش - مسافر بے تعلق
جس کا گھر بار نہو - خام ریش - بے عقل و مسخرہ - خانمان - گھر بار - خانہ بر
خروس باز کردن - گھر کا اجاڑنا - خامہ زدن - قلم کو خط دینا - خار در راہ نہادن
کار مشکل سامنے کرنا - خانہ کردن کمان - کمان کے گوشون کا وضع اصلی سے
ترچھا ہونا - خامہ فرسائی - لکھنا - خاکدان و خاکدان دیو - دنیا - خاک مردہ -
زمین بنجر جس مین سبزہ نہو - خام دست - ناتجربہ کار - خاتم بندہ خاتم کار
چیزون پر ہاتھی دانت یا ہڈی کے گل بنانے والا - خدا جواب دہد و خدا بردارد
اللہ تعالے اوسکو موت دے - خدا خدا کردن - ڈر ڈر کے کام کرنا
خردہ فروش - بساطی - خرقہ تازہ کردن - نئے سرسے دوسرے کا
مرید ہونا - خرقہ از کسے پوشیدن - اوسکا مرید ہونا - خر گرفتن - احمق
فرض کرنا - خر در پیش خانہ خود بستن و خر دراز بستن - بدعم ہوجانا اور
اپنی شان ظاہر کرنا - خرمن کہنہ بباد دادن - پہلی دولت پر شیخی کرنا - خرج
راہ شدن - سفر مین مرنا - خرمن ماہ - چاند کا ہالہ - خرمہرہ - سنکھ اور
کوڑی - خزان حنا - زردی رنگ حنا - خس بدندان یا بدہن گرفتن
عاجزی کرنا - اور امن چاہنا - خسک آوردن - چپ رہنا - خشک مغز یا
دماغ - دیوانہ - خضرائے دمن - جو محبوب صورت کا اچھا اور نسل کا برا ہو
خط از خون نوشتن - کمال عاجزی کرنا - خط کشیدن - محو کرنا اور سبزہ

نکلنا اور لکھنا۔ خط برآب کشیدن۔ کار بیفائدہ کرنا۔ خط بر خاک کشیدن شرمندہ
ہونا۔ خلال مائدہ۔ سوئینیان۔ خمیازہ خشک۔ آرزوے بیحاصل۔ خم زدن
بھاگنا۔ خم افلاطون۔ جس مٹکے مین افلاطون بوڑھا ہوکر بیٹھ رہا تھا
خمیازہ بر چیزے کشیدن۔ اوس چیز کا مشتاق ہونا۔ خم کسے خوردن
کسیکا فریب کھانا۔ خم اندر خم داشتن۔ برابر ہونا۔ خمسہ متحیرہ۔ پانچ سیارے
سواے چاند سورج کے۔ خندۂ جام۔ موج شراب جام۔ خندۂ زمین
سبزہ کا اوگنا۔ خونبہا۔ جو مال خون کے عوض مقتول کے ورثا کو دیا جاوے
خوشۂ چرخ۔ برج سنبلہ۔ خواب صیاد یا خرگوش۔ غفلت۔ خورشید سوار۔ سحر خیز
بیدار دل۔ خویش دار۔ مرد احتیاط والا۔ خود سوار اور خود کام۔ خود راے
خون خروس یا ناموس۔ شراب۔ خواجہ تاش۔ غلام اور نوکر ایک
آقا کے۔ خوش غلاف۔ وہ تلوار کہ تھوڑی سی حرکت سے میان سے نکل
آوے۔ خوش قلم۔ جو کاغذ بہت صاف ہو۔ خورشید لب بام۔ آخر عمر۔ خوش عنان
ہلکا گھوڑا۔ خوشدامن۔ ساس۔ خود را بکسے رساندن۔ برابری کرنا۔ خود افگن۔
یکہ تاز۔ خود شکن۔ منکسر۔ خوے از بغل روان شدن۔ شرمندہ ہونا۔ خوش نشین۔
جو شخص جس جگہ چاہے پڑ رہے۔ خون گرمی۔ الفت۔ خود سازی۔ اپنا ظاہر سنوارنا
خوردہ کار۔ دقت پسند۔ خیرہ سر۔ بیہودہ۔ وسرکش۔ خیرہ کش۔ نلے وجہ
مارنے والا۔ خیلتاش۔ ایک رسالہ کے نوکر اور ایک گروہ کے غلام۔ خیارک
بدجو ران مین نکلتی ہے۔ خیر باد گفتن۔ رخصت کرنا۔ اور ہونا۔ خیرہ راے
بہت راے۔ دال مہملہ دار الشفا۔ شفاخانہ۔ دار الضرب ٹکسال۔ دار الحرب

ملک کفار ۔ دامن شب ۔ آخر شب ۔ دار السلطنت و دار الخلافت ۔ بادشاہ کے
رہنے کا شہر ۔ اور اوسکو پایہ تخت اور دار الملک بھی کہتے ہین ۔ دار البوار ۔ دوزخ
دار وگیر ۔ حکومت ۔ دار القرار ۔ و دار النعیم ۔ و دار السلام ۔ بہشت ۔ دامن افشاندن
غرور و ناز کرنا ۔ دامن چیدن ۔ کنارہ کرنا ۔ دامن بر زمین کشیدن ۔ غرور سے
چلنا ۔ دامن بدندان گرفتن ۔ تیز بھاگنا ۔ داغ بر تیغ زدن ۔ کسیکو تکلیف دینی اسطرح
کہ وہ ایذا نہ پاوے ۔ دائرہ عظیمہ و عظمے جو کرہ کو برابر دو ٹکرے کرے ورنہ دائرہ
صغیرہ ہوگا ۔ دبیر فلک ۔ عطارد ۔ دبہ بپایے فیل افگندن ۔ فتنہ برپا کرنا ۔ دختر آفتاب
شراب ۔ در و بست ۔ تمام ۔ در ساعت ۔ فے الفور ۔ دریاے ثالث ۔ مینہ ۔ در خورد
سزاوار ۔ در خوردن ۔ ملنا ۔ دُر یتیم ۔ یکتا موتی ۔ در پوستین یا پوست افتادن
کسیکا عیب نکالنا ۔ در پوست گفتن ۔ اشارہ سے اور خفیہ کہنا ۔ در گرفتن ۔ اثر کرنا
اور موافق آنا ۔ در افتادن ۔ بحث کرنا ۔ در بر آوردن ۔ بند کرنا ۔ در خط شدن
خراب اور شرمندہ ہونا ۔ در آب و عرق افتادن ۔ بہت شرمندہ ہونا
در آب و آتش بودن ۔ محنت و مشقت اوٹھانا ۔ در پاے چراغ کمر بستن ۔ خدمت
کے لئے مستعد ہونا ۔ دراز شدن ۔ لیٹنا ۔ در پوست در آمدن ۔ واقف ہونا
دراز دست ۔ ستمگار ۔ دراز نفس ۔ بہت کہنے والا ۔ دست بالا ۔ غالب و مغرور
دست بر روے دست ۔ بیکار ۔ دست پخت و دست پرور و دست آموز
ہاتھ کا پلا ہوا ۔ دست رنج و دست مزد ۔ اُجرت ۔ دست بُرد ۔ غلبہ ۔ دست
بر سر ۔ متحیر و متاسف ۔ دست گیر ۔ مدد کرنے والا ۔ دست افراز ۔ اوزار
دست باف ۔ آسان ۔ دست و دل ۔ قوت و ہمت ۔ دست بر دل ۔ بیقرار

دست دادن - بیعت ہونا اور مرید ہونا - دست شستن - ناامید ہونا - دست یافتن - غالب ہونا - دست در آستین کشیدن - بیکار رہنا - دست ستون زنخ ماندن - حیرت مین رہنا - دست بر دل گذاشتن و نہادن - تسلی پکڑنا - دست از چیزے برکندن - ترک کرنا - دست برابرو گرفتن - دیکھنے کی تاب نہ لانی - دست جستن - بھیک مانگنا - دست بداماں دادن - مرید ہونا - دست در پیش داشتن منع کرنا - اور مانگنا - دست افشاندن - ترک کرنا اور رقص کرنا - دست بر پشت چنبر کردن - مشکین باندھنا - دستار بر زمین زدن - اپنا داد چاہنا - دشمن کام جو شخص کہ دشمنوں کی مراد کے موافق ذلیل ہو - دعا کردن - دگفتن رخصت کرنا اور ہونا - دعوے بکرسی نشاندن - دعوے گواہوں سے ثابت کرنا - دل شب آدہی رات - دل دادن - دلیر کرنا اور تسلی دینا - دل و جان را یکے کردن کسی کام مین اہتمام کرنا - دل بچیزے دوختن - متوجہ ہونا - دل گرفتن رغبت کرنا دلالت مطابقی - لفظ کا تمام معنے پر دلالت کرنا - دلالت تضمنی - لفظ کا معنی کی جزر پر دلالت کرنا - دلالت التزامی - لفظ کا لازم معنے پر دلالت کرنا - دمکش جو گانے بجانے مین دوسرے کی آواز مین مدد اور ساتھ دے - دماغ سوختن بہت محنت کرنا - دم خر بیمودن - بیہودہ کام کرنا - دم خوردن - فریب کھانا دم بستن چپ ہونا - دم زدن - بولنا - اور دعوے کرنا - دماغ بیہودہ پختن - فکر عبث کرنا - دندان دراز - حریص - دندان سفید کردن - مسکرانا - دندان بکام فرو بردن - کامیاب ہونا - دندان تیز کردن - طمع کرنا - دندان کنان - ڈرتا ہوا دندان بر نہادن - فریب دینا - دندان سرخ کردن - رغبت کرنا - دندان

ن صبر کرنا - دندان بجگر افشردن - مرنے پر طیار ہونا - اور مشکل کام کی خبر ... ہنسنا - دندان زدن - خصومت کرنا -

دور دست - وہ جگہہ کہ جہان پہونچنا مشکل ہے - دو پیکر - برج جوزا - دوچار مقابل - اور یہ صحیح بدون واو کے ہے - دور باش - نیزہ دو شاخہ کہ بادشاہون کے آگے آگے جاتا ہے کہ اوسکو دیکھکر لوگ راہ سے علحدہ ہو جاتے ہین - دورنگ منافق - دوازدہ مقام - راگ کے بارہ پردے - راست - صفاہان - بوسلیک عشاق - زیر بزرگ - زیر کوچک - حجاز - عراق - زنگلہ - حسینی - رہاوی - نوا دوازدہ امام - بارہ پیشوا دین - علی - حسن - حسین - زین العابدین - محمد باقر جعفر صادق - موسی کاظم - موسی رضا - محمد تقی - محمد نقی - حسن عسکری - مہدی علیہم السلام - دوست کام - جو شخص دوستون کی مراد کے موافق سرسبز ہو - دو صحن - آسمان وزمین - دوزبان و دورو - منافق - دورخ نہادن - کسیکو بے بس کرنا - دود برآوردن - خراب کرنا - دوش زدن - آگاہ کرنا - دوستگانی - اپنی باری کا پیالہ کہ دوسرے کو اخلاص کے باعث دیدین - دہ مردہ - بیہودہ گو - دہ زدہ - ویران گانو - دہل دریدہ - رسوا - دہ دلہ - بوالہوس و بہادر و پریشان - دہ یکے - دسوان حصہ جو پیداوار زمین سے لیا جاتا ہے - دیو ہفت سر - کرہ زمین - دیرباز - مدت دراز - دیدہ سرخ کردن - طمع کرنا - دیوار کسے کوتاہ دیدن - کسیکو عاجز اور بدحال دیکھنا - دیوانہ را دیدن ماہ نو - اوسکے جنون کا جوش مین آنا - ذال معجمہ ذات الشمال - گنہگار - ذات الیمین - ایماندار ذوالفقار علی - نام تلوار حضرت علی کا کہ اوس کی پشت مہرے پشت

کی طرح تھی - ذو القرنین - نام ایک بادشاہ کا - اور بعض سکندر کو کہتے ہین -
ذو ذوابہ - ذو ذنابہ - ستارۂ دُمدار - ذیقعدہ - ذوالحجہ - گیارھوان اور
بارھوان مہینہ اہل اسلام کے سال کا - رائے مہملہ - راس و ذنب - مراد ہیت
سے یعنے آسمان پر ایک اژدہا کی صورت ہے اُسکے سر اور دُم کا یہ نام ہے -
راس المال - سرمایہ - راز زمین - گل و سبزہ - راہ پیش گذاشتن - رہنمائی کرنا -
راہ بریدہ - جو رستہ ٹھگون کے خوف سے چھوٹ گیا ہو - ربع مسکون - چہارم
حصہ زمین کا جسپر انسان رہتے ہین - مراد ہفت اقلیم سے ہے رجعت قہقری
ایڑیون کی طرف چلنا اور پچھلے پاؤن لوٹنا - رُخ کسے بردن - اُسکو ذلیل کرنا
رخت بستن - سفر کرنا - رخت افگندن - ٹھہرنا - رسن باز - نٹ - رستخیز
قیامت - رشتۂ عمر - سالگرہ ڈورا - رشتہ دراز دادن - مہلت دینی اور
تنگ کرنا - رصد در کار بستن - کام کو بخوبی تمام کرنا - رکاب گران کردن
سوار ہونا - رگ جان - شریان - رنگ بست - پختہ رنگ کہ کبھی نہ بدلے
رنگ آمیز - نقاش - رنگ ریختن - بنیاد ڈالنی - رنگ نہ بستن - فائدہ نہ اُٹھانا
رنگ بر رو شکستن - چہرہ کا رنگ اڑنا - رنگ کردن - مکر کرنا - رنگ بر روی
کار آوردن - رونق دینا - رنگ بر آب زدن و ریختن - تازہ منصوبہ نکالنا - روی
دست - حقیر و خوار - رواق صبح - آسمان - روح مجرد و روح القدس
و روح مکرم و امین - جبرئیل - روسفید - معزز و ممتاز - روداد - ماجرا
روز بازار - رونق - رو بدیوار - حیران - روشناس - جان پہچان والا
روکش - شرمندہ - روز امید و بیم - قیامت - روزۂ مریم - خاموشی

روز دیر شدن - دن کا ضائع ہونا - رو نیافتن - توجہ نملنی - روغن قاز مالیدن - خوشامد کرنا اور فریب دینا - رو انداختن - سوال کرنا - رو ہی دستی خوردن - فریب کہانا - اور طمانچہ کہانا - رو ساختن - شرمندہ ہونا - رو نداشتن - ورو از سنگ داشتن - بیحیا ہونا - رو فگندن - عاجزی کرنا رو بچہرے آوردن - متوجہ ہونا - رو دادن - توجہ کرنا - اور حاصل ہونا - روزنامچہ وہ کاغذ جس مین روزمرہ کا حال ہو - روز سیاہ - نحس دن - روح حیوانی جو تمام بدن مین دل سے پھیلتی ہے - روح نفسانی - وہ روح جو دماغ مین جاکر کیفیت جدا پیدا کرتی ہے - اسکو نفس ناطقہ کہتے ہین - روح طبعی - جو جگر مین جاکر جدا کیفیت حاصل کرتی ہے - راہ داشتن - انتظار کرنا - ریش بابا ایک انگور کی قسم - ریش برباد - مغرور - ریختہ دم - وہ ہتھیار جسکی باڑہ گرگئی ہو - رنگ ریختن - خراب کرنا - ریش قاضی - شیشہ شراب کی ڈاٹ ریش گاوی - حماقت - ریزہ سرائی - نغمہ گانا - ریشمالی - بیحمیتی و دیوثی زا معجمہ - زاہد خشک - عابد بے کیف - زانو زدن - مؤدب بیٹھنا - زبان بقفا گل نافرمان - زبانگیر - جاسوس - زبان فروش - بہت کہنے والا - زبانیان سرکش - اور دوزخ کے فرشتے - زبان دادن - وعدہ اور شرط کرنا - زبان تر کردن - بولنا - زبان بر دیوار مالیدن - توکل اور قناعت - زبان سنگین توتلی زبان - زبان برخاک مالیدن - عاجزی کرنا - زبان ترازو - کانٹے کی سوئی جسکے سیدہے رہنے سے وزن برابر ہوتا ہے - زبانبازی - برابری و خصومت زر دست افشار - سونا نہایت خالص و ملایم مثل موم کے جو خسرو پرویز کے پاس تھا

زر و گوش - منافق - زر خشک ورز جعفری ورز دہ دہی و زر شمس سرخی و زر مغربی و زر رومی - زر خالص - زلہ بند - جو ایک وقت کے بچے ہوئے کھانے کو دوسرے وقت کے لئے رکھ چھوڑے - زلہ ربا - فائدہ لینے والا - زمین مردہ زمین خشک کہ قابل زراعت نہو - زند خوان - بلبل - زنخ زدن - بیہودہ بکنا - زنگولہ بستن - مرتبہ بلند حاصل کرنا - زہرہ باختن - نامردی کرنا - زہ برزدن - حد بندی - اور شیرازہ - زیر ہر کاسہ نیم کاسہ یافتن - کیسا فریب ظاہر کرکے عجائبات دیکھنے - زیادہ سری - خود پسندی - اور سرکشی - ژاژ خا - بیہودہ بکنے والا اور شیخی کرنے والا - سین مہملہ سایہ دست - مدد - سایہ رست - نازپروردہ سادہ لوح - بے شعور - ساقی کوثر - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم - ساق عروس نام شیرینی - سایہ برافگندن - توجہ کرنا - سال جلالی - سال شمسی جو جلال الدین ملک شاہ سلجوقی نے مقرر کیا ۳۶۵ روز اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے - سبک پا و سبک عنان - تیز رفتار - سبکسار - فارغ البال - سبک سر و سبک مغز فرومایہ و احمق - سبز کار - جو کام خوب کرے - سبع شداد - ہفت آسمان سبع الوان - ہفت رنگ - سرخ - سیاہ - سفید - زرد - سبز - کبود - عباسی سبع مثانی - سورۂ الحمد یا قرآن - سبعۂ معلقہ - وہ سات قصائد جو فصحای عرب نے تفاخر کے لئے کعبہ کے دروازہ پر لٹکائے تھے - سبزۂ بیگانہ - سبزۂ خود رو - سبعہ سیارہ سات ستارے متحرک - خورشید - قمر - مریخ - عطارد - مشتری - زہرہ - زحل سپید بخت - نیک بخت - سپید کار - پرہیزگار - سپیدہ دم - صبح صادق - سپر جم نازبو - سپر انداختن و در آب انداختن - نامردی کرنا اور عاجز ہونا -

سپرے شدن - تمام ہونا - پہنچی سراسے - کھیت والوں کے جھونپڑے اور دنیا
ستارۂ صبح - زہرہ - سحر حلال - شعر سخن فصیح و بلیغ - سخت خوردن - تصدیع
اٹھانا - سخت کمان و سخت زہ - شہزور پہلوان - سخت جان - سنگدل
سدرۃ المنتہیٰ - مقام جبرئیل ساتوین آسمان پر - سراپا - تمام اور ترتیب
وصف محبوب کے تمام اعضا کا - سر در ہوا - پریشان - سر چوب - سرکی
سلائی - سرحساب - خبردار اور آگاہ - سردست - فی الفور - سرو آزاد - سیدھا
سرو - اور آزاد اس وجہ سے بولتے ہین کہ اسپر خزان نہین آتی - سر و بند - عہد و زمانہ
سرغلان شخص ہیچمند - سلئے وہ زندہ اور غمی اعتبار ہے - سر و مہر - ہیبت
سر چشمہ دار - کسی کام کا موجب ہو - سر رشتہ دار - منتظم - سرعشر - دس آیتین جو لڑکونکو
بسم اللہ کے وقت سبق کا بتا دیتے ہین - سر انداز - گھونگٹ - اور اوڑھنی - سرجوش
اول جوش کا گلاب وغیرہ اور چیز صاف و خلاصہ - سرخوش - مست
سرخط - تعلیم خوشنویسان - اور لڑکے کی یاد کی تحریر - سرِ شاخ گل - گلابی جاڑا -
سرگرم - مشغول - سرت گردم - تیرے قربان جاؤن - سر بر خط نہادن -
اطاعت کرنا - سرگران - مست - سر انگشتان عنابی کردن - کسی چیز کو رنگین
کرنے میں مصروف ہونا - سرآمدن - آخر ہونا - سرآوردن - تمام کرنا -
سرکردن شعر - شروع کرنا - سرزدن - ظاہر ہونا - سر بر گرفتہ - نازان -
سر باز ماندن - حیران رہنا - سر کہ فروختن - ترش رو ہونا - سر کہ جبین
ترشرو - سرمہ خوردن و سرمہ بہ گلو کشیدن - گونگا ہونا - سر دادن - چھوڑنا
سر در سر چیزے کردن - کسی چیز کی طلب مین فنا ہونا یا چیز کی خواہش کرنی

سرنہادن - سونا - سرواز دن - منہ پھیرنا - سر بند کسے گرفتن - کسی کام کی تہ معلوم کرنا - سرپازدن - ٹھوکر مارنا اور رد کرنا - سر از چیزے بیرون آوردن اُس کے عہد سے باہر آنا - سرخ شدن - غصہ ہونا - سر خانہ رسانیدن کمال کو پہونچانا - سر در کلاہ کسے نہادن - تابع ہونا - سرزدہ آمدن و رفتن - بیخبر آنا یا جانا - سر جنبانیدن - آفرین کرنا - اور کسی کام سے باز رہنا - سر نگرفتن - موافق نہونا - سرگوش گرفتن - فرمانبردار ہونا - سرزندہ - بڑے سروالا - سر کوچک کمینہ - سرگوشی - کان مین بات کہنا - سرپرستی - تیمارداری سست ریش - احمق - سعد اکبر - مشتری - سفسطہ - وہ حکمت جس کی بنا مغالطہ پر ہو - سفید کردن - ظاہر کرنا - سفید گردیدن - ظاہر ہونا - اور معزز ہونا - سفید چشم - بیحیا - سقاے نیل - ابر - سقط فروش - جو گرا ہوا میوہ جمع کرکے فروخت کرے - سکندری خوردن - سر کے بل گرنا - سلم - بدنی بیع کی قسم - سنگ پشت - کچھوا - سنگ بست - مضبوط سنگین وست - جو دیر مین کام کرے - سنگسار - پتھر مار کر مار ڈالنا - سنگ دشق و سنگ امتحان و سنگ زر - کسوٹی - سنگ در دہان انداختن - چپ رہنا سنگ در موزہ افتادن - بیقرار ہونا - سنگ رو - بیحیا - سنگ شدن بیماری بیماری کا سخت ہونا - سواران آب - بلبلے - سوختگی نفس - ہانپنا سورۂ اخلاص - قل ہو اللہ - سواد برگرفتن - پڑہنا - سواد کردن - لکھنا - سوفسطائی - حکیم مغالطہ باز - سوزن عیسے - وہ سوئی جو آپ کے دامن مین رہگئی تھی - اور جس کے باعث فلک چہارم ہی پر رہے

آگے نہ بڑہے۔ سہ بعد۔ طول و عرض و عمق۔ سہ روح۔ روح حیوانی و نباتی و جمادی۔ سہ خواہران۔ تین ستارے بنات النعش کے۔ سہ اسپہ کمال جلدی۔ سیاہ کاسہ و سیاہ دست۔ بخیل۔ سیاہ مست۔ بدمست سیماب۔ بد گوش۔ بہرا۔ سیاہ سال۔ خشک سال۔ سیاہ گلیم و سیہ کام و سیہ خانہ۔ بدبخت۔ سیاہ چشم۔ پرند شکاری۔ سیہ زبان۔ کل جیبہا۔ سیاہ شدن زبان۔ برا کہتے کہتے زبان کا تھک جانا۔ سیر در لوزینہ کردن۔ خوشی مین غم کر دینا۔ سیر آمدن۔ تنگ ہونا۔ سیاہ نامہ۔ بدکار۔ سینہ باز۔ دورنگ شین معجمہ۔ شاہ مغرب۔ ہلال۔ شاہ مشرق۔ آفتاب۔ شاہ بیت قصیدہ یا غزل مین سے عمدہ تر شعر۔ شاخدار۔ دیوث و متکبر۔ شانہ سر ہدہد۔ شاخ بدیوار۔ مغرور و گردن کش۔ شادی مرگ۔ جو خوشی دفعتاً آنے سے موت پیدا کرے۔ شانہ در آب گذاشتن۔ آرایش کے لئے طیار ہونا۔ شانہ گردانی۔ منہ پھیرنا۔ شادخواری۔ شراب پینا۔ شب زندہ دار عابد۔ شب اندر روز۔ دہوپ چہاؤن کپڑا۔ شب گرد۔ کوتوال۔ شبگیر زدن۔ رات کے آخر مین چلنا۔ شتر دلی۔ نامردی۔ شراب طہور۔ شراب بہشتی شرح کشاف خواندن۔ بہت بکنا۔ ششدر۔ حیران۔ شش روزہ۔ دنیا کہ چہہ روز مین بنی۔ شش انگ۔ کامل۔ شش ارکان۔ چہہ ضروری چیز مین ہوا۔ کہانا۔ پینا۔ حرکت و سکون بدن۔ حرکت و سکون نفس۔ خواب و بیداری استفراغ و احتباس۔ شش خاتون۔ چہہ سیارے سوای آفتاب۔ شقایق نعمان لالہ سرخ کہ منسوب ہی نعمان بادشاہ عرب کی طرف جو پہاڑ سے اسکا بیج لایا تھا

شکر خند - مسکرانا - شکر ریز - جو دوست اور دولہن پر نثار کریں - اور خوشی کے رونق کو بھی کہتے ہیں - شکر رنج و شکر رنگ - ناراض - شکر لنگ - کسیقدر لنگڑا شکستہ رنگ - زرد رنگ - شکنجہ کردن - تکلیف دینا - شکستہ ناخن - بیقوت شکم خاریدن - بہانہ کرنا - شکم در خویش در دزدیدن - ڈرنا - شکم بندہ - حریص - شمع یمن - تجلی نور الہی - شمار بدست چپ کردن - سیکڑون اور ہزارون کو گننا - شور بخت بدبخت - شور چشم - جس کی نظر ضرر پہونچاوے - شورہ پشت - شوخ - شیر خدا حضرت علی - شیشہ باز - مکار - شیخ رئیس - بوعلی سینا - شیشہ بر سنگ خراب - شیشہ دل - نامرد - شیشہ بر سر بازار شکستن - افشا راز کرنا - شیخ نجدی - شیطان - صاد مہملہ صاحب فراش - بیمار جس بیمار چارپائی پر سے نہ اٹھا جاوے - صاحب قران - جس بچہ کے رحم مین آنے یا پیدا ہونے کے وقت مین قران عظمے پڑے - صاحب الزمان - مہدی علیہ السلام - صباغ زمین - آفتاب - صباغ فلک - ماہتاب - صبح آخرین و دوم صبح صادق - صد برگ گیندا - صدقہ جاریہ - جو خیرات ہمیشہ جاری رہے - صغری - دلیل کا پہلا جملہ صواب دید - تجویز - صورت باری - بہروپ طاء مہملہ طائر قدس و طائر عرش جبریل - طاوس علوی آشیان - آگ - طاس باز - تھالی پھینک کر لکڑی پر لینے والا - طبل اندر گلیم بر آمدن - راز کا فاش ہونا - طبل در زیر گلیم بودن - راز کا پوشیدہ رہنا - طبل خوردن - کنارہ کرنا - طبائع اربعہ گرم و سرد و تر و خشک - طرفدار پنجم - مریخ - طرف بستن - حاصل کرنا طرف شدن - مقابل ہونا - طرف گرفتن - حمایت

اور گوشہ نشینی۔ طرح کردن و ریختن و انداختن۔ بنیا و ڈالنی۔ طشت از بام افتادن۔ رسوا ہونا اور راز کا کھلنا۔ طفل شب۔ چاند۔ طفل مکتب۔ نو آموز طفل ہندو۔ آنکھہ کی پتلی۔ طفل حبل روزہ۔ آدم علیہ السلام۔ طمع خام۔ تمنا ناممکن کی۔ طفیل۔ نام شاعر کوفی کہ بدون بلاے مجلس مین جاتا تھا اب مجازاً ہر شخص ناخواندہ کو کہنے لگے۔ عین مہملہ عالم آب۔ حالت مینوشی۔ عالم برزخ مقام روحون کا مابین موت اور قیامت کے۔ عالم صغیر۔ جسم انسان عرض عمر۔ لذت زندگانی۔ عرق ریز۔ خادم اور بہت سعی کرنے والا عرق کردن و عرق ریختن۔ شرمندہ ہونا۔ عقل اول و فعال و کل۔ جبرئیل عقد انامل۔ انگلیون پر شمار کرنا دہنے ہاتھہ پر اکائیان اور دہائیان اور بائین پر سیکڑے اور ہزار ہوتے ہین۔ عقول عشرہ۔ دس فرشتے حکماء کے نزدیک خدا تعالے نے اول ایک فرشتہ پیدا کیا اوس نے دوسرا فرشتہ اور آسمان اول پیدا کیا۔ دوسرے نے تیسرا فرشتہ اور دوم آسمان پیدا کیا اسیطرح نو آسمان اور دس فرشتے ہوئے دسوین نے تمام عالم پیدا کیا۔ عکس نقیض۔ جملہ مین مبتدا کے نقیض کو خبر کرنا اور خبر کے نقیض کو مبتدا کرنا اسطرح کہ اصل جملہ اور عکس دونون ایک سے ہون صدق اور کذب اور کلی اور جزئی ہونے مین۔ عکس مستوی۔ جملہ کی مبتدا کو خبر اور خبر کو مبتدا کرنا علم کلام علم عقائد یعنے منقول کو دلائل عقلی سے ثابت کرنا۔ علم شدن۔ ظاہر ہونا علم لدنی۔ وہ علم کہ بدون اوستاد کے حاصل ہو۔ عنان تاب۔ وہ گھوڑا کہ باگ کے اشارہ پر ہی عنان تاب اون۔ دوڑانا عنان بر عنان۔ برابر۔ عنان وزدیدن

باز رہنا۔ عنان گران کردن۔ گھوڑا ٹھہرانا۔ عین الکمال۔ چشم بد۔ عیب بردن
عیب کا ظاہر کرنا غین معجمہ غائب باز۔ وہ شاطر کہ حریف سے غائب بیٹھکر کھیلے
غاشیہ باف ریش۔ مسخرہ۔ غاشیہ بردار۔ خادم۔ غنچۂ آب۔ حباب۔ غوغائیان
گلبن۔ بلبلین الفاء فانوس خیال۔ وہ چراغ جسکے گرد گھومتی تصویرین
لگاتے ہین۔ فتنہ بر چیزے شدن۔ عاشق ہونا۔ فذلک۔ تتمہ اور تفصیل حساب
کا مد جمع۔ فرد کش شدن۔ ٹھہرنا اور اترنا۔ فرزین نہاد۔ کج نہاد۔ فرا گرفتن
سیکھنا اور یاد کرنا۔ فرش افگندن۔ عاجز کرنا۔ فرمان رسیدن۔ اجل آجانی
فرو خوردن۔ تحمل کرنا۔ فصل قریب۔ جو جنس قریب سی نوع کو جدا کرے۔ فصل بعید
جو نوع کو جنس بعید سے جدا کرے۔ فصلی۔ وہ سال کہ اکبر بادشاہ نے ۹۷۱ھ
باعتبار فصل کے مقرر کیا۔ اور ابتدا اوسکی اساڑھ ماہ ہندی سے مقرر کی چونکہ
ہندی مہینوں مین لوند بڑہتا رہتا ہی لہٰذا اب فصلی اور ہجری مین فرق بارہ برس سی
زائد کا ہو گیا۔ فلک اطلس۔ نوان آسمان جسمین ستارے نہین اوسکو فلک الافلاک
بھی کہتے ہین۔ فن خوردن۔ دغا کھانا۔ فندق شکستن۔ بوسہ لینا۔ فندق زدن
بائین ہاتھ کی مٹھی پر دہنے ہاتھ کی انگلی ایسی طرح مارنی کہ آواز نکلے قاف
قاضی چرخ۔ ستارہ مشتری۔ قدر انداز۔ تیر انداز کامل۔ قائم رخ تن۔ عاجز ہونا
قالب تہی کردن۔ بیہوش ہونا اور جگہہ دینا۔ قافیہ تنگ شدن۔ تقریر اوسکا کام
مین بند ہونا۔ قبا کردن۔ چاک کرنا۔ قدم بر سر چیزے نہادن۔ چیز کو ترک کرنا۔
قزلباش۔ سپاہی اور لغوی معنے سرخ سر کے ہین شمعیل صفوی نے اپنی فوج
کے لئے سرخ ٹوپی بارہ گوشہ کی بنوائی تھی اس روز سے مجازاً سپاہی کے

معنے ہے۔ قضیہ۔ جملہ۔ قطرہ دزد۔ ابر۔ قطرہ زدن۔ دوڑنا قفل وسواس گورکھ دہندا۔ قفا خاریدن۔ شرمندہ ہونا۔ قلم درکشیدن۔ کاٹ دینا۔ قلم بناخن شکستن۔ قلم درسیاہی نہادن۔ بدبخت لکھنا اور سزا دینا۔ قلمرو۔ ولایت قندکر۔ لب محبوب۔ قوس قزح۔ دہنک۔ اور اسکو قوس شیطانی بھی کہتے ہین۔ قوای طبیعی۔ جاذبہ اور ماسکہ وغیرہ جنکا تعلق جگر سے ہو۔ قوای حیوانی۔ جو دل سے تعلق ہین جیسے خوشی اور غصہ۔ قوای نفسانی۔ جو دماغ سے علاقہ رکہتے ہین جیسے واہمہ اور حافظہ وغیرہ۔ قیاس۔ دلیل مرکب دو جملون یا زیادہ سے کاف تازی کاربند۔ عامل اور مطیع۔ کافور خوار۔ سردادر نامرد۔ کاغذ زر۔ قبالہ اور ہنڈوی کاکل شمع۔ شمع کا دہوان۔ کار باستخوان رسیدن۔ تنگ آنا۔ اور قریب بہ ہلاک ہونا۔ کاسہ لیس۔ حریص۔ کاسہ بند کردن۔ خوشامد کرنا۔ کاسہ بر سر کسے شکستن۔ رسوا کرنا۔ کار بجان رسیدن۔ موت کے گھاٹ لگنا۔ کار کسے ساختن۔ مار ڈالنا۔ کاہ در دہن گرفتن۔ پناہ مانگنا اور عاجز ہونا۔ کاسہ سرنگون۔ مفلس۔ کاہ کہنہ بباد دادن۔ شیخی کرنا۔ کار دست بستہ۔ مشکل کام کبری۔ دلیل کا دوسرا جملہ۔ کباب تر۔ برف۔ کدخدا۔ صاحب خانہ۔ کشکدار۔ پاسبان کف کردن۔ کہانا۔ کفن پارہ کردن۔ سخت بیماری سے شفا پانا۔ اور آفت سے بچنا۔ کلاغ گرفتن و کلاغ زدن۔ طعنہ مارنا اور ٹھٹھا کرنا۔ کلاہ بر کلاہ کسے زدن برابری کا دعوی کرنا۔ کلاہ بر ہوا یا بر آسمان انداختن۔ نہایت خوش ہونا۔ کلاہ افگندن و برکشیدن۔ تعظیم کرنا۔ کلاہ گوشہ شکستن۔ فخر کرنا۔ کلوخ۔ خشک برلب مالیدن۔ راز کا پوشیدہ رکہنا۔ کلک فرنگی۔ پنسل۔ کم چیزی گرفتن۔ نیست سمجہنا

کمر باختن - بے طاقت ہونا - کمر کشادن - ترک کرنا - کمان از طاق بلند آویختن - کسی بڑے کام سے فخر کرنا - کند پیر - نہایت بوڑھا - کن فکان و کن فیکون - عالم موجودات - کندہ کاری - سونے وغیرہ کی نقشکاری - کوچہ سلامت ایک قسم کی نقب یا خندق جس مین سے سپاہ دشمن کے قریب جاتی ہے کوتاہ نظر - جو انجام کو نہ سوچے اسیکو کوتاہ اندیش بھی کہتے ہین - کوک شدن ساز کا موافق ہونا - کوہ کن - فرہاد - کوچہ دادن - راہ دینا - کوچہ یافتن - راہ ملنا کوچہ خموشان - قبرستان - کوچک دل - نازک دل - کیک در شلوار یا موزہ افتادن بیقرار ہونا - کیفدان - نشہ اور معجونون کا ڈبہ کاف فارسی گاو آہن - پھالی - گاو در خرمن کردن - خراب و تباہ کرنا - گاو زادن - نفع کثیر پانا - گاو سفالین شراب کا مٹکا - گاو گردون - برج ثور - گران رکاب - میٹھا جانور - گران سر متکبر - گرفتن خاطر - رنجیدہ ہونا - گرفتن چراغ - گل کرنا - گردن باریک مطیع گران سنگ و گران سایہ - باوقار - گرسنہ چشم - بخیل و حریص - گران جان سخت جان و سست - گرم خون - بڑا دوست - گرم جوش - بہت تپاک والا - گربہ بانبان فروشدن - کمال کامیاب ہونا - گرد برآوردن - پائمال کرنا - گربہ گون و گربہ در بغل - مکار - گردن خاریدن - حیرت ظاہر کرنا - گرہ بباد زدن - بی بقا کام پر تکیہ کرنا - گرگ باران دیدہ - آزمودہ کار - گرگ آشتی - کسی مصلحت کے واسطے ظاہر مین صلح کرنی - گستاخ دست - تیز دست - گسیل - رخصت کرنا - گل مہتاب - چاندنی کے ٹکے جو درخت کے نیچے زمین پر معلوم ہوتے ہین گل شگفتن - امر عجیب ہونا - گلگشت - سیر اچھی جگہہ کی - گل حکمت - کپروٹی

گل سرسبد۔ سب سے بہتر چیز۔ گلزار ابراہیم۔ نمرود نے جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالا تہا وہ آگ سرد ہوگئی تھی اور گلزار بن گئی تھی اُسی سے مراد ہے گل کردن۔ ظاہر ہونا اور بجھنا اور جلانا۔ گل فرستادن۔ مقابلہ کے لئے بلانا گل زمین۔ اچھا قطعہ زمین کا۔ گل چیدن۔ پھول توڑنا۔ اور سیر کرنا۔ گل بیگانہ پھول خودرو۔ گل سادہ۔ جس کا پیڑ چھوٹا ہو مثل نرگس اور لالہ کے۔ گلستان زادہ گل وسبزہ۔ گنبد چار بند۔ دنیا۔ گنبد گل۔ غنچہ۔ گنجگاو۔ جمشید کا خزانہ جو بہرام گور کو ملا تہا۔ گندہ مغزی۔ تکبر کی بات کہنی۔ گوشت خر۔ چیز بیکار۔ گوش دادن وکردن۔ سننا۔ گوے بردن۔ غالب ہونا۔ گوتا زہی۔ دعوی بے حقیقت گیر ودار۔ حکومت حرف لام۔ لاہوت۔ عالم ذات الہی۔ لاطائل۔ بیفائدہ لالای چشم۔ آنکھ کی پتلی۔ لاابالی۔ بے باک و بے پرواہ۔ اور عربی مین معنے یہہ ہین کہ مین پروا نہین کرتا۔ لب چرا۔ میوہ وغیرہ کہ چند آدمی باہم بیٹھکر بیچ مین رکھ لیتے ہین اور کھاتے ہین۔ لبیک۔ کلمہ ایجاب تعظیمی ہے یعنے حاضر ہون خدمت کو۔ لب بلب جستن۔ بہت ڈہونڈہنا اور ہر شخص سے پوچھنا۔ لب زون خاموش ہونا۔ لب و دندان داشتن۔ لیاقت رکھنا۔ لب گزیدن۔ افسوس کرنا لب شیرین کردن۔ مسکرانا۔ لقمہ خلیفہ۔ ایک قسم کا حلوا۔ لنگر انداختن قیام کرنا۔ لن ترانی۔ خودستائی۔ لیلۃ القدر۔ رمضان کی ستائیسوین شب

حرف میم۔ ماہ نخشب۔ وہ چاند جو حکیم ابن مقنع نے پارہ وغیرہ کا بنایا تہا اور اُسکی روشنی بارہ کوس تک ہوتی تھی۔ ماوراء النہر۔ توران ماحضر۔ طعام قلیل جو وقت پر موجود ہو۔ مار نہ سر۔ آسمان۔ ماہ

کنعان - یوسف علیہ السلام - ماہتاب بگز پیمودن - امر محال کرنا - ماہچہ - ایک شکل چاند کی - چاندی اور سونے کی بناکر علم پر چڑہائی جاتی ہے - ماہیچہ - سوئیان مبدء فیاض - حق تعالی - مبادی - علم کے شروع کی باتین مثلثہ آبی - سرطان عقرب - حوت - مثلثہ آتشی - حمل - اسد - قوس - مثلثہ بادی - جوزا - میزان دلو - مثلثہ خاکی - ثور - سنبلہ - جدی - مجردات - ارواح وملائک - مدلبل نالہ بلبل - مدلول - معنی - مذکر سماعی - جومرد اپنی زوجہ کا مطیع ہو - مرحبا مہانکے لئے بولتے ہین کہ اوسکا اکرام ہو - مرغ عیسے - شبپر - مرگ ہیچ - پگڑی کا وہ پیچ جوبل دیکر ٹھوڑی کے نیچے کو نکالتے ہین اور یہ بہادرون کے لئے تہا جو موت سے نہین ڈرتے تھے - مرغ صبح یا سحر - بلبل یا خروس - مرکز چرخ - زمین مرگ نو مبارک باد - فتنہ تازہ برپا ہوا - مرغ آتش خوار - چکور - مرغ نامہ بر کبوتر - مرادف - ایک لفظ جو معنے مین دوسرے کا شریک ہو - مرغ شب آہنگ بلبل - مرغ سلیمان - ہدہد - مسقط الراس - پیدائش کی جگہہ اور وطن - مست لدار جسکی مستی حد سے بڑھ گئی ہو - مشک را کافور کردن - سیاہ بالونکو سفید کرنا مشعل وادی کلیم - تجلی کہ موسے علیہ السلام پر ہوئی تھی - مشائین - وہ فرقہ حکما کا کہ حقیقت اشیاء کو دلائل سے معلوم کرتے ہین - مشک بر زخم افشاندن ایذا دینی اور زخم تازہ کرنا - مشک در شراب کردن - بیہوش کرنا - مصرعہ تند یا برجستہ - مصرعہ خوب کہ بلے فکر حاصل ہو - معدل النہار - وہ دائرہ کہ خط استوا کے محاذات مین آسمان پر ہے اور جس پر آفتاب کے پہونچنے سے دن رات برابر ہوجاتے ہین - معلم ملائکہ - شیطان - معلم اول - ارسطو جس نے حکمت

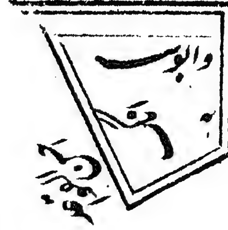
سب سے پہلے لکھکر سکھائی پہلے حکما زبانی سکھاتے تھے - معلق زدن - کلا بازی کھانا اور بازی کرانا - معنے بیگانہ - معنے خوب کہ اس سے پہلے ویسے کسی سے نہوی ہون - معانی وہ علم جس سے فصاحت و بلاغت تعلق رکھتی ہے - معلم ثانی - ابو نصر فارابی جس نے ارسطو کی کتابون کا عربی مین ترجمہ کیا - مغز در سر کردن خاموش ہونا - مغز تر کردن - بات کہنا - مغربے - اشرفی - مقولات عشر - دس باتین جو ممکن مین پائیجاتی ہین یعنے مخلوق چیز یا جوہر ہوگی یا عرض جوہر اُسکو کہتے ہین کہ بذات خود قائم ہو - اور عرض وہ ہے کہ دوسرے کے ساتھ قایم ہو اور عرض نو ہین - اول کیف یعنے کیفیت اور رنگ جیسے گرمی اور سیاہی - دوم کم یعنی مقدار کہ اتنی لمبی اور اتنی چوڑی - سوم این یعنے مکان مین ہونا چہارم متی یعنے وقت مین ہونا پنجم اضافت یعنے دوسری چیز کے ساتھ منسوب ہونا جیسے باپ ہونا یا بیٹا ہونا ششم - وضع یعنے وہ صورت جو بلحاظ امور خارجی کے چیز کو حاصل ہو جیسے قبلہ رُخ ہونا - اور بیٹھنا اور کھڑا ہونا ہفتم - فعل یعنے کام کے کرنے کی صورت ہشتم - انفعال یعنے فاعل کا اثر قبول کرنے کی ہیئت - نہم - ملک یعنی چیز کا کسی اور چیز سے گھرا رہنا جو اُس کے ساتھ رہے جیسے آدمی کے کپڑے - پس ایک جوہر اور نو عرض ملکر دس چیزین ہوئین ان سب کو مقولات عشر کہتے ہین - مقدمۃ الجیش ہراول اور لین ڈوری - مگس گیر - مکڑی - مگس ران - مورچھل - ملکوت - عالم فرشتونکا ممکن - جسکا ہونا اور نہونا دونو ضروری نہون - منطقۃ البروج - آسمان کا وہ دائرہ جس مین آفتاب کا دورہ سالانہ ہوتا ہے اور اُس مین یہ بارہ برج ہین - حمل[۱] ثور[۲] جوزا[۳] سرطان[۴] اسد[۵] سنبلہ[۶] میزان[۷] عقرب[۸] قوس[۹] جدی[۱۰] دلو[۱۱]

حوت - موش خر - گلہری - موش کور - چھچھوندر - موے دماغ - عیش میں خلل ڈالنے والا - مو برآوردن زبان قلم - قلم لکھنے سے رہ جانا - مو بر بن تیغ کشیدن - کمال غضب میں آنا - مو بکف برآمدن - کام کا محال ہونا - مو برآوردن زبان - امر محال کا ظاہر کرنا - موشگافی - فتنہ انگیزی - مہر شفا - بیمار یکا گنڈہ - مہرہ چین و مہرہ باز - مداری - میم کاتب - اندہا - میر آخور - داروغۂ اصطبل - میر بحر - داروغہ گذر دریا - میر آتش - داروغہ توپ خانہ - میدان دادن کسیکی تعلیم کے لئے جگہہ خالی کرنی - مے درگریبان کردن - زبردستی شراب پلانا میرزائی کشیدن - ناز اٹھانا - میل درچشم کشیدن - اندہا کرنا - میانداری دلالی کرنا حرف نون - ناخن آفتاب - آگ - ناسوت - عالم اجسام نا داشت - مفلس - ناگرفت - اچانک - ناف ہیچ - درد پیچش - ناموس اکبر شریعت و جبرئیل - ناتراش - بے ادب و سفلہ - نان خورش - سالن - ناف خاک یا زمین یا عالم - مکہ معظمہ - ناخن بدل زدن - اثر کرنا دل میں اور بیقرار کرنا ناف زدن - بچہ کا نال کاٹنا - نام بر تیغ زدن - نام کا محو کرنا - نان درروغن افتادن - خاطر خواہ کام بنجانا - ناخن بسنگ آمدن - مشکل پیش آنی - ناخن گذاشتن - کمال خوف و عاجزی - ناف ہفتہ - منگل کا دن - نازل - منزل قایم مقام - نتایج و آثار - حرارت و برودت و رطوبت و یبوست اور ہوا لیہ سہ گانہ - نحسین فلک - زحل و مریخ - نخل طور - وہ درخت جس سے موسیٰ کو تجلی معلوم ہوئی تھی - نرگسی زدن - چشمک مارنی نستعلیق - خط معروف مرکب نسخ اور تعلیق سے - نستعلیق گو - فصیح اور بلیغ کلام

بولنے والا۔ نشخوار۔ جگالی۔ نصب العین۔ مد نظر۔ نظر یافتن۔ فیض اٹھانا
نعل در آتش۔ بیقرار۔ ساحرون کا دستور ہے کہ کسیکا نام گھوڑے کے
نعل پر لکھکر اوسکو آگ مین رکھتے ہین کہ وہ شخص بیقرار ہو جاے۔ نعل افگندن
یا ریختین۔ گھوڑے کا چلنے سے رہ جانا۔ نعل چوبین۔ کھڑاون۔ نفس کل
عرش۔ نفی کردن۔ شہر بدر کرنا۔ نفس کشادن۔ کلام کرنا۔ نفس سوختن
ہانپنا۔ سانس چڑہنا۔ نفس راست کردن۔ آرام لینا۔ نفس امارہ۔ وہیمی۔
خواہش بری چیز کی۔ نفس ناطقہ۔ روح۔ نقطہ جاگیر۔ زمین۔ نقطہ نوکریز
جو سیاہی کی چھینٹ قلم سے گرجاے۔ نقطہ ریختن۔ رمل سے فال نکالنی
نفس زدن۔ داؤ لیجانا۔ نقش بد نشستن۔ حسب مراد کام نہونا۔ نقش
برآب کشیدن۔ بیفائدہ کام کرنا۔ نم نداشتن۔ مفلس ہونا۔ نمک خوردن
و نمکدان شکستن۔ نمکحرامی کرنا۔ نماز بردن۔ عاجزی کرنا۔ نوبر کردن۔
میوہ تازہ اول کھانا۔ یعنے نیا کرنا۔ نہال ساختن۔ بونا۔ نہانخانہ۔ تہخانہ۔ نی بست
چھپر۔ نیم کار۔ جو دوسرے کے اوزار سے کام کرے۔ نیمروز۔ سیستان۔
نیم لنگ۔ کمان کا چلہ۔ نیم رنگ۔ ناقص اور رنگ اوڑا ہوا۔ نیمجان۔ عاشق
نیل بزبان رفتن۔ امر غیر ممکن کو شہرت دینا۔ جسکو نیل کا ماٹ بگڑنا بولتے ہین
نیکی کردن و در آب انداختن۔ بدون توقع عوض کے نیکی کرنا۔ حرف واؤ
واسطۃ العقد۔ موتیون کے ہار کے بیچ مین سب سے بڑا اور
قیمتی موتی۔ واجب الوجود۔ حق تعالے۔ واماند۔ بقا و قیام۔ واخوردن
و برخوردن۔ ملنا۔ واکشیدن۔ زور یا حیلہ سے کچھہ حاصل کرنا

وابوسیدن - منہ پھیرنا - واسوختن - محبوب سے ناراض ہونا - وارستگی
آزادی - وارفتگی - مضمحل ہونا - اور گھلنا - وحدت الوجود - سب موجودات کو
وجود حق تعالے کا سمجھنا - وحدت نوعی - ایک نوع کی افراد کا متحد ہونا
بلحاظ نوع کے - ورق الخیال - بھنگ - ورق خام - دفتر کا وہ کاغذ جو
مشکوک اور محکوک نہو - ولی عہد - بادشاہ کا وہ لڑکا جو اوس کے بعد
مسند نشین ہو - ولیمہ - نکاح کے بعد کا کھانا نوشہ کیطرف سے
ہاے ہوز - ہارونی - قاصدی اور پاسبانی - ہرمان - مصر کے دو
بُرج نہایت قدیم - ہزار داستان - بلبل - ہزار پایہ کھنکھجورا - ہزار خانہ
شکمنبہ جانورون کا - ہشت بہشت - خلد - دار السلام - دار القرار - عدن
جنت ماوی - جنت النعیم - علیین - فردوس - ہفت دریا - دریاے اخضر
عمان - قلزم - بربر - اوقیانوس - بحر الروم - دریاے اسود - یا یہ سات ہین
دریاے چین - دریاے مغرب - دریاے روم - بحر بنطس - بحر طبریہ - بحر جرجان - بحر خوارزم
ہشت بہشت - کلام خصومت - ہفتاد و دوملت - اہل اسلام کے بہتر فرقے
کہ اصل مین چھہ ہین اور ہر ایک کے بارہ بارہ گروہ ہین - اور سب گمراہ ہین ایک
فرقہ بہترواں اہل سنت وجماعت کا اصل مذہب پر ہے - ہفت دوزخ
دوزخ کے سات طبقے یعنے - سقر - سعیر - لظی - حطمہ - جحیم - جہنم - ہاویہ
ہفت کشور - یا ہفت اقلیم - ربع مسکون کے سات حصے عرض مین مساوی
اور خط استوا کے متوازی کر کے ہر حصہ کو اقلیم نام رکھا ہے - ہفت جوش
سات دہاتون کو ملا کر بناتے ہین - اور اوس کو اشٹ دہات بولتے ہین

سات دہاتین یہ ہین - سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ جست۔ لوہا۔ سیسہ۔ ر
ہفت اورنگ - سات ستارے بنات النعش کے - ہفت پردہ چشم
ملتحمہ - قرنیہ - عنبیہ - عنکبوتیہ - شبکیہ - مشیمیہ - صلبیہ - اوران پردونمین
تین رطوبتین ہین - بیضیہ - جلیدیہ - زجاجیہ - اول تیسرے پردہ کے بعد
اور دو چوتھے کے بعد - ہفت قلم - سات طرح کی لکھائی - ثلث - محقق
توقیع - ریحان - رقاع - نسخ - تعلیق - ہفت اندام - سر - سینہ - پشت
دونو ہاتھ - دونو پاؤن یہ ظاہر کے ہین - اور باطن کے - دماغ - دل - جگر - تلی - پھیپڑا
پتا - معدہ یا گردہ - ہفت خوان - وہ سات منزلین جس مین رستم کیکاؤس کو
کنوئین سے نکالنے کو گیا تہا - اور ہر منزل کی مشکل کو دفع کرتا تہا
ہم پشت - مددگار - ہمدست - شریک و برابر - ہم آورد - حریف
ہمزلف - دو بہنون کے شوہر آپس مین کہلاتے ہین - اور انکو
محاورہ اہل زبان مین ہم داماں بولتے ہین - ہم سلک - سمدہی
ہندو زن - جادوگرنی - ہندوانہ افگندن - نہایت خوف کہانا
ہوا گرفتن و ہوائی شدن - اڑنا - ہوا یافتن - مزاج مین ہوا کا اثر
ہونا - یای تحتانی - یار فروشی - یار کی تعریف کرنا - یخ در بہشت
ایک قسم کا حلوا - یکدست - یکسان - یک جہت - متفق - یک چشم
آفتاب - یک قلم - تمام - یک روکردن - بالکل قطع کرنا - یک
پشت ناخن - مقدار قلیل - یک طرف اوفتادن - مقابل
ہونا - یکبدلہ - شجاع - یک رنگ - بے نفاق - یوم الحساب



-روز قیامت۔
...محاورہ دانان فارسی ہر معدود چیز کو جد الفظ سے
...کی تفصیل یہ ہے۔
...لئے خاص ہے۔ مہار۔ اونٹ کے لئے خاص ہے۔
...ی قسمین۔ طاقہ۔ زربفت۔ مخمل۔ اطلس۔ بانات وغیرہ
ضرب۔ لاٹھی۔ بندوق۔ توپ۔ تپنچہ وغیرہ ساز۔ باجے کی چیزین۔
دستہ۔ تیر کے لئے۔ جلد۔ کتاب وچھڑا۔
فرد۔ قالین وغیرہ فرش کی اشیا۔ اور ورق کاغذ ثوب۔ آستین دار کپڑا۔
نفر۔ آدمی کے لئے مگر شرط یہ ہے کہ خدمتگار یا ملازم یا مزدور یا رذیل
ہووے مثلاً دو نفر۔
راس لادنے اور دودھ کے جانور جیسے گھوڑا۔ خچر۔ گدھا۔ گاے۔ بکری۔
وغیرہ اور ہرن گینڈے کو بھی لکھتے ہین
دست شکاری پرندون مثل باز وغیرہ کے لئے اور ڈھال اور خلعت کے لئے۔
قلادہ درندون کے لئے جیسے شیر۔ چیتا۔ کتا۔ بندر۔ ریچھ۔ لنگور۔ اور
خرگوش کو بھی لکھتے ہین۔
منزل خیمہ۔ قنات۔ کشتی۔ مکان۔ پلنگ۔ چوکی۔ ہودہ۔ عماری۔
زین۔ پالکی۔ بہل۔ چھکڑا۔
قطعہ جواہرات۔ الماس و لعل و فیروزہ وغیرہ۔ اور خط۔ اور کھیت اور تالاب و باغ
قبضہ کاٹ کے ہتیار۔ مثل تلوار و خنجر و پیش قبض و چاقو اور کمان کو

بھی لکھتے ہین۔

جفت موزہ۔ جوتہ۔ کھڑاؤن۔ اور زیور کا جوڑا مثل بازو بند و کنگھن وغیرہ کے۔
مبلغ روپیہ اور اشرفی کے لئے مگر یہ لفظ شمار سے پیشتر آتا ہے کہتے ہین
کہ مبلغ دو اشرفی۔ اور مبلغ چار روپیہ۔
موازی گٹھہ۔ اور بیگہہ اور ٹکہ اور فلوس اور من اور سیر کے لئے اور یہ
لفظ بھی شمار سے پہلے آتا ہے جیسے موازی دو بیگہہ۔
دانہ موتی اور مونگا اور میوسے کے اقسام مثل انار و سیب وغیرہ۔
عدد برتنونکے اقسام اور یہ لفظ ایسا عام ہے کہ بہت جگہہ اسکا استعمال
ہو سکتا ہے مثلاً دو عدد الماس اور تین عدد بندوق اور چار عدد قالین۔
تنبیہہ سواسے لفظ مبلغ اور موازی کے اور سب الفاظ شمار کے بعد بولے
جاتے ہین مثلاً پنج نفر مزدور و چہار راس اسپ وغیرہ۔

## باب ہشتم

اقسام نثر و نظم اور عیوب شعر اور اغلاط کلام کے بیان مین مشتمل تین فصلون پر
فصل اول۔ نثر و نظم مین۔ نثر کی تین قسمین ہین مرجز مسجع
عاری۔ مرجز۔ وہ نثر ہے جسکے دو فقرون کے کلمات مقابل باہم
ہموزن ہون اور قافیہ نرکھتے ہون جیسے صرف اوقات نئے ذکر واہب
کارساز و خرج انفاس جز شغل خالق کردگار عین نقصان ست۔ مرجز مشتق
رجز سے ہے جو ایک بحر سبک کا نام ہے۔ اور مسجع سجع سے نکلا ہے

جس کے معنے آواز کبوتر اور قمری کے ہین اور اصطلاح مسجع اوس نثر کو کہتے ہین جس کے فقرون کے آخر کے کلمات مین قافیہ ہو اور اسکو مقفے بھی کہتے ہین - اب سجع کی تین قسمین ہین - ایک متوازی کہ قافیہ کے کلمات شمار حروف مین برابر ہون - اور اخیر حرف دونون مین مشترک جیسے از دوست مہجورم و بر فراق مجبور - کہ لفظ مہجور و مجبور شمار حروف مین برابر اور تمامی دونون کی حرف ر پر ہے -

دوسرا سجع مطرف کہ دونون لفظون کا حرف آخر ایک ہی ہو مگر شمار حروف مختلف ہو جیسے مرو باوقار خجستہ اطوار است - کہ وقار و اطوار کے آخر مین ر مشترک ہی مگر اول مین چار حرف ہین اور دوسری مین پانچ - سوم سجع متوازن کہ دونون لفظون کے شمار اور وزن ایک ہون مگر حرف آخر دونون مین جدا ہو - جیسے فقیر اور جلیس کو قافیہ مین لائین اور اگر ایسے کلمات دونون فقرون مین جمع کرین کہ ہر ایک لفظ ایک فقرہ کا اپنے مقابل کے لفظ فقرہ ثانیہ کے ہموزن اور حرف آخر مین متحد ہو تو ایسی نثر کو مرصع کہتے ہین جیسے بابوف حقائق گویا است و بصنوف دقائق جویا اور شعر کے دونون مصرعون مین اگر ایسے الفاظ جمع ہون تو اوس کو بھی مرصع کہین گے - اور نثر عاری وہ ہے جسکے فقرات نہ مرجز ہون نہ مسجع اور عاری کے معنے برہنہ کے ہین یعنے نثر مذکور دونون تکلفات سے برہنہ اور خالی ہے - یہ قسمین نثر کی باعتبار الفاظ کے ہین اور معنی کے لحاظ سے نثر کی دو قسمین ہین - سلیس اور دقیق - سلیس وہ ہے جسکے معنے بسہولت سمجھہ مین آجائین - اور دقیق وہ ہے جسکے معنے دقت سے سمجھے جائین

اور انمین سے ہر ایک کی دو قسمین ہین - سادہ اور رنگین - سادہ وہ ہی جس مین مطلب کو بدون رعایت مناسبات کے ادا کیا ہو اور رنگین وہ ہی کہ ادائے مطلب مین ایک طرح کی الفاظ کی رعایت کی ہو مثلاً شروع مین اگر بہار کا ذکر آیا ہے تو آخر تک اوسی کے مناسبات لکھدئے یا علم کا ذکر آیا تو اوسکے مناسبات لکھے اور علے ہذا القیاس -

اور **نظم** کی قسمین دس ہین - قصیدہ - تشبیب - غزل - مثنوی - رباعی - مستزاد - فرد - قطعہ - ترجیع بند - مسمط -

**قصیدہ** کے معنے لغوی مغز سطبر کے ہین اور بعضونکے نزدیک قصد سے مشتق ہے اور قصد کے معنے لغت مین کسی جانب یا کسی چیز کیطرف متوجہ ہونا ہین - اور چونکہ مقصود شاعر کا قصیدہ تھا اسواسطے اس نام سے موسوم ہوا اور قصیدہ کی دو قسمین ہین تمہیدیہ[1] اور خطابیہ[2] - تمہیدیہ وہ ہی کہ اول چند اشعار بطور تمہید لکھکر اوسکے بعد مدح شروع کرین - تمہید کے معنے لغت مین فرش بچھانا ہین - اور فرش سوائے جلیس کے کسی اور کے لئے نہین بچھاتے ہین اور یہان مراد جلیس سے نام ممدوح اور مدح ممدوح سے ہی جو بعد تمہید کے لکھتے ہین - اور قصیدہ تمہیدیہ کے واسطے کئی چیزین لازم ہین - اول ممدوح کے حسب حال تمہید لکھنا - دوسرے بعد تمہید کے مدح ممدوح کیطرف آئین شایستہ اور دلچسپ سے رجوع کرنا - تیسرے اول ضمیر غائب سے اوسکی صفات بیان کرین بعد اسکے خطاب کرکے چند ابیات ممدوح کی تعریف مین لکھین اور اس ضمن مین اپنے دلکا مطلب ظاہر کرکے دو تین شعر دعائیہ کہکر ختم کرین اور کہتے وقت ممدوح کے مرتبہ کا

لحاظ رکھین - اگر ممدوح سلاطین اور امرا مین سے ہو تو اُسکے مناسب الفاظ سنجیدہ لکھے جائین - اور اگر انبیا اور اولیا اور مشائخ اور علما مین سے ہو تو جو کلمات اور اصطلاحات اُنکے شان کے لایق ہون استعمال کئے جائین - ایسا نہو کہ محاورہ مین جو کلمات حمد و نعت و منقبت مین لکھے جاتے ہین وہ سلاطین و امرا کی مدح مین لکھے جائین اور ایسے ہی بر عکس اسکے اسباب مین تمیز شرط ہی قصیدہ تمہیدیہ کی مثال جیسے عرفی کا قصیدہ نعت مین جسکی تمہید یہ ہی ؎ سپیدہ دم چو زدم آستین بشمع شعور + شنیدم آیت استفتحوا ز عالم نور - اور قصیدہ خطابیہ وہ ہوتا ہی جس مین تمہید نہین لکھتے - مطلع ہی سے خطاب کرکے ممدوح کی مدح شروع کرتے ہین جیسے عرفی کا قصیدہ جسکا مطلع یہ ہی ؎ اے مہر تو جان آفرینش - نعت تو زبان آفرینش - اور قصیدہ مین ۱۹ - یا ۲۰ بیتون سے کم نہونی چاہیئن اور زیادہ کی کوئی حد نہین - اور قصیدہ گوئی مین متقدمین کا اتباع چاہیئے نہ متاخرین کا اس لئے کہ متاخرین کو اس فن مین مہارت کلی حاصل نہین ہے اونکی غزل اور قصیدہ کا روزمرہ ایک ہی طور کا ہی اور یہ درست نہین قصیدہ اور غزل کے روزمرّہ مین مغایرت کلی ہی اور نیز قصیدہ کو اس مضمون کے اعتبار سے کسی نام سے مسمے کرتے ہین مثلاً جس مین مضمون عشق ہو اوسکو عشقیہ کہتے ہین اور بہار والے کو بہاریہ اور شیخی والے کو فخریہ اور شکایت آسمان کا ذکر ہو تو حالیہ اور اگر شہر کے ادنے اور اعلے کی پریشانی کا ذکر ہو تو شہر آشوب اور دنیا کی پریشانی کا مذکور ہو تو جہان آشوب کہتے ہین -

تشبیب - لغت مین ایام شباب کے ذکر کرنے اور حال معشوق کے
وصف کرنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین اُن اشعار کو کہتے ہین جو قصیدہ کے
شروع مین کسی چیز کی صفت مین لاتے ہین یعنی اشعار تمہید تشبیب کہلاتے ہین۔

غزل - کے معنے لغت مین عورتون سے بات کرنے کے ہین اور غزل کی
بیتین پانچ سے کم اور پندرہ یا سترہ سے زیادہ نہین ہوتین اور طاق ہونا
ضروری ہے اور غزل مین سوائے مضمون عشق اور حسن اور آوارگی اور شوریدگی
اور آلام فراق اور ولولہ اشتیاق اور آرزوے وصال اور تعریف خط و خال
کے اور کچھہ نہ لکھا جاے اور جو مضمون مطلع مین لکھا جاے مقطع تک وہی چلا جاے
اور روزمرہ صاف فصحا کا سا ہو اور جنون آمیز اور عشق انگیز باتین اور یاس
اور نومیدی جس قدر غزل مین زیادہ ہوگی اوسیقدر دلچسپ اور مرغوب
طبائع خاص و عام ہوگی اور ہر شعر دوسرے سے بلند اور برجستہ ہووے

قائدہ - واضح ہو کہ قصیدہ اور غزل کے شعر اول کے دونون مصرعون مین قافیہ
ہوتا ہے اوسکو مطلع کہتے ہین اور جو شعر مطلع کے بعد ہوتا ہے اوسکو
حسن مطلع بولتے ہین اور جس شعر مین شاعر اپنا تخلص درج کرتا ہے یعنے شعر آخر
کو مقطع کہتے ہین اور سب سے عمدہ شعر کو شاہ بیت بولتے ہین۔

مثنوی - کے معنے ہین تثنیہ کیا گیا چونکہ مثنوی کی بیتونکے دونون
مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہین اس لئے مثنوی کہتے ہین اور اساتذہ کے نزدیک
مثنوی کہنا تمام اقسام اشعار سے مشکل ہے اس فن مین فردوسی طوسی
اور نظامی گنجوی [illegible] کہتے ہین۔ دوسرے مثنوی گو مثل امیر خسرو

دہلوی اور مولوی جامی اور ہاتفی کے انکے متبع ہین اور بالاتفاق مثنوی کے سات وزن ہین سواے انکے دوسرے وزن مین مثنوی کہنا اساتذہ کی نزدیک غلطی فاحش ہے کسیطرح جائز نہین اور داستان مثنوی کے لئے تمہید شرط ہے اور ربط کلام کا سلسلہ واجب اور مثنوی کے دیباچہ مین کئی چیزین لازم ہین - توحید - مناجات - نعت - مدح سلطان زمان - تعریف سخن و سخنوران - سبب تالیف وتصنیف کتاب - مثنوی کے دیباچہ مین ان سب باتون کے موجد حضرت نظامی گنجوی ہین ان سے پہلے مثنوی کو فقط قصہ سے شروع کیا کرتے تھے جیسے تحفۃ العراقین خاقانی اور مثنوی مولوی روم وغیرہ رباعی جسے فارسی مین ترانہ کہتے ہین اسکا واضع رودکی ہے - اور مثنوی کی طرح رباعی کے اوزان بھی علحدہ ہین سواے اُنکے دوسری وزن مین نہین کہتے ہین چنانچہ رودکی نے ۲۴ وزن بحر ہزج سے نکال کر بارہ بارہ دو شجرون مین لکھے ہین - الغرض مراد رباعی سے جسے دوبیتی بھی کہتے ہین چار مصرعے ہین جن کا وزن اور قافیہ یکسان ہو اور رباعی کے تیسرے مصرعے مین اگر قافیہ ہو تو مستحسن ہے اور جو نہو تو معیوب نہین اور رباعی کی دوسری بیت اول سے زیادہ بلند ہونی چاہیئے -

مستزاد - اوسے کہتے ہین کہ رباعی کے ہر مصرعہ کے بعد ایک دو لفظ زیادہ کرین اور الفاظ زائد وزن رباعی ہی کے اجزا ہوتے ہین اور شعر اصلی کا مضمون اُنپر منحصر نہین ہوتا جیسے ؎ ہر چند کہ گلرخان وہر اند بسے + با رنگ وصفا - مثل تو بہ نیکوی نہ دیدست کسے - اے عشوہ نما - در پای تو غیر ازین کہ جان

افشانم۔ اے یار عزیز۔ ما رانبود ہیچ ہوا و ہوسے۔ برخیز و بیا۔ اور متاخرین شعراء اردو نے وزن رباعی کے سوا غزل مین بھی مستزاد کہا ہے۔

**فرد**۔ اُس شعر کو کہتے ہین جسکے دونون مصرعون مین سے ایک پر بھی قافیہ کا اطلاق نکر سکین اس لئے کہ اگر دونون مصرعے مقفے ہونگے تو وہ شعر قصیدہ یا غزل کا مطلع ہوگا اور جو مثنوی کا شعر ہوگا تو اوسکو بیت کہین گے اور جو ان دونون سے خارج ہو اوسے فرد کہتے ہین۔

**قطعہ** کو اس لئے قطع کہتے ہین کہ مطلع سے قافیہ منقطع ہوگیا ہے اگر کسی قصیدہ یا غزل کا مطلع دور کرین قطعہ رہجائے گا اور قطعہ کے اشعار دو سے کم نہین ہوتے اور زیادہ کی کوئی حد نہین ہے۔

**ترجیع بند**۔ لغت مین ترجیع کے معنے لوٹا لنے کے ہین اور شاعرونکی اصطلاح مین یہ ہے کہ چند اشعار جنکا وزن قافیہ یکسان ہو لکھکر انکے بعد ایک شعر خاص اوسی وزن کا لائین ان سبکا نام بند ہوتا ہے۔ اگر ایسے کئی بند کہ جنکے آخر مین ایک ہی شعر خاص ہو جمع کرین تو مجموعہ ترجیع بند کہلائے گا جیسے ما مقیمان ہے۔ اور اگر ہر بند کے آخر کا شعر جدا گانہ ہو تو اوسکو ترکیب بند کہتے ہین اور بند کے اشعار پانچ سے کم اور گیارہ سے زائد نہین ہوتے۔

**مسمّط** تسمیط سے مشتق ہے جسکے معنے لغوی موتیونکا لڑی مین پرونا ہے اور اصطلاح مین چند ایسے مصرعونکے جمع کرنے کو کہتے ہین کہ وزن و قافیہ مین کسی شعر کے مصرعہ اول سے متفق ہون پس اگر مصرعہ اصلی پر دو مصرعے لگائین گئے تو اوسکو مربع کہین گے جیسے کسیکا شعر ہے ؎ نالہ مرغان

شدہ بر فلک از ہر طرف - باغ شدہ چون صنم باد شدہ چون سمن - اس کے
اول مصرعہ پر کسی نے دو مصرعے لگائے ہ ابر بوقت بہار چونکہ کشود دست
کف - ژالہ نگر چون گہر لالہ سراسر صدف - نالہ مرغان شدہ الخ پس یہ مربع
ہوگیا - اسیطرح تین مصرعے زائد ہونگے تو مخمس کہلائے گا - اور چار والی کو
مسدس اور پانچ والے کو مسبع اور چھہ والے کو مثمن اور سات والے کو متسع
اور آٹھ والے کو معشر کہتے ہین اور آٹھ سے زیادہ مصرعون کے ملانے کا
دستور نہین - اور اس قسم کے اشعار کہنے کا یہ طریق ہے کہ جتنے مصرعے ہموزن
اور ہم قافیہ جمع کرین آپس مین پیوند لفظی اور معنوی رکہتے ہون اور بیت اصلی
کے مصرعہ تک مسلسل اور نہایت چسپان و مربوط چلے جائین یعنے شروع سے
آخر تک ایک صورت کے ہون علحدہ معلوم نہون -

**فصل دوم عیوب شعر کے بیان مین** عیوب شعر مین سے ایک مناقضہ ہے
اور مناقضہ شعر کے دو مصرعون کے درمیان بلندی اور پستی مضمون کے اختلاف کا
نام ہے یعنے معنے مصرعہ ثانی مصرعہ اول کے نقیض ہون جیسے اس شعر مین شیخ سعدی کے
ہ یکے سیل رفتار ہامون نورد + کہ بعد از ہیش دور ماندے چو گرد - اول مصرعہ مین
اسپ کو سیل ہامون نورد کہا ہے اور مصرعہ ثانی مین اسکو ہوا پر سبقت دی ہے اور
دونون مصرعون کے معنے کا تناقض ظاہر ہے اگرچہ مصرعہ اول مین خوشخرامی کی
جہت سے سیل کے ساتھ تشبیہ دینی اور ثانی مین جولانی اور تیز دوی کی جہت سے ہوا کے
ساتھ کہنے سے تناقض نہین رہتا مگر چونکہ یہ قیدین شعر مین مذکور نہین اسلئے شبہ پڑتا ہے اور جیسے
انوری کے اس شعر مین ہ ای ملک ترا عرصۂ عالم سرکوی - از ملک تو تا ملک سلیمان

سر موسے + مصرعہ اول مین ملک ممدوح کے مقابلہ مین تمام عالم کو سرکوبی ٹھہرایا ہے۔ اور مصرعہ ثانی مین ملک سلیمان کی برابر کر دیا ہی مناقضہ ظاہر ہی مخفی نرہے کہ ایسے اشعار اگر کسی کی مدح مین واقع ہون تو مصرعہ اول کو عروج فے المدح اور مصرعہ ثانی کو نزول فے المدح کہین گے اور کبھی کلام مین اسکے برعکس بھی واقع ہوتا ہے یعنے نزول فے المدح عروج فی المدح پر مقدم ہوتا ہے جیسے بادشاہی گھوڑے کی تعریف مین بدر چاچ کے یہ شعر ع آن قمر جبہہ و شب پیکر و خورشید مسیر + کہ درامروز پس پشت نہد فردا را + تیز گوشی کہ بمشرق اگرش ہا گوئی + جز بمغرب بالف وصل نیفتد ہارا۔ مصرعہ اول مین گھوڑے کو خورشید مسیر کہا ہی اور سورج چار پہر مین مشرق سے مغرب تک پہونچتا ہی اور دوسری بیت مین کہتا ہی کہ اگر اوس گھوڑے پر چڑھ کر مشرق مین کوئی شخص نعرہ ہا مارے تو ایسا جلد مغرب مین پہونچ جائے کہ الف اور ہ کا وصل وہان پہونچکر ہو دوسرا عیب تقدیم و تاخیر وہ دو قسم ہے۔ ایک یہ ہے کہ مصرعہ اول کا مضمون دوسرے مین باندہا جائے اور مصرعہ ثانی مصرعہ اول مین جیسے بیدل کو اس شعر مین ع چشمے ست کہ باید برخ ہر دو جہان بست + گرفتن ازین خانہ درے داشتہ باشد + مصرعہ ثانی کا مضمون اول مین چاہیے تھا اور اول کا مضمون دوسرے مین لکھنا مناسب تھا۔ دوسری قسم تقدیم و تاخیر لفظی یعنے لفظ آگے پیچھے ہو جائین جیسے نظامی کے اس شعر مین ع چنان زد بر و ناچخ نہ گرہ۔ کہ ہم کالبد سفتہ شد ہم زرہ + اول زرہ کے واسطے سفتہ شد کہنا لازم تھا اسلئے کہ پہلے کالبد سفتہ نہین ہوتا بلکہ زرہ۔ یہ عیب عیوب حسن

تقریر کی قسم مین سے ہے اور حضرت نظامی گنجوی نے سکندر نامہ کے دیباچہ مین پہلے ہی سے اس کا عذر کیا ہے کہ شاعر کو بعض جگہہ ایسی ضرورت پیش آتی ہے اسواسطے اوسکی خطا قابل گرفت نہین چنانچہ یہ شعر اوسکا ہے۔ ؎ بتقدیم و تاخیر بر من مگیر + کہ باشد گزارندہ را ناگزیر + کبھی ضمیر کو بھی مقدم لاتے ہین جیسے سعدی کے اس شعر مین ؎ چو در دوستی مخلصم یافتے + عنانم ز صحبت چرا تافتے۔ یعنے عنان از صحبتم چرا تافتے۔

تیسرا عیب تعقید کلام ہے۔ اس کی بھی دو قسمین ہین۔ تعقید لفظی اور تعقید معنوی۔ تعقید لفظی کلام مین اختلال الفاظ کا نام ہے جسکے سبب مراد قائل بدلالت صریح نہین سمجھی جاتی جیسے علی حزین کے اس شعر مین ؎ این سایۂ بلند ز سر و ریاض کیست + عمرے درین ہوا است پر و بال میزنم + دوسرے مصرعہ مین است رابطہ کا نہایت بیجا اور لے معنے تعقید لفظی ہے اگر ضمیر شین لائی جاتی تو کچھہ قباحت نہوتی اور اسطرح کہنا مستحسن ہوتا ع عمریست در ہواش پر و بال میزنم۔ جب مطلب فوت نہوتا ہو تو تعقید لفظی جائز رکھتے ہین جیسے سعدی رح کے اس شعر مین ؎ تو نیکو روش باش تا بد سگال۔ بنقص تو گفتن نیابد مجال + گفتن کو لفظ نقص پر مقدم رکھنا مناسب تھا۔ مگر چو مطلب فوت نہین ہوتا ہے جائز رکھا گیا ہے۔ تعقید معنوی کلام مین مضمون اور معنے کے اختلاف کا نام ہے جیسے جامی کے اس شعر مین ؎ بیک جنبش دو بارہ سر نسودہ + چو مہ ہر روز از برجے نمودہ چاند ہر روز برج سے نہین نکلتا ہے۔ اگر منزل کہتے تو تعقید معنوی نہوتی

تضمین دو قسم ہے۔ ایک یہ کہ ایک بیت کے معنے دوسری بیت کے معنے کے ساتھ علاقہ رکھتے ہون یعنے جب تک دوسری بیت نہ پڑہین اُسکے معنے سمجھہ مین نہ آوین۔ زمانۂ قدیم مین اسطرح کی تضمین کو معیوب جانتے تھے مگر اب نہین جانتے ہین جیسے کسی اوستاد کے یہ دو شعر ہین ؎ ہزار مینے کا اژدہا باشد در دویران شود + اژدہاے خسرو آزادہ نیکوسیر۔ ہر کجا باشد بود آباد دائم آن دیار۔ سایۂ او نعمت است و بود نش زیب ست دفر + ایسے ہی عرفی کے یہ دو شعر ہین ؎ انجا کہ دانش تو نہد رسم تقویت + اے آیت شعور تو نازل بشان علم۔ دست ضعیف جہل کہ در آستین شکست۔ از عقل اولین بر باید عنان علم۔ فارسی مین ایسی تضمین بہت ہے اور اس قسم کی تضمین کو عرف حال مین قطع بند بولتے ہین۔ دوسری قسم تضمین کی یہ ہے کہ شعر یا غزل کسیکی لیکر اپنے اشعار کے ساتھ پیوند کرین جیسے علی حزین کے تین شعرون مین کسی اوستاد نے پیوند لگا کر مخمس لکھا ہی مخمس بیاد آن پری کردم بلند از بس کہ غوغا را۔ رسانیدم بگوش اہل گردون شور سودا را + کجا زہد و صلاح و پارسائی بیخبر ما را۔ بآب از آتش مے دادہ ام خاک مصلے را۔ بباد از نالۂ نے بردہ ام ناموس تقوی را۔ زبہر اہان نہ یکدل بر سر خود مہربان کردم۔ برآئین جرس ہر چند صد شور و فغان کردم + طفیل عشق آخر سر نوشت خود عیان کردم + جبین را سجدہ فرسائی در پیر مغان کردم + ببام کعبہ دل بینم ناقوس ترسا را + چہ سازم چون کنم ہیہات امشب سخت حیرانم + کہ دل از دست رفت و نوبت افتادوست بر جانم تعرض چیست اے زاہد اگر من نا مسلمانم + برہمن زادۂ زنار بندے برد ایمانم

کہ سودا ے کنم باکفر زلفش دین و دینارا۔

**تخلیع**۔ اوزان نامطبوع وناخوش اور ارکان ثقیل پر شعر یا غزل کہنا تخلیع کہلاتا ہے اور یہہ بھی معیوب ہے۔

**تخالف** قاعدے اور محاورے کے خلاف کلام لکھنا تخالف کہلاتا ہے جیسے اس مصرعہ مین خلاف قاعدہ لفظ عہد کا عین تقطیع سے ساقط ہوتا ہے۔

ع غلط کردم عہد جوانی بغفلت۔ اور ایسے ہی خلاف محاورہ مثلاً سر کشیدن کی جگہہ سر بر آوردن لکھنا۔

**تنافر** ایسے الفاظ اور حروف جمع کرنا جنکا تلفظ طبیعت پر گران ہو خواہ قریب المخارج ہون یا بعید المخارج جیسے نظامی گنجوی کہتے ہین ؎ چو بوسیدہ چوبے کہ در کنج باغ۔ فروزند باشد بشب چون چراغ۔ ایسے ہی فردوسی کا یہ شعر ہے ؎

زسم ستوران دران پہن دشت ✽ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

**غرابت** غیر مانوس الاستعمال کلمات لکھنے کا نام ہے چنانچہ خداے تعالے کو بجاے کریم کہنے کے سخی کہنا یا ناطق کہنا۔

**ضعف تالیف**۔ اہل زبان کے روزمرہ کے خلاف لکھنا ضعف تالیف کہلاتا ہے جیسے لبریز کی جگہہ لبب اور شلوار بند کی جگہہ کمر بند اور تراشیدہ کی جگہہ سترش لکھنا۔

**عدول** جسے تصرفات شاعری بھی کہتے ہین۔ یہہ ہے کہ کوئی شاعر وزن یا قافیہ کی درستی کے واسطے اصلی لفظ کو متغیر کرے مثلاً ساکن کو متحرک یا متحرک کو ساکن کردے یا کسی حرف کی کمی یا زیادتی سے لفظ کو متغیر کرے جیسے نظامی گنجوی نے

وزن کی درستی کے لئے لفظ ارنی مین رائے متحرک اور لفظ معصفر مین عین متحرک کو ساکن کر دیا ہی یہ دو شعر اسکی مثالین ہین ؎ موسے ازان جام تہی دید دست شیشہ بکہ پایہ ارنی شکست + ؎ گشت جہان از نفسش تنگ تر + وز سر رش معصفری رنگ تر - ایسے ہی شمس تبریزنے مفرح القلوب مین عم تیسپارون کو عمیت لکھا ہے ؎ زسی سیپارہ قرآن تا بعمیت - تمام ست این سلوک سی و صد بیت فائدہ پوشیدہ نرہے کہ مواضع ضرورت اور مواقع اضطرار مین اس طرح کے تصرفات یعنی کمی و زیادتی حروف اور تبدیل حرکات و سکنات جو شعرائے عرب و عجم نے کئے ہین وہ لوگ اپنی زبان کے محاورے واقف اور فصاحت و بلاغت کے موجد تھے کوئی وجہ اس کی درستی کی اُنھون نے اپنے نزدیک ٹھہرائی ہوگی کسی دوسرے شخص کو جائز نہین ہی کہ اونکی پیروی سے جس لفظ کو چاہے اوسمین اپنی طرف سے تصرف کرکے مناسب یہ ہی کہ اسمین اونکی تقلید نکرے اور اُنکے تصرفات کو ترک کرے

اور ضرورت کے وقت جن تصرفات کو فارسی کے اساتذہ نے جائز کہا ہی وہ آٹھ ہین اول فصل یعنی کسی لفظ مین کوئی حرف زیادہ کر دینا اور اُسکے معنے نہ لینا اور وہ نو حرف ہین الف بائے موحدہ تائے فوقانی یائے تحتانی شین منقوطہ میم واو جنکا بیان معانی حروف کے بیان مین گذرا - دوسرا قطعہ یعنے کسی لفظ کے حروف اصلی مین سے کوئی حرف گرا دینا جیسے کبوتر سے کوتر خاقانی نے کرلیا ہی ؎ آنگاہ چو عنکبوت و کوتر + دربان و رقیب سان بہرد - تیسرا تخفیف یعنی مشدد کو مخفف کرلینا جیسے لفظ تنور کہ اصل مین بتشدید نون ہی تنور بہ تخفیف نون اس

شعر مین آیا ہے ؎ ازان گروہ نمائی بردن کہ در دوزخ۔ مقام شان بہ قیامت بود چونان بہ تنور۔ ایسے ہی لفظ ہم اور غم اور صف اور دف جسکا حرف آخر مشدد ہے فارسی مین تخفیف سے مستعمل ہین چنانچہ عرفی کے اس شعر مین ؎ عادت عشاق چیست مجلس غم داشتن ٭ حلقۂ شیون زدن ماتم ہم داشتن۔ چوتھا تشدید یعنے مخفف کو مشدد کر لینا جیسے زر اور پر اور برد اور درد سب مخفف اساتذہ کے اشعار مین مشدد آئے ہین۔ مثال زر سعدیؒ کے اس شعر مین ؎ وجود مردم دانا مثال زر طلاست ٭ کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند ع نبرد قز نرم را تیغ تیز۔ نظامی ؎ اگر پای پیل ست وگر پر مور۔ بہر یک تو دادی ضعیفی و زور ٭ ایضاً ؎ شہ آن جرم ناپختہ و نیم خام۔ بدرد و بخاید بحرص تمام ٭ پانچوین ممدودہ کو مقصورہ کر لینا جیسے آخشیج سے اخشیج ع ز شش جہات و چہار اخشیجان تو ئی مقصود ٭ چھٹا مقصورہ کو ممدودہ کر لینا جیسے لفظ استر یعنے استر قبا و کلاہ وغیرہ کو بعض اساتذہ نے ممدودہ لکھا ہے۔ سعدی ؎ شنیدم کہ فرماندہی دادگر۔ قبا داشتے ہر دو رو آستر ٭ ساتوان متحرک کو ساکن کرنا۔ آٹھوان ساکن کو متحرک کر لینا جیسے فردوسی کے ان اشعار مین ؎ لفرمود تا بہمن آمدش پیش ٭ سخن گفت با او زاندازہ بیش ٭ ؎ پدرم آن دلیر گرانمایہ گرد۔ زننگ اندران انجمن خاک خورد ٭ آمدش کی دال اور پدرم کی ر کہ اصل مین متحرک تھی ضرورت شعر کے سبب ساکن کر لی ہین۔ اور نیز پدرم کا میم ساکن تھا اوس کو متحرک کر لیا ہے۔ یا جیسے اس مصرعہ مین مصرعہ

غریب خاک خراسان علے بن موسے - جن کی ب اصل مین ساکن تھی متحرک کر لی ہے -

تیسری فصل اغلاط کلام کے بیان مین - اغلاط کلام تین قسم مین لفظی - معنوی - ترکیبی - اغلاط لفظی یہ ہین کہ لفظاً غلطی ہو جیسے رافعی کے اس شعر مین ؎ نہ بر مزاج کسے دست یافت پیکر مے - نہ در دماغ کسے غلبہ کرد قوت خواب + اس شعر مین جو پیکر مے کہا ہے یہ خطا فاحش ہے اس لئے کہ مے پیکر نہین رکھتی کیونکر پیکر کا اطلاق انسان اور حیوان کی صورت پر ہوا کرتا ہے یا اونکی تصویر پر - اگر بجاے پیکر کے کیف یا جرم کہا جاتا تو درست ہوتا ایسا ہی ظہیر فاریابی کا بھی یہ شعر ہے ؎ دوام عمر تو بر عکس باد مقرون با بہ شادی کہ نباشد مخافت خزنش + اس بیت مین ممدوح کے دوام عمر کو بر عکس کہنا نہایت معیوب اور نامناسب ہے اور کلام کو اپنے ماقبل سے اچھی طرح ربط نہین ہوتا ہے اگر اس طرح کہا جاتا ؎ دوام عمر تو بے انقراض مقرون باد بشادی کہ نباشد مخافت خزنش + تو کچھہ قباحت نہوتی - ایسے ہی فردوسی نے رستم کی مان کی زبان سے اُس کے نوحہ مین یہ شعر کہا ہے ؎ ہزار و صد و سیزدہ سالہ گرد + جہان را ندید و جہانش بخورد - خورد کا قافیہ گرد لانا خطاء لفظی ہے اور علم قوافی مین ہرگز جائز نہین - واو معدولہ کا قافیہ ماقبل مفتوح چاہیے پس اگر بجاے گرد کے مُرد کہا جاتا تو بہتر ہوتا لیکن شاہنامہ مین کتنی جگہہ ایسا قافیہ لایا ہے اور ملا ظہوری نے بھی ایسا کہا ہے ؎ نیست جم ورنہ بخجلت میبرد شاہرخ کو کہ شاہرخ مے خورد + اغلاط معنوی یہ ہین کہ معنے مین خطا واقع

ہو جیسے ابو الفرج کے اس شعر مین ؎ دیدار خواست چشم زمانہ ز قدر تو
در گوش او بنہاد قضا لن ترانیا۔ جس حالت مین کہ چشم زمانہ قدر ممدوح کا دیدار
چاہتی تھی تو زمانہ کے کان مین لن تری کہنا مناسب تہا نہ لن ترانیا کیونکہ یہان
فعل کے بعد ضمیر متکلم مفعول واقع ہوئی ہی جس سے معنی خبط ہو گئے۔ ایسے ہی
یہ شعر ؎ تو نخستین بادشاہے از عجم اندر جہان۔ در شہنشاہی تو شاہا راست
ہمچون جم شدی۔ مصرعہ اول مین ممدوح کو عجم کا پہلا بادشاہ کہا ہی اور
مصرعۂ ثانی مین جم سے تشبیہ دی ہی یہ نجانا کہ جم تیسرا بادشاہ عجم کا ہے
اور ایسے ہی مولوی جامی کا یہ شعر ؎ بگفتا گر بدین کارت تمام است۔ عزیز
مصرم و مصرم مقام است۔ مولوی حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی کہتے
ہین کہ آپ نے عالم خواب مین زلیخا سے کہا تہا کہ میرا نام عزیز مصر ہے اور
میرا مقام شہر مصر اور اس وقت مین آپ عزیز مصر نہ تھے اور نہ وہان مقیم تھے
پس خلاف کہا اور دہوکا دیا کہ زلیخا نے اونکے حسب الحکم عزیز مصر سے کہ مصر کے
بادشاہ کا وزیر تھا شادی کر لی اور ۳۰ برس کے بعد یوسف علیہ السلام عزیز
مصر ہوئے اس صورت مین دروغ اور فریب حضرت یوسف علیہ السلام کیطرف
عائد ہوتا ہی حالانکہ انبیاء علیہم السلام دروغ اور فریب سے مبرا ہوتے ہین ایسے ہی
ایک جگہہ برادران یوسف علیہ السلام کی مذمت مین کہا ہی ؎ بیا بنگر کنیزک زادگا نرا
زراہ عقل دور افتادگا نرا۔ یوسف علیہ السلام کے سب بھائی نبوت کے مرتبے
پر پہونچے تھے اور غلام زادہ اور کنیزک زادہ نبی نہین ہوتا ہے نبوت کیواسطے
حریت ضرور ہے۔ اغلاط ترکیبی ترکیب کی غلطی کو کہتے ہین جیسے خاقانی کے اس شعر

مین ؎ بلبل کردش سجود انعمک اللہ صباح - خود بخود مے بازد او صحک اللہ
جواب + اصل انعم اللہ صباحک تھا بجاے اسکے انعمک اللہ صباح کہا - ایسیہی
یہ شعر ہے ؎ غمزہ اختر بہ بست خندہ رخسار صبح + سرمۂ گیتی نشست گریۂ
چشم سحاب + خندہ لب و دہن سے ہوتا ہے نہ رخسار سے ہان خندان رو
محاورہ ہے خندان رخسار نہین ہے اور کسی کے گریہ چشم سے کسیکی آنکھ کا
سرمہ نہین دہلتا ہی - ایسے ہی فرخی کا یہ شعر ؎ خرمن زمرغ گرسنہ خالی کجا بود +
ما مرغکان گرسنہ ایم و تو خرمنے - لفظ خرمنے ترکیب مین بموقع واقع ہوا ہی اسواسطے
کہ خرمنی بھی پڑہا جاتا ہی جسکے معنے ہین میرا گدا ہے اور کبھی لفظ غلط کو خلاف
قاعدہ شعر مین بھی ترکیب دیگر ایسے عذر کردیتے ہین کہ وہ غلطی صحت سے اچھی
معلوم ہونے لگتی ہے جیسے استاد ریحی کے یہ دو شعر ؎ ازما اگر بحق تو تقصیر کے فتاد
معذور دار مارا اے صاحب البریف + این فا بجاے دال نہادم ز مفلسی پیوند کردہ
ام رسن موے ربلیف اول بیت مین صاحب البرید کی جگہہ صاحب البریف کہاہی
اور دوسری بیت مین کہا کہ یہ ف جو بجاے دال لکھی ہے مفلسی سے لی
ہے اور اسمین دو طرح کا لطف ہی ایک یہ کہ ممدوح کے آگے پردہ مین اظہار
مفلسی کیا ہی - دوسری یہ کہ اس وزن کے جتنے قافیے تھے سب صرف ہوگئے اور
مین قافیونکی طرف سے مفلس ہوگیا اس سے دال کو فا مفلسی سے بدلکر قافیہ کیا گیا
**توارد** - اسے کہتے ہین کہ شعر یا مصرعہ یا مضمون کسی دوسرے شاعر کا کسیکے
کلام مین آجاوے اور اسکو اس بات کی خبر نہو کہ یہ دوسرے کا ہی جیسے امیر
خسرو کے اس شعر مین نظامی گنجوی کے مصرعہ سے توارد ہوا ہی - امیر خسرو ؎

اے صفت بندہ نوازندگی - از تو خدائی و زما بندگی - نظامی ؎ دو کار است بافر و فرخندگی - خداوندی از تو زما بندگی - مولوی عبدالرحمن جامی کو زلیخا مین نظامی کی کتاب شیرین خسرو کے ابیات و مضامین مین اکثر توارد واقع ہوا ہی جیسے یہ اشعار جامی کے ؎ مرا اے کاشکے مادر نمیزاد ؛ وگر میزاد کس شیرم نمیداد نظامی ؎ مرا اے کاشکے مادر نزادے - وگر زادے بخور دسگ بدادے ایضاً جامی ؎ زن از پہلوئے چپ شد آفریدہ + کس از چپ راستی ہرگز ندیدہ - نظامی ؎ زن از پہلوے چپ گویند برخاست ؛ نیاید ہرگز از چپ راستی راست - اسیواسطے بعضون نے لکہا ہے کہ مولوی جامی اور خسرو دہلوی نے نظامی گنجوی کی شاعری کا گھر برباد کردیا ہے - حق تو یہ ہے کہ ان دونون کے نظم مین کوئی ایسی داستان نہین ہے کہ جس مین نظامی کے ایک دو مصرعے یا شعر نہون ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نظامی کا کلام ان دونون کی مزاولت مین بہت رہا ہے اسلئے کہ جو کلام کبھی نظر سے نہ گذرا ہو اور کانون تک نہ پہونچا ہو اُس مین توارد نہین ہوتا ہے اور اگر کہین احیاناً ہوجاتا ہے تو مذموم نہین بلکہ پچھلے شاعر کی علو طبیعت پر دلالت کرتا ہے کہ اس کی فکر اُستاد کی فکر سے جا ملی اور جو لوگ مولوی جامی اور خسرو دہلوی کیطرف سرقہ کی نسبت کرتے ہین محض غلط ہے - سرقہ اُسے کہتے ہین کہ کوئی شاعر کسی اوستاد کا مضمون عالی خواہ بہ تبدیل وزن خواہ بہ تغیر الفاظ اپنے شعر مین لاوے اور توارد اور سرقہ مین فرق یہ ہے کہ توارد ناوانستہ ہوتا ہی اور سرقہ دانستہ جیسے علی حزین کا شعر ؎ اے وائے بر اسیری کز یاد رفتہ باشد + در دام ماندہ باشد

صیاد رفتہ باشد۔ اور ملا ظہوری کا شعر ؎ بران صید مسکین چہ بیداد رفت
کہ در دام از یاد صیاد رفت۔ بعضون کے نزدیک اس صورت مین سرقہ جائز ہے
کہ بندش پچھلے شعر کی پہلے شعر کی بندش سے بلند اور رنگین تر اور مستحسن ہو جیسے
ملا شیدا نے غیاثا حلوائی کا مضمون چرایا ہے ؎ زبسکہ گر و غمت بست بر جگر
ناخن ؛ چو پشت ماہیم از پاے تا بسر ناخن ؛ غیاثا حلوائی ؎ از بسکہ سینہ کندم
و ناخن دران نشست ؛ چون پشت ماہی ست سراپای سینہ ام۔ ایسے ہی یہ شعر
ملا شیدا نے ؎ گر بصحرا موفشانی دشت پر سنبل شود ؛ ور بدریا رخ بشوئی
خار ماہی گل شود ؛ بعینہ کاتبی کا مضمون چرایا ہے ؎ گر بدریا افتد از عکس
جمال تو فروغ ۔ خار ماہی آورد در قعر دریا بار گل ۔

## باب نہم صنائع کے بیان مین

یعنے وہ باتین جنسے کلام مین خوبی حاصل ہو اور وہ دو طرح کی ہین اول صنائع
معنوی جنسے معنون مین خوبی آوے گو معنون کی تبعیت سے لفظ بھی اچھے ہون۔
دوم صنائع لفظی کہ صرف الفاظ ہی مین حسن ظاہر ہو اس لئے اس باب کو
دو فصلون مین بیان کیا جاتا ہے مگر صنائع کے شروع سے پیشتر معلوم کر لینا چاہیے
کہ صنائع نظم اور نثر دونون مین ہوتی ہین لیکن چونکہ منظوم مثالونکا یاد کرنا
سہل ہے اس لئے ہم مثالین نظم ہی کی لکھین گے۔

## فصل اول صنائع معنوی کے بیان مین صنعت اول طباق ہے

جسکو مطابقت اور تضاد اور تطبیق بھی کہتے ہین اور وہ یہ ہے کہ کلام مین
دو معنے ایکدوسرے کے ضد ذکر کرین جیسے ؏ تو میرانی و زندہ کن ہم توئی بس اگر

طباق

دونون امر ضدین رنگ ہون تواس صنعت کو تدبیج کہینگے جیسے ع ذندان نہ کنی سپید تا لب ازتب نہ کنم کبود ہر دم۔ اور اگر دو یا زیادہ معنی موافق ذکر کرکے پھر انکے اضداد ذکرین تو اس صنعت کو مقابلہ کہینگے جیسے ع مخالفان تو مردود چون جواب خطا۔ موافقان تو مقبول چون سوال صواب **دوم مراعاۃ النظیر** جسکو تناسب اور تلفیق بھی کہتے ہین یہ ہے کہ کئی چیزین جنمین مناسبت ہو ایک جا ذکر کرین جیسے ع بہرام روز کوشش و ناہید روز بزم۔ برجیس روز بخشش و خورشید روز رزم۔ اور اسمین داخل ہی صنعت تشابہ الاطراف یعنی کلام کو ایسی شے کے ساتھ ختم کرین جو ابتدا سے مناسبت رکھتی ہو جیسے ع نامۂ تہدید چون سازد رقم ٭ در کفش تیغ دو دم گردد قلم۔ اور اس مین ملحق ہے ایہام تناسب کہ کلام مین ایسے معانی جمع کرین کہ اونکو آپس مین مناسبت نہین مگر ایک لفظ اپنے دوسرے معنے کے لحاظ سے البتہ متناسب ہی جیسے ع از دم خلق تو در مسدس گیتی۔ بوے مثلث بہ مشام بر آمد۔ یہان مثلث سے بوے خوش مراد ہے اُسکو مسدس سے کچھہ نسبت نہین مگر مثلث کے دوسرے معنی مسدس کے متناسب ہین **سوم صنعت تشبیہ** اسکے معنی اور ارکان کا ذکر باب ششم مین ہو چکا ہی یہان صرف اسکے اقسام کا ذکر ہوتا ہے اول معلوم کرنا چاہیے کہ تقسیم تشبیہ کی ایک باعتبار وجہ شبہہ کے ہی یعنے اگر وجہ شبہہ مذکور نہین ہوتی ہے تو اس کو تشبیہ مجمل کہتے ہین جیسے چشم نرگس است اور اگر مذکور ہو تو مفصل کہلاتی ہے جیسے چشم چون نرگس است در حسن و لطافت دوسری تقسیم بلحاظ حرف تشبیہ کے ہی اگر مذکور ہوتا ہی تو تشبیہ مرسل بولتے ہین جیسے اوپر کی مثال مین اور اگر مذکر نہو تو مؤکد کہتے ہین جیسے چشم نرگس اور ایک تقسیم باعتبار مشبہ کے ہے کہ اگر مذکور ہو تو مطلق کہتے ہین جیسے اوپر کی

مثالین ہین اور مذکور نہو تو تشبیہ کنایہ کہتے ہین جیسے ؎ ژالہ از نرگس فرو بارید و گل راآب داد۔ وز تگرگ روح پرور مالش عناب داد۔ اور اسی تشبیہ کو استعارہ بولتے ہین چنانچہ اوسکی مثالین استعارہ کے ذکر مین بہت لکھی گئی ہین پھر صرف تشبیہ کی قسمین پانچ ہین۔ اول تشبیہ مشروط جسمین مماثلت کسی شرط پر موقوف ہو جیسے ؎ چون تو بباغ بگذری گل نرسد ببوی تو لیک بقامت رسد سرو اگر روان شود۔ قد یار کی مشابہت کیلئے سرو مین روانی کی شرط ہی۔ دوم تشبیہ عکس کہ دو چیزون سے ہر ایک کو مشبہ اور مشبہ بہ کرین جیسے ؎ شام گردد چو صبح زرد لباس + صبح گردد چو شام تیرہ شعار + سوم تشبیہ تسویہ کہ اپنی اور محبوب کی ایک ایک چیز کو مشابہ کرین جیسے ؎ دہان تو چو دل زار عاشقت تنگ است + تنش چو موے میان تو لاغری دارد۔ چہارم تشبیہ اضمار کہ ظاہر کلام ایسے ڈہنگ پر ہو کہ تشبیہ مقصود نہین اور واقع مین تشبیہ مقصود ہو جیسے ؎ عاشق اگر منم چرا غنچہ دریدہ پیرہن + کشتہ اگر منم چرا لالہ بخون زدہ کفن + ظاہر مین تشبیہ معلوم نہین ہوتی مگر مراد یہ ہی کہ مین عاشق مثل غنچہ کے دریدہ پیرہن کے ہون اور غرق بخون مثل لالہ کے۔ پنجم تشبیہ تفضیل کہ ایک چیز کو دوسری سے تشبیہ دین پھر مشبہ کو مشبہ بہ پر ترجیح دین جیسے ؎ سرو را قد یار میگویند + سرو چون لے ست ناتراشیدہ۔ چہارم صنعت مشاکلت۔ جسکے معنے ہین ایک دوسرے کی شکل ہونا وہ یہ ہی کہ کسی چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرین جو پاس کے الفاظ کی مناسبت ہو جیسے ؎ لب سوال سزاوار بخیہ بیشتر ست + عبث بجز فتہ خود بخیہ میزند درویش

تشبیہ

صنعت مشاکلت

یہان خموشی کو لب کے بخیہ سے تعبیر کیا ہے اسوجہ سے کہ دوسرے مصرعہ مین
بخیہ خرقہ کا ذکر ہے پنجشم صنعت مزاوجت وہ ہی کہ دو معانی دو شرط و جزا
مین واقع ہون اور جو امر پہلے معنے پر مترتب ہو وہی دوسرے پر ہو جیسے ؎
چون مرا بینی شود لطفت مبدل با عتاب + چون ترا بینم شود صبرم مبدل با ضطراب
یعنے میرے دیکھنے سے تیرے صفات مین تغیر ہوتا ہی اور تیرے دیکھنے سے
میری صفات مین۔ غرضکہ تبدل صفات دونون صورتون مین ہی اور مزاوجت کی معنے
لغت مین جوڑا ہوئے کے ہین ششم صنعت ارصاد لغت مین اسکے معنی راہ پر
نگہبان بٹھانے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ شعر کے شروع مین ایسا لفظ
لادین جس سے معلوم ہو جاوی کہ قافیہ مین یہ لفظ آویگا جیسے ؎ چون آستان مقیم
شود بخت بر درش + ہر کو چو بخت روے براین آستان نہاد۔ یہ شعر اس قصیدہ کا ہی
جس کی بنا قافیہ ان پر ہے اس لئے اول مصرعہ مین آستان کے آنے سی معلوم
ہو جائیگا کہ شاعر آخر مین آستان کہیگا اور اس صنعت کو تسہیم بھی کہتے ہین ہفتم
صنعت عکس جسکو تبدیل بھی کہتے ہین یہ ہے کہ کلام مین جو جزو مقدم کیا تہا
اسکو پھر موخر کر دین اور موخر کو مقدم جیسے ؎ دلے دارم ہمیشہ ہمدم غم۔
غمے دارم ہمیشہ ہمدم دل۔ ہشتم صنعت رجوع کہ ایک بات کہکر کسی نکتہ کے
باعث اُس سی انکار کرین اور دوسرا کلمہ نکتہ آمیز بولین جیسے ؎ دلم رفت آنکہ
با صبر آشنا بود + خطا گفتم مرا خود دل کجا بود۔ نہم صنعت توریہ یعنے چھپانا
جسکو ایہام بھی کہتے ہین وہ یہ ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہون قریب اور بعید اور
مراد قائل کے معنی بعید ہون جیسے ؎ بخروہ تو ان آتش افروختن۔ نیس

آنکهه درخت کهن سوختن * که خردہ سے معنے بعید یعنی چنگاری مراد ہی ایسے ہی ایہام کو
ایہام مجرد کہتے ہین اور دوسری قسم ایہام کی مرشح ہی جسمین معنے قریب کی مناسبات
مذکور ہوتے ہین جیسے ؎ دیدہ روشن میشود از چہرۂ زیبای تو * ورکسے اُنکار
این معنی کند روشن کنم * یہان روشن کنم کے دو معنے ہین ایک یہ آنکھہ کو روشن
کردون اور دوسرے یہ کہ واضح کردون اور مراد یہی ہین اور مناسبات معنے
اول کے دیدہ اور چہرہ مذکور ہین اور ظاہر ہے کہ یہ معنے بھی اس جا درست
ہوسکتے ہین پس غرض توریہ مرشح سے یہی ہوتی ہے کہ ایک معنے بعید مراد ہوتے ہین
اور معنے قریب بھی چسپان ہوسکتے ہین - دہم صنعت استخدام جسکے معنے خدمت
لینے کے ہین وہ یہ ہے کہ دو معنے والے لفظ سے ایک جا ایک معنے مراد لین اور
اُسکی ضمیر سے دوسرے معنے مراد لین جیسے ؎ تا بہ بزم خویش بار داده است
آن سرو بار * از نہال قامتش آزاد شدیم امیدوار - لفظ بار سے اول مصرع مین دخل
مراد ہے اور دوسرے مصرع مین اوسکی ضمیر سے پھل مراد ہے - یازدہم صنعت
لف ونشر لغت مین لف کے معنے لپٹنا اور نشر کے معنے پھیلانا اور اصطلاح مین یہ ہی
کہ چند چیز کو اول مفصلاً یا مجملاً ذکر کرین اُسکو لف کہتے ہین پھر اوسیقدر چیزین اور
ذکر کرین کہ ہر ایک کو پہلے اشیا سے علاقہ ہو اس کو نشر کہتے ہین پس اگر لف
اور نشر کے اشیا کی ترتیب متحد ہو یعنے لف کی اول چیز کو نشر کی اول چیز سے
علاقہ ہو اور اُس کی دوم کو نشر کی دوم سے اور علے ہذا القیاس تو مرتب کہینگے
جیسے ؎ برید و درید و شکست و بہ بست * یلان را سر و سینہ و پا و دست * اسمین
برید کے متعلق سر ہے اور درید کے متعلق سینہ اور شکست سے علاقہ پاکو ہے

اور بست سے وست کو اور اگر دونون کی ترتیب مختلف ہو تو غیر مرتب بولین گے اور
اسکی دو قسمین ہین ایک تو یہ کہ نشر کی ترتیب لف کے برعکس ہو جیسے ع۔
گل و نرگس بہم بر اہل ابصار + نمودہ جلوہ ہاے چشم و رخسار۔ دوسری یہ کہ
مختلف ہو جیسے ع در باغ شد از قد و رخ و زلف تو نایاب + گلبرگ تر و سرو سہی
سنبل سیراب + اور لف و نشر مین بہتر وہ ہوتی ہی کہ کئی لف اور کئی نشر
جمع ہو جائین جیسے اس شعر مین ع جان و دل دلے و عدو تو روز و شب +
از وعدۂ و وعید تو پر نور و نار باد۔ اسمین چار بار لف کیا ہی اور اسیقدر نشر کیا ہے
دوازدہم۔ صنعت جمع کہ کئی چیزون کو ایک جگہہ مین اکٹھا کیا جاے جیسے ع
شد بر دلم آسان ہمہ امروز بیک بار + داد و ستد و نیک و بد و بیش و کم او + چھہ
چیزونکو آسان ہونے مین اکٹھا کیا ہے۔ سیزدہم۔ صنعت تفریق کہ ایک طرحکے
مشابہ چیزون مین فرق بیان کیا جاے جیسے ع زین چلد آب ز ان ببارد خون
مژۂ من کجا و ابر بہار + یعنے مژہ اور ابر باہمدگر مشابہ ہین مگر فرق یہ ہی کہ ایک
مین سے خون نکلتا ہے اور دوسرے مین سے پانی۔ چہاردہم۔ صنعت
تقسیم کہ اول چند اشیا ذکر کرین اور پھر ہر ایک کے متعلق کوئی چیز تعین سکے ساتھ
ذکر کرین اور اس مین اور لف و نشر مین یہی فرق ہی کہ لف و نشر مین تعین متکلم
کی طرف سے نہین ہوتی مخاطب اپنی عقل سے ہر چیز کے مناسب کو اُس سے
متعلق کر لیتا ہی اور تقسیم مین خود متکلم تفصیل وار مناسبات بتا دیتا ہے جیسے
ع دستے کہ گرفتی سر آن زلف چو شست + پاے کہ رہ وصل تو شتی بہ پوست +
زان دست کنون در گل غم دارم پاے + زان پاے کنون بر سر دل دارم دست

اور ایک تقسیم کی صورت یہ بھی ہے کہ ایک ہی چیز کی اقسام پوری ذکر کردی جاوین جیسے ؎ پیوستہ دشمنان توزین گونہ مستمند + یا کشتہ یا گریختہ یا بستہ در حصار یہان مستمندی کے اقسام مصرعہ دوم مین مذکور کئے ہین اور کبھی ان تینون صنعتون مین سے دو دو کو ملاکر مرکب کرتے ہین مثلاً کئی چیزون کو اول ایک حکم مین جمع کیا اور پھر فرق بیان کیا تو جمع و تفریق ہوگی جیسے ؎ من و تو ہر دو مائلیم اے شیخ + تو بمحراب و من بہ ابروی یار + اپنے آپ اور شیخ کو مائل ہونے مین جمع کیا اور جہت میل بیان کرنے سے فرق بتا دیا اور اگر دو چیزون کو جمع کرکے ہر ایک کا حال جداگانہ بیان کیا جاے تو جمع و تقسیم ہوگی جیسے ؎ بہر تو چشم کردہ ام خندہ و گریہ کار خود - خندہ بروز دل کنم گریہ بروزگار خود - اول مصرعہ مین جمع ہے اور دوسرے مین تقسیم - اور کبھی تینون ایک جا جمع ہوتے ہین جیسے ؎ مجلس دو آتش دادہ براین از حجر و آن از شجر + این کردہ منقل را مقر وان جام را جا داشتہ - دو آتش کو مجلس کے ثمرہ ہونے مین جمع کیا اور ایک کو پتھر کی اور ایک کو لکڑی کی کہنا تفریق ہے اور دوسرے مصرعہ مین تقسیم ہے پانزدہم صنعت تجرید جسکے معنے لغت مین ننگا کرنے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ کسی صفت والی چیز سے دوسری چیز پیدا کرین اور غرض اس سے شے اول کا صفت مذکور مین کامل ہونا اس درجہ کو ہوتا ہے کہ اس سے ویسی ہی دوسری چیز نکل سکتی ہے اور یہ صنعت اکثر تخلص مین آیا کرتی ہے ؎ مست ذوق عرفیم کز نغمۂ توحید تو + لذت آوازہ در کام جہان انداختہ

اس مین متکلم نے اپنے آپ کو ایسا کامل عارف قرار دیا کہ اسمین سے ایک شخص جداگانہ نکال کر اسکا حال بیان کیا کہ مین عرفی کے ذوق سے مست ہون حالانکہ کہنے والا خود عرفی ہی ہے۔ شانزدہم[۱۶] صنعت مبالغہ کہ تعریف اور مذمت مین ایسی نوبت پہونچا دین کہ وہان تک پہونچنا بعید یا محال ہو اسکی تین قسمین ہین ایک یہ کہ اس حد کو پہونچنا عقل اور عادت کی رو سے ممکن ہو تو اوس کو تبلیغ کہتے ہین جیسے ؎ بر و گر عیب بین چشمے کشاید ٭ دگر ز و جز ہنر بینی نیاید۔ یعنی ہو سکتا ہے کہ آدمی کسی اچھے شخص کو دیکھکر پھر عیب جوئی نکرے۔ دوم یہ کہ عقل مین ممکن ہو اور عادت کی رو سے محال اسکو اغراق کہتے ہین جیسے ؎ دلم ز ور د گرانمایہ چون جگر ز فغان ٭ دماغم از گلہ خالی چو خاطرم ز غبار عقل کی رو سے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی سے درد پا کر شکوہ نہ کرے نہ دل پر میل لاوے مگر عادت کے لحاظ سے بعید معلوم ہوتا ہے سوم یہ کہ عقل و عادت دونون کی راہ سے محال ہو اسکو غلو کہتے ہین جیسے ؎ گر بشنود از دہر کہ مردو دکف تست ٭ بیرون فگند سکہ ز آغوش درم را۔ ہفتدہم[۱۷] صنعت مذہب کلامی یعنی کلام ایسی طرح بولین کہ اہل کلام کے طریق پر اس سے قیاس بنا کر نتیجہ نکالین جیسے ؎ منافع رسان در زمین دیر ماند ٭ بس است این یک آیت دلیل دوامت ٭ اس سے قیاس یون بنتا ہے کہ ہر نفع رسان باقی اور پائدار رہتا ہے اور تو نفع رسان ہے تو نتیجہ یہ ہوا کہ تو باقی اور دایم ہے ہیجدہم[۱۸] صنعت حسن تعلیل۔ کسی چیز کی علت پسندیدہ طور پر بیان کرنی کہ واقع مین وہ علت نہین ہے ؎ تا چشم تو ریخت خون عشاق ٭ زلف

مبالغہ

مذہب کلامی

حسن تعلیل

تو گرفت ننگ ہاتم۔ یہان زلفون کی سیاہی کی علت یہ بیان کی تیری آنکھہ نے
جو عاشقون کا خون کیا ہے اُن کے سوگ کے باعث زلفون نے لباس سیاہ
کیا ہے حالانکہ واقع مین زلف کی سیاہی کی یہ علت نہین نوزدہم[19] صنعت تاکید
مدح بالفاظ مشابہ ذم یعنے تعریف کی تاکید مین ایسے الفاظ لاوین کہ ظاہر مین
ہجو معلوم ہو اور غور کرین تو کمال تعریف ہو جیسے ؎ ہر آنکہ نام تو بر دل نوشت
گشت عزیز + مگر درم کہ ز دست تو مے کشد خواری۔ بستم[20] صنعت تاکید ذم
بالفاظ مشابہ مدح۔ یہ صنعت پہلی صنعت کا عکس ہے یعنے ہجو مین ایسے
الفاظ لاوین کہ بظاہر مدح معلوم ہون اور تامل کے بعد کمال ہجو ثابت ہو جیسے
؎ ہمیشہ خصم تو در سایۂ ہماے بود + ز بسکہ بر سرش از بہر اُستخوان آید
اول مصرعہ مین خصم کی تعریف معلوم ہوتی ہے۔ مگر دوسرے مصرعہ سے
اوسکی ذلت اور بلا کی مفہوم ہوتی ہے۔ بست و یکم[21]۔ صنعت استتباع
جسکے معنے ایک دوسرے کے بعد لانے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ ایسی طرح
مدح کیجاوے کہ اوس مین سے دوسری مدح حاصل ہو جیسے ؎ گردد از آتش
قہر تو جہان خاک سیاہ + موج زن گر نبود قلزم مہر تو دران + یہان تعریف قہر کی
اسطرح کی ہے کہ اُس سے مہر کی تعریف بھی حاصل ہو گئی۔ بست و دوم[22] صنعت
ادماج جسکے معنے لپیٹنے کے ہین اور اصطلاح مین اُس کلام کو کہتے ہین جس مین
دو مدعا نکلین اور اس مین اور استتباع مین یہہ فرق ہے کہ استتباع خاص
مدح ہی مین ہوتا ہے اور ادماج عام ہے کہ مدح ہو یا غیر مدح اور ایہام سے
تمیز اسطرح ہے کہ ایہام مین ایک لفظ سے دو معنے کا احتمال ہوتا ہے اور

تاکید مدح بالفاظ مشابہ ذم

تاکید ذم بالفاظ مشابہ مدح

استتباع

ادماج

ادماج مین جاہے جیسے ؎ زبان آن پسر ترکی و من ترکی نمیدانم + چہ خوش بودی اگر بودی
زبانش در دہان من + یہان دو معنے درست ہین کہ اسکی بولی بولتا یا اُس کی زبان
چوستا + بست و سوم[۲۳]۔ صنعت توجیہ جسکو محتمل ضدین کہتے ہین یعنے ایک کلام سے
دو مطلب ایک دوسرے کے مخالف سمجہہ مین آوین جیسے ؎ یک شیوہ
شناسد غضبت عفو و مکافات + یک نغمہ شمارد کرمت لا و نعم را + ایک یہ معنی
کہ تیری ذات مین مکافات نہین اور تیرے کرم مین لا نہین۔ دوسرے یہ کہ
عفو تجہہ مین نہین اور تیرے کرم مین نعم نہین۔ بست و چہارم[۲۴] صنعت ہزل
کہ اُس سے جد مقصود ہو یعنے کلام کو ہنسی کے طور پر بیان کرین۔ اور واقع مین
اُس سے پند وغیرہ مقصود ہو جیسے ؎ با قحبہ دنیا مکنید آمیزش۔ از آتش
جہنم اندیشہ کنید + بظاہر الفاظ ٹھٹھول کے ہین مگر واقع مین پند ہے بست و پنجم[۲۵]۔
صنعت تجاہل العارف یعنے جانکر انجان بنجانا اور اصطلاح مین یہ ہے کہ ایک چیز
معلوم کو کسی نکتہ کی وجہ سے غیر معلوم ظاہر کرین جیسے ؎ نمیدانم تو خواہی بود
یا گردون چنین دانم + کہ دامنگیر گردد خون من نامہربانی را + یہان تجاہل سے
مقصود محبوب کی بیداد کا مبالغہ ہے۔ بست و ششم[۲۶]۔ صنعت قول بالموجب
جس کے معنے مضمون ثابت کو بیان کرنے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ
قائل کے قول کے معنے اُس کی مراد کے خلاف لے لئے جائین جیسے ؎
دوستی گوئی نہ از دل میکنی + راست میگوئی کہ از جان میکنم + مراد قائل کی یہ تھی
کہ تہ دل سے تم محبت نہین کرتے اُس کے معنے یہ نہ لئے بلکہ جواب مین یہ کہا کہ
میری محبت کا علاقہ دل سے نہین بلکہ جان سی ہی۔ بست و ہفتم[۲۷] صنعت اطراد جسکے

توجیہ

ہزل

تجاہل العارف

قول بالموجب

اطراد

معنے انتظام کے ہین اور اسکو اطرا بھی کہتے ہین جسکے معنے کرنے کے ہین
اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ ممدوح کا نام معہ اوسکے باپ دادونکے بترتیب
ذکر کرین خواہ نیچے سے اوپر تک یا اوپر سے ممدوح تک جیسے ع بہار گلشن دین
محمدِ عربی + ضیاے چشم علی نور دیدہ زہرا - بہار خرمیِ خاطر حسین و حسن - سرور
سینہ زین العباد شمع ہدیٰ + فروغ شمع شبستان باقر و صادق - غریب خاک
خراسان علی بن موسےٰ - بست و ہشتم[۲۸] صنعت تعجب کہ کلام مین کوئی بات قابل
تعجب کسی غرض کے لئے ذکر کیجاے جیسے ع سرو را سایہ یکے بیش نباشد یا رب
اینہمہ خاک نشین در پے آن بالا چیست - یہان غرض مبالغہ کثرت خاک نشینان
محبوب کا ہے - بست و نہم[۲۹] صنعت اعتراض جسکے معنے حائل ہونے کے ہین
اور اُسکو حشو بھی کہتے ہین جس کے معنے بھراو کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے
کہ مقصود کے تمام ہونے سے پیشتر ایسا جملہ معترضہ یا لفظ ذکر کرین کہ مطلب
اُسکے بدون بھی پورا ہو اور اُسکی تین قسمین ہین حشو قبیح اور ملیح اور متوسط
قبیح وہ ہے جسکے بیچ مین آنے سے کلام کا رتبہ گھٹ جاے اور ایسا حشو
کلام بلغا مین نہین آتا اس لئے اوس کی مثال بھی لکھنی ضرور نہین اور حشو
ملیح وہ ہے جس سے کلام مین لطف اور حسن آجاے جیسے ع گر بخندم دان
پس از عمریست گوید زہر خند + ور بگریم دان بہر روز سے ست گوید خونگری
اس مین دان پس از عمریست اور دان بہر روزیست حشو ملیح ہے کیونکہ ہر چند
مطلب بدون اس کے پورا ہے مگر اس سے یہ لطافت آگئی کہ باوجود
قلت خندہ اور کثرت گریہ کے محبوب کی اسقدر بیرحمی ہے - اور حشو

تعجب

تعجب

متوسط وہ ہے کہ نہ اوس سے کچھہ خوبی زیادہ ہو اور نہ کلام کم مرتبہ ہو جیسے

ع اسے باد صبا اینہمہ آوردۂ تست۔ اس مین لفظ باد حشو متوسط ہے

سی آم ۔ صنعت تلمیح ۔ جسکے معنے دکہلانے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہی کہ کلام مین

کسی قصہ یا مسئلہ یا اصطلاح کیطرف اشارہ کرین جیسے ؎ فلسفی منکر کہ

میگوید خلا باشد محال ٭ درخزانہ گر رود ہرگز نگوید این سخن ۔ اس مین اشارہ ہی

اس مسئلہ کی طرف کہ حکماء یونانی کی نزدیک خلا محال ہی یا جیسے ؎ تو در معاملۂ

اہبطو امتاع مخر ٭ کہ نا صحیح بود بیع و سعی ناشکور ٭ اشارہ ہے قصہ بنی اسرائیل

کی طرف ۔ جب جنگل کی حیرانی کے بعد شہر مین گئے تھے ۔ سی و یکم ۔ صنعت

براعۃ الاستہلال ۔ جسکے معنے ہین آغاز کی فوقیت اور اصطلاح مین یہ ہے کہ

شروع کتاب یا کلام مین ایسے الفاظ لاوین جو مضمون آیندہ کے مناسب ہون

جیسے مثنوی غنیمت کے شروع مین جس مین شاہد اور عزیز کا قصہ ہے یہ شعر ہے

؎ بنام شاہد نازک خیالان ٭ عزیز خاطر آشفتہ حالان ۔ اور اس صنعت کو

حسن مطلع بھی کہتے ہین ۔ سی و دوم ۔ صنعت التفات ۔ لغت مین پھر کر دیکھنے کو کہتے

ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ متکلم اور مخاطب اور غائب کو بدلکر بیان کرنا ۔

جیسے عرفی نے قصیدہ نعتیہ مین اول اپنے آپ کو متکلم کیطرح بیان کیا ہی چنانچہ کہتا ہی

؎ از رغبت دنیا الم آشوب نگردم ٭ زین باد پریشان نہ کنم زلف الم را ٭ پھر

مخاطب کر دیا ہے اس شعر مین ؎ عرفی مشتاب این رہ نعت است نہ صحرا است

آہستہ کہ رہ بر دم تیغ است قدم را ۔ پھر غائب کرکے کہتا ہے ؎

از باغ نعیمش بدہ انعام و میامیز ٭ با مطلب اہ مطلب اصحاب شکم را

تلمیح

براعۃ الاستہلال

التفات

**فصل دوم صنائع لفظی کے بیان مین** - اُنمین سے اول تجنیس ہی جسکو جناس بھی کہتے ہین جسکے معنے ہم جنس ہونے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ دو لفظ بولنے مین متشابہ اور معنے مین جدا ہون اسکی کئی قسمین ہین - اول تجنیس تام کہ دونو لفظ شمار حرف اور ہیئت و ترکیب مین متفق ہون پس اگر نوع مین بھی متحد ہون یعنے دونو اسم ہون یا فعل یا حرف تو تجنیس تام مماثل کہلاتی ہی مثلاً

ع بازا قباشش بصید ملک رنگین چنگ باد * تار چنگ عشرتش باد از گسستن در امان + چنگ اول بمعنے پنجہ اور دوسرا بمعنے ساز اور دونو اسم ہین اور اگر نوع مین مختلف ہون کہ ایک اسم ہو اور دوسرا فعل یا حرف اُسکو تجنیس تام مستوفی کہتے ہین جیسے ع امید لذت عیش از مدار چرخ مدار + مدار اول اسم ظرف ہے اور دوسرا فعل نہی - دوم تجنیس مرکب کہ دونو لفظون متجانس مین سے ایک مفرد ہو اور دوسرا مرکب پھر اگر دونون ایک ہی صورت سے لکھے جاتے ہین تو متشابہ کہتے ہین جیسے ع بدریا بسوز و دل خیزران * چو زد بر سمند سک خیزران + اول خیزران مفرد ہے اور دوم مرکب اور لکھنے مین یکسان اور لکھنے مین متفق نہون تو اوس کو تجنیس مفروق کہین گے جیسے ع ساقی ازان بادۂ منصور دم * در رگ و در ریشہ ہین صور دم + اول مصرعہ مین منصور مفرد ہے اور دوسرے مین مرکب اور لکھنے مین دونو جدا صورت پر لکھے جاتے ہین لیکن اگر لفظ مرکب ایک پورے کلمہ اور دوسری کلمہ کے جزسے ہوگا تو تجنیس کو تجنیس مرفو یعنے رفودار کہتے ہین جیسے ع پروانہ ام ولا بہ رخ ہمچو شمع او * پروانہ دارم ار بشود جان من ہلاک + پروا کو اگر نون

تجنیس تام

تجنیس مرکب

تجنیس متشابہ

تجنیس مفروق

تجنیس مرفو

تجنیس محرف

ندارم مین ملا یا جاوے تو پروانہ ہو جاتا ہے - سوم تجنیس محرف کہ دونون لفظ عدد حروف اور ترتیب مین متفق ہون اور ہیئت یعنے حرکت و سکون مین مختلف جیسے ؎ محرم او بود کعبہ جان را ٭ محرم او بود سر قرآن را - محرم اول بضم میم و کسرہ را ہے دوم بفتح میم و را ہے - چہارم تجنیس زائد یا ناقص کہ دونو لفظون مین سے ایک مین حرف زائد ہو خواہ اول مین جیسے ع باشکوہ کوہ ظلمت ابر گریان برجبال ٭ یا بیچ مین زائد ہو جیسے ع خندہ زد اندر ہوا بیرق او برق دار خواہ آخر مین زائد ہو اور اسکو مطرف بھی کہتے ہین جیسے ع آئین ما ست سینہ چو آئینہ داشتن - اور بعض اوقات ایک کے آخر مین دو حرف زائد ہوتے ہین اس صورت مین تجنیس مذیل یعنے دراز کہلاتی ہے جیسے ؎ گرییان یم اندر صدف ندیدستی ٭ نگاہ کن قلم او دان خجستہ ببین - یم او یمین مین تجنیس مذیل ہے - پنجم تجنیس مضارع کہ دونو لفظون کے حرف عدد اور ہیئت مین یکسان ہون مگر ایک حرف دونو مین ایک نوع کا نہین بلکہ اسکا قریب المخرج ہے اور اسکی تین صورتین ہو سکتی ہین کیونکہ حرف مذکور یا شروع مین ہوگا یا بیچ مین یا آخر مین اول کی مثال جیسے ؎ جامی از ترہات بستہ زبان سخن از طامات میسگوید - وسط کی مثال جیسے ع ساعیت ہر کہ نیست او ساہی ست آخر کی مثال جیسے ع راہ میزند مطرب راح میدہد ساقی ٭ اور اگر دونو قریب المخرج نہون بلکہ بعید المخرج ہون تو تجنیس لاحق کہین گے اور اسکی بھی تین صورتین ہین کہ حرف مذکور اول مین ہوگا یا وسط مین یا آخر مین مثال اول ع جنگ را در دستش نباشد سنگ - مثال دوم ؎ ددوی من

زغمزہ کمانہا کشیدہ + برجان من زطرہ کمینہا کشادہ + مثال سوم ع بباب رحم درآو مکن نفس برباد - ششم تجنیس مکرر یا مزدوج کہ دونو لفظ متجانس بدون فاصلہ کے بہم آوین جیسے ع اگرچہ ہست گلت را چو من ہزار ہزار + مرا بدست نیاید چو تو نگار نگار - ہفتم تجنیس خط جس کو تصحیف کہتے ہین وہ یہ ہی کہ دونو لفظ صورت مین ایک ہون صرف نقطون کا اختلاف ہو جیسے ؎ خوبان کہ گرد لب خط مشکین کشیدہ اند + خط بر حیات عاشق مسکین کشیدہ اند ہشتم تجنیس قلب کہ دونو لفظون کے حروف شمار مین اور نوع مین متفق ہون مگر ترتیب مین مختلف ہون اور اسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ کلمہ کے الفاظ ترتیب وار مقلوب ہو جاوین تو اوسکو قلب کل کہتے ہین جیسے ع مرد حق را درم زرہ نبرد + دوسرے یہ کہ نامرتب بدلین جیسے ع شرک در شکر نعمت ایمان - اور اگر سارا جملہ ایسا ہو کہ اوسکو آخر سے پڑھین تو اول جملہ حاصل ہو جاوے تو اوسکو قلب مستوی کہتے ہین جیسے مرادے دارم - اور برآید یارب - اور اگر دو لفظ جو ایک دوسرے کے قلب ہون شعر یا مصرعہ مین اسطرح آوین کہ ایک شروع مین ہو اور دوسرا آخر مین تو اوس شعر یا مصرعہ کو مقلوب مجنح یعنے بازو دار کہین گے جیسے ع راز نہفتہ فاش شد از نالہاے زار + دوم صنعت اشتقاق کہ چند لفظ ایک مصدر یا مادہ سے مشتق ایک مصرعہ یا بیت مین جمع ہون جیسے ع با من قران کنند و قرینان من نہ نیند + اور اگر مادہ ایک نہو بلکہ حروف دونون کے مشابہ ہون تو اوسکو شبہ اشتقاق کہتے ہین جیسے ؎ خضر الہامی کہ ہمچو اسکندر + لشکر کشد و جہان کشاید + اور اس صنعت کو اہل معانی تجنیس کے ملحقات مین سے لکھتے ہین

تجنیس مکرر

تجنیس خط

تجنیس قلب

صنعت اشتقاق

صنعت رد العجز علی الصدر

سوم صنعت رد العجز علی الصدر اس کا جاننا عروض کی اصطلاح جاننے پر موقوف ہے وہ یہ ہے کہ عروضیون نے شعر کے اجزا کے پانچ نام رکھے ہین مصرعہ اول کے پہلے جز کو صدر اور آخر کو عروض اور دوسرے مصرعہ کے اول کو ابتدا اور آخر کو عجز اور ضرب اور باقی اجزا دونو مصرعونکے جو درمیانی رہے اُنکو حشو کہتے ہین تو اس صنعت کے یہ معنے ہوئے کہ آخر مصرعہ دوم مین وہی لفظ لانا جو مصرعہ اول کے شروع مین آیا ہے جیسے ؎ شیدا شدہ ام اکنون اینست علاجم بس۔ زنجیر دو زلف تو و پاے من شیدا۔ لیکن تین صورتین اسکی اور ہین اول یہ کہ عجز کا لفظ مصرعہ اول کے حشو مین واقع ہو۔ دوم یہ کہ عروض مین واقع ہو۔ سوم یہ کہ ابتدا مین واقع ہو تو صورت اول کے ساتھ ملکر چار صورتین ہوئین اور اونکی پھر چار چار صورتین ہین اسلئے کہ دونو لفظ بعینہ ایک ہونگے یا تجنیس کے طور پر یا اشتقاق کے یا شبہ اشتقاق کے طور پر ہونگے تو سب صورتین سولہ ہوئین۔ اول کی مثال ہمنے لکھدی ہے باقی ایک ایک مثال بطور نمونہ کے لکھے دیتے ہین مثال اُس صورت کی کہ حشو مصرعہ اول اور عجز مین ایک سے لفظ ہون ؎ یوسف ماست ببازار کنون جلوہ فروش زاہد از گوشہ خلوت دل خود را بازار + مثال اُس صورت کی کہ عروض اور عجز ایک سے ہون ؎ در عاشقی و دلبری اے دلبر شیرین ؛ من رنجہ چو فرہادم و تو طرفہ چو شیرین + مثال اُس صورت کی کہ ابتدا اور عجز ایک سے ہون ؎ نہ در باغ سبزہ نہ در کوہ شیخ + ملخ بوستان خوردو مردم ملخ۔ اور مثالین انہین پر قیاس کر لینی چاہئین۔

لزوم مالا یلزم

چہارم صنعت لزوم مالا یلزم۔ یعنے لازم کر لینا

ایسی بات کا جو ضروری نہو - ہر چند اصطلاح مین اس کا نام ہے کہ حروف روی
یعنے قافیہ کے آخر سے پیشتر کسی حرف کا التزام کیا جاے مثلاً شامل کا قافیہ
کامل اور سنبل وغیرہ ہو جس مین لام سے پہلے میم ہی آوے جاہل اور غافل وغیرہ
نہ لایا جاوے حالانکہ قواعد کی رو سے درست ہی لیکن حقیقت مین جس صنعت مین
یہ بات پائی جاویگی کہ کوئی خاص التزام کرلیا ہوگا وہ بھی اسی مین شامل ہی چنانچہ
ایک صنعت معاد ہے کہ جو لفظ ایک مصرعہ کے آخر مین آوے دوسرے
مصرعہ کا شروع اوسی سے ہو جیسے اس قطعہ مین قطعہ نایدبرمن دلبر آسایش
جانم + جانم طیران میکند انجام ندانم + دانم نرود باے تمنا رہ مقصود + مقصود
ولے نیست جزاین شور وفغانم + اور اسی مین یہ بھی داخل ہی کہ کسی خاص کلمہ کا
التزام کرلیا جاوے کہ کوئی شعر یا مصرعہ اُس سے خالی نہو جیسے کاتبی کا قصیدہ کہ
اُس کے ہر مصرعہ مین شتر اور حجرہ موجود ہے اُس کا مطلع یہ ہی ؎ مراغم
است شتر بار ہا بحجرۂ تن - شتر ولے نکنم غم کجا و حجرۂ من - اور اسی قبیل سے
یہ ہی کہ مصرعہ مین چیزونکا عدد مخصوص کرے جیسے خاقانی نے مثنوی لکھی ہی
کہ ہر بیت کے دوسرے مصرعہ مین چار چیزین ذکر کی ہین اُسکے اشعار یہ ہین -
؎ جمع آمدہ بہر خدمت و پاس + ادریس و مسیح و خضر والیاس + بستہ کمران
چو حلقہ قد خم + کیخسرو و سام و زال و رستم + تشنے جرعہ وقت تعجیل + جیحون و
فرات و دجلہ و نیل + روزی طلب آمدہ دمادم + دیو و ملک و پری و آدم +
اور ایک صنعت قطع الحروف ہی یعنے یہ التزام کرنا کہ تمام کلام مین کوئی معین حرف بھی
نہ آوے مثلاً الف نہو جیسے اس رباعی مین رباعی خورشید سپہر سروری ختم

رس + در مسلک عقل رہرو جزو وکل + در چشم خرد چیست رخش گلشن قدس + جبریل بوددر چمنش یک بلبل + ایک صنعت منقوط ہے یعنے یہ التزام کرنا کہ کوئی حرف نے نقطہ نہو جیسے ع بخشش فیض بہ بینی زین جشن - اور ایک صنعت غیر منقوط ہے جسکو مہملہ کہتے ہین یعنے کلام مین ایسے لفظ لانے جن مین نقطہ نہو جیسے ع کحل مردم گرد راہ ولدل رہوار او - اور ایک صنعت رقطا ہے جسکے معنے سیاہی مین سفیدی ملے ہوے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ کلام مین ایسے لفظ لاوین کہ ایک حرف نقطہ دار ہو اور ایک نے نقطہ ہو جیسے ع زلف سیہ تو جان من دزدیدی + اور ایک صنعت خیفا ہے جسکے معنے اُس جانور کے ہین کہ ایک آنکھ سیاہ اور ایک سفید رکھتا ہو اور اصطلاح مین ایسے کلام کو کہتے ہین جس کا ایک کلمہ نقطہ دار ہو اور ایک نے نقطہ ہو جیسے ع رُخ جنبش دہد ببین گلہا + اور ایک صنعت فوق النقاط ہے جسمین اوپر ہی نقطے ہون جیسے ۵ تا دشنۂ غمزہ راند در دل + زخمش در خون نشاند ہر دل - اور ایک صنعت تحت النقاط ہے کہ جسکے نیچے ہی نقطے ہون جیسے ۵ بدیر و کعبہ گردیدم بہر سو + چو او بسیار کم دیدم پریرو - اور ایک صنعت مقطع ہے جسکے سب حرف لکھنے مین جدا جدا لکھے جائین جیسے ۵ رُخ زرد دارم زدوری آن در + زدہ داغ دردم درونِ دل آذر - اور ایک صنعت موصل ہے جسمین التزام کیا جاے کہ کلمات دو دو خواہ تین تین یا تمام کلام ملا کر لکھ سکین - موصل بدو حرف جیسے ۵ چہ من کاست گوئی شب فرقت تو + مہ نو کہ باشد بدین گونہ لاغ + اس آگے کا شعر موصل بسہ حرف ہے اور پھر موصل بچہار اور پھر موصل بہ پنج

منقوط

مہملہ

رقطا

خیفا

فوق النقاط

تحت النقاط

مقطع

موصل

پر مقدم رکھے ورنہ اگر معنے کم رتبہ کے اور لفظ چکنے ہونگے تو ایسا ہوگا کہ گویا زربفت کی جھول گدہے کو پہنا دی۔

## باب دہم عروض و قوافی کے مختصر بیانمین

اسمین دو فصلین ہین اور اول اصطلاحات لکھی جاتی ہین

### اصطلاحات

**وزن** عروضیونکی اصطلاح مین دو کلمون کی حرکات اور سکون مساوی ہونے کو کہتے ہین اگرچہ حرکتون مین اختلاف ہو مثلاً احسان اور صندوق کا وزن ایک ہے یعنے جتنی حرکتین اور سکون ایک مین ہین اوتنی ہی دوسرے مین ہین گو حرکتین دونو کلمون کی مختلف ہین۔

**بحر** چند کلمات موزون کا نام ہے جنپر کہ اشعار کا وزن ٹھیک کیا کرتے ہین۔

**رکن** بحر کے اجزا مین سے ایک جزو کا نام رکن ہے اور زیادہ کو ارکان کہتے ہین یا افاعیل و امثال بولتے ہین۔

**اصول**۔ رکن کے اجزا کو کہتے ہین۔

**تقطیع**۔ کسی شعر کے اجزا کو بحر کے ارکان پر وزن کرنے کو کہتے ہین اور اسطرح کہ ساکن حرف کے مقابل ساکن ہوتا جاوے اور متحرک کے مقابل متحرک واقع ہو اور اسکی تفصیل اور کیفیت مشروحاً آگے مرقوم ہوگی۔

**زحاف** شعر کے ارکان مین اگر کچھہ تغیر واقع ہو مثلاً کوئی حرکت جاتی رہے یا حرف محذوف ہوجاوے یا کچھہ زائد ہوجاوے تو اوس تغیر کو زحاف کہتے ہین اور اوس رکن کو جسمین زحاف ہوا ہو مزاحف کہتے ہین اور اوس بحر کو

بھی جس مین رکن مذکور ہو مزاحف کہتے ہین۔

سالم وہ بحر یا رکن جس مین تغیر نہوا ہو۔

## فصل اول عروض کے بیان مین

عروض وہ علم ہے جس مین نظم کی درستی کے قواعد مذکور ہون اُس مین ذکر بحرون کا اور اونکے ارکان و زحافات کا ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ اصول جنسے ارکان یعنے اجزا کسی بحر کے مرکب ہوتے ہین دو ہین سبب اور وتد لفظ دو حرفی کو سبب کہتے ہین اور سہ حرفی کو وتد۔

پھر سبب کی دو قسمین ہین۔ اول سبب خفیف جسکے دو حرفون مین سے اول حرف متحرک ہو اور دوسرا ساکن جیسے سر۔ دوم سبب ثقیل جسکے دونو حرف متحرک ہون جیسے لفظ سر ترکیب اضافی مین مثلاً سرِ من۔

اور وتد کی بھی دو قسمین ہین اول مجموع جسکے تین حرفون مین سے اول کے دو حرف متحرک ہون جیسے قلم۔ دوسرا وتد مفروق جسکے تین حرفون مین سے درمیان کا حرف ساکن ہو اور اطراف کے دونو حرف متحرک ہون جیسے لفظ مشق ترکیب توصیفی مین مثلاً مشقِ جلی اور فارسی مین سبب ثقیل اور وتد مفروق بدون ترکیب نہین پائے جاتے اسواسطے مرکب مثال لکھی گئی۔ اب معلوم کرنا چاہیئے کہ ان دونو اصول سے سات ارکان بحرونکے بنتے ہین جنکو افاعیل ہفت گانہ کہتے ہین دو رکن پنج حرفی ہین یعنے فعولُن اور فاعِلُن۔ اور پانچ رکن باقی سات حرفی ہین یعنی مفاعیلُن مستفعلن متفاعِلُن فاعلاتُن مفعولات پنج حرفی ارکان مین ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہے پس اگر سبب کو پہلے بولین تو فاعلن ہوتا ہے اور اگر وتد کو

پہلے بولین تو فعولن ہوتا ہے اور مفاعیلن اور مستفعلن مین ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف ہین۔ اول مین وتد مقدم ہے اور دوم مین دونو سبب خفیف مقدم ہین اور مفاعیلن مین ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہے اور فاعلاتن مین وتد مجموع دو سببون خفیف کے درمیان مین ہے اور مفعولات مین دو سبب خفیف اول مین ہین اور وتد مفروق آخر مین۔

تنبیہ۔ سوای ان سات رکنون کے ایک رکن اور مشہور ہے یعنے مفاعلتن مگر چونکہ وہ اشعار مروجہ حال مین مستعمل نہین اسواسطے نہین لکھا گیا۔

اب ان ارکان سے بحرین بنتی ہین اور وہ اگرچہ گنتی مین انیس ہین مگر جو بالفعل مروج ہین اور اُنپر شعرا اکثر شعر کہتے ہین وہ گیارہ ہین اس تفصیل سے کہ رجز رمل کامل متدارک متقارب ہزج۔ یہ چھون بحرین صرف ایک ہی رکن کی کئی بار پیدا ہونے سے ہوتی ہین اور خفیف سریع مجتث مضارع منسرح یہ پانچ بحرین دو دو رکنون سے کئی بار ہونے سے بنتی ہین مگر کسی بحر مین ارکان چھہ سے کم اور آٹھ سے زیادہ نہین ہوتے۔ چھہ رکن والی بحر کو مسدس کہتے ہین اور آٹھ والی کو مثمن یعنے ہر مصرعہ مسدس بحر کا مرکب ہوگا تین رکنون سے اور مثمن کا چار سے۔

## بیان زحافات کا

واضح ہو کہ عروضیون نے تعداد تغیرات کی جو ارکان مین ہوتے ہین اکتالیس لکھی ہین مگر چونکہ بعض زحافات خاص عربی زبان مین آتے ہین اور بعض اسطرح کے ہین کہ اشعار مروجہ حال مین واقع نہین ہوتے لہذا اونکو لکھنا فضول جانکر بیس زحاف مشہور و مروج پر اکتفا کیجاتی ہے۔

پس جاننا چاہیے کہ جو تغیرات ارکان مین ہوتے ہین انمین سے بعض تو ایسے ہیں کہ صرف ایک ہی رکن مین ہوتے ہین اور بعض کئی رکنون مین آسکتے ہین -

جو زحاف کہ اول ہی رکن مین ہوتے ہین اور مروج بحرون مین مستعمل بھی ہین گنتی مین چار ہین اول ثلم بفتح ثا رمثلثہ و سکون لام اس زحاف کا نام ہے کہ فعولن سے ف کو ساقط کرین اس صورت مین عولن رہیگا اوسکی جگہہ اسکا ہموزن فعلن مستعمل ہے اور اس زحاف کے رکن کو اثلم کہا کرتے ہین دوم جب بفتح جیم تشدید بار موحدہ وہ زحاف ہے کہ مفاعیلن کے دونون سبب خفیف گرجاوین مفا رہجاوے اسکی جگہہ اسکا ہموزن فعَل بولتے ہین اور اس زحاف کی رکن کو مجبوب کہتے ہین سوم خرم بفتح خار معجمہ وسکون را رمہملہ مفاعیلن کی میم دور کہتے ہین اسکے باعث فاعیلن رہتا ہے اسکی جگہہ مفعولن اسکا ہموزن مستعمل ہے رکن کا نام اس صورت مین اخرم ہوتا ہے چہارم کشف بفتح کاف وسکون شین معجمہ مفعولات کی ت دور کرنے کا نام ہے مفعولا رہیگا اوسکی جگہہ مفعولن کہا اور رکن مکشوف بولا جاویگا -

اور جو زحاف کہ رکنون مین آسکتے ہین وہ گیارہ ہین اول اذالہ بکسر الف و ذال یہ ہے کہ جس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو اوسمین ماقبل آخر الف زیادہ کرین جیسے مستفعلن سے مستفعلان ہوجاوے ایسے جز کو مذال کہتے ہین دوم تسبیغ بہ سین مہملہ وغین معجمہ یعنے جس رکن مین آخر کو سبب خفیف ہو اسمین الف زیادہ کیا جاوے مثلاً فاعلاتن مین اگر الف زیادہ ہووے تو فاعلاتان ہوگا اس کی جگہہ اسکا ہموزن فاعلیان مستعمل ہے اور رکن کا نام مسبغ ہے تنبیہ یہ دونون

حرف ساکن سبب خفیف مین کا ہو اوسکے دور کرنیکو سبض ...
مین رکن کو مقبوض بولتے ہین جیسے فعولن مین سے ن گرادین تو فعول بضم لام
رہیگا۔ دسوان۔ کف بفتح کاف وفا مشدد کہ حرف ہفتم ساکن کو گرایا جاوی جیسے
مفاعیلن مین سے ن گرایا جاوے تو مفاعیل بضم لام رہیگا اور رکن مکفوف
کہلاویگا۔ گیارہوان۔ وقف کہ وتد مفروق اگر آخر مین واقع ہو اوس کے
متحرک حرف آخر کو ساکن کرین جیسے مفعولات مین ت کو ساکن کرین تو مفعولات
بسکون تا ہوجاویگا اور رکن کو موقوف کہین گے۔
بعض مرتبہ ایک بحر مین کئی زحاف واقع ہوتے ہین تو اسصورت مین اوسکا نام
دو ناموں سی مرکب ہوگا مثلاً اگر کسی بحر کے ارکان مین سی ایک رکن مین خبن
ہو اور دوسرے مین قطع وہ بحر مخبون مقطوع بولی جاوے گی اور علی ہذا القیاس
اسیطرح اگر کئی زحاف ایک رکن مین جمع ہوجاوین تو اوسکا نام بھی مرکب ہوتا ہی
لیکن عروضیون نے ایک رکن مین بعض زحافون کے جمع ہونیکا دوسرا
نام رکھہ لیا ہی اس جہت سے اونکو بھی لکھہ دیا جاتا ہی پس ایسے زحاف پانچ ہین
اول۔ خرب بفتح خا معجمہ وسکون را مہملہ مفاعیلن مین اجتماع خرم اور کف
کا نام ہے مثلاً خرم کی جہت سے میم اور کف کی جہت سی ن گرایا جاوے
تو فاعیل بضم لام رہتا ہے اوسکی جگہہ مفعول بولتے ہین اور رکن اخرب کہتی ہین
دوم۔ شتر بفتح شین معجمہ اور سکون تا فوقانی کہ اجتماع خرم اور قبض کا نام
ہے مثلاً رکن بالا مین اگر م خرم کی جہت سی اور ی قبض کی جہت
سے دور ہوجاوے تو فاعلن رہے گا اور رکن اشتر کہین گے سوم

... ب ... ر ... سر عہ مین ہون یعنے عروض اور ضرب مین

واقع ہوتے ہین صدر اور ابتدا و حشو مین نہین آتے ۔ تیسرا[3] حذذ بفتح حاء حطی وہر دو ذال معجمہ اُس زحاف کو کہتے ہین کہ آخر رکن سے وتد مجموع گرجاوے مثلاً فاعلن سے فا رہجاوے تو اوسکی جگہہ فع کہین گے اور رکن کو احذ بولینگے چوتھا[4] حذف کہ آخر رکن سے سبب خفیف دور کرنے کو کہتے ہین جیسے فعولن سے مثلاً لن گرایا جاوے تو فعو رہے گا اسکی جگہہ فعَل مُستعمل ہے اور رکن کا نام محذوف ہے ۔ پانچوان[5] خَبن بفتح خاے معجمہ وسکون باء موحدہ جس رکن مین کہ اول سبب خفیف ہو اوسکے دوسرے حرف کے ساقط ہونے کو خَبن کہتے ہین مثلاً فاعلن مین سے الف ساقط ہو تو فعلن بکسر عین رہیگا اور یہ رکن اس صورت مین مخبون کہلاویگا چھٹا[6] طی بہ فتح طاء مہملہ و یاے مشدد اسکو کہتے ہین کہ جس رکن مین دو سبب خفیف ہون اُس مین چوتھا ساکن دور ہووے مثلاً مستفعلن مین سے اگر ف دور ہووے تو مستعلن رہیگا اسکی جگہہ اسکا ہموزن مفتعلن بولین گے اور رکن کو مطوی کہین گے ۔ ساتوان[7] ۔ قصر یعنے جس رکن کے آخر مین سبب خفیف ہو اس سبب مین سے ساکن کو دور کرین اور اسکے ماقبل کو ساکن کرین جیسے مفاعیلن سے ن گرا کر لام کو ساکن کرین تو مفاعیل بسکون لام رہیگا اور رکن مقصور کہلاویگا ۔ آٹھوان[8] ۔ قطع یعنے جس رکن کی آخر مین وتد مجموع ہو اوسکے آخر کا حرف گرا کر ماقبل کو ساکن کرین مثلاً فاعلن سے ن گرا کر لام کو ساکن کرین تو فاعل بسکون لام ہو جاوے گا اسکی جگہہ فعلن کہینگے اور رکن مقطوع کہلاوے گا ۔ نوان[9] ۔ قبض جس رکن مین کہ پانچوان

کہ یہ شعر ذو قافیتین ہے اور دوسرے قافیہ مین صنعت تجنیس ہی اور
مسلون کی اقسام مین سے ایک مسقوص ہی کہ جب شروع مصرعہ کا کلمہ دور کردیا جاے
تو رباعی کا وزن رہجاے اور معنے بدستور رہین جیسے ؎ درد ہجر آمد افزود مرا
حسرت وغم ۔ صبر وآرام شد از جانم وبا دوست بہم ۔ اسکا وزن رمل مخبون ہی لیکن
اگر درد اور صبر کو نکال ڈالو تو رباعی کا وزن رہجاتا ہی اور اسی کی قسم محذوف ہی کہ
مصرعونکے آخر کے الفاظ نکالنے سے وزن رباعی کا رہجاے جیسے ؎ در غالیہ
دان بنیم آن تنگ دہان لیکن ۔ سی گوہر جان پرور در غالیہ دان داری اسکا
وزن ہزج اور اخرب ہی مگر لفظ لیکن اور داری کے دور کرنے سی رباعی کا وزن رہجاتا
ہے اور ایک صنعت سیاق الاعداد ہے کہ اعداد کو ترتیب یا بے ترتیب ذکر کرین ۔
جیسے ؎ یک دوست از سہ حرف شش چار اصل وپنج شعبہ ۔ شش روز وہفت
اختر نہ قصر وہشت منظر ۔ یعنے اوسکے جاہ سے کہ تین حرف کا ہے یہ اشیا
دونی ہوگئین ۔ اور ایک صنعت تنسیق الصفات ہی کہ کسی موصوف کی بہم صفات
مذکور کرین جیسے ؎ خداوند بخشندۂ دستگیر ۔ کریم خطا بخش پوزش پذیر ۔
اور ایک صنعت توشیح ہے جسکے معنے حمائل پہنانے کے ہین اور اصطلاح
مین یہ ہے کہ چند اشعار اسطرح لکھے جاوین کہ مصرعہ کے حرف اول کو اگر جمع
کرین تو کوئی نام یا عبارت حاصل ہو یا حرف آخر خواہ متوسط کے لینے
سے حاصل ہو ۔ اور اسیطرح صنعت مشجر اور مدور اور مربع ہین یا صنعت
جامع اللسانین کہ ایک زبان کا شعر دوسری مین پڑہا جاوی یہ سب تفنن طبع کی
لیے ہین تنبیہہ منشی کو چاہیے کہ جب لفظی صنعتونکی طرف متوجہ ہو تو معنی کا لحاظ صنائع

مسقوص

محذوف

سیاق الاعداد

تنسیق الصفات

توشیح

مبارک

اور سب کلام کے موصل لکھ سکنے کی مثال یہ ہی ع کہ ہست محسن قلب علیل عکس حبیب
اور ایک صنعت واسع الشفتین ہے کہ اوسکے پڑھنے مین دونو لب نہ ملین جیسے
ے دررسے ہے گر ترا گذار شدہ + سر راہ تو سر نثار شدہ + اور حقیقت مین یہ صنعت
قطع الحروف مین سے ہے کیونکہ ب اور پ اور میم کے نہ لانے سے دو لب
نہین ملتے اور اگر یہ التزام کیا جاے کہ ہر کلمہ مین ان حروف مین سے کوئی ضرور
ہو تو وہ واصل الشفتین کہلائیگی جیسے ے بت من وسبدم فریب مدہ + ملب
من لب پیالہ بنہ - اور ایک صنعت سجع ہے جسکا حال نثر کے اقسام مین بیان
ہوچکا اور ایک صنعت ذو القافیتین ہو کہ ایک شعر مین دو قافیے لاوین جیسے ے
عقل وفرمان کشید نی باشد + عشق وایمان چشید نی باشد + اور کبھی ردیف
کو دونو قافیونکے درمیان لاتے ہین اور اُسکو ذو القافیتین مع الحاجب کہتے ہین
حاجب آڑ کو کہتے ہین یعنے دونو قافیون مین ردیف مذکور حائل ہوگئی ہو جیسے
ے اے شاہ زمین بر آسمان داری تخت + پیری تو بدانش وجوان داری بخت
اسمین داری ردیف ہے اور اوسکے اِدہر اُدہر دو قافئے ہین - اور ایک صنعت
متلون ہو کہ شعر دو بحرون مختلف مین پڑہا جاوے جیسے مثنوی اہلی شیرازی کی
جسکا نام سحر حلال ہے اسکے اشعار یہ ہین ے اے شدہ درخانۂ جان منزلت
خانہ جان یافتہ زان منزلت + اے شدہ مہر رُخ تو زین چرخ + چرخ ازان
آمدہ در عین چرخ + اگر اضافات کو مختصر کرکے پڑہو تو وزن مفتعلن مفتعلن
فاعلن بحر سریع مطوی موقوف کا ہوگا اور اگر کھینچکر پڑہو تو وزن فاعلاتن فاعلاتن
فاعلن رمل مسدس محذوف کا ہوگا اور اسمین شاعر نے یہ بھی کمال کیا ہی

واسع الشفتین
واصل الشفتین
ذو القافیتین
متلون

شکل اجتماع خبن اور کف کا نام ہے مثلاً فاعلاتن مین سے دوسرا اور ساتوان حرف اگر گرایا جاوے تو فعلات بکسر عین وضم تا رہیگا اور رکن مشکول کہلاویگا چہارم۔ کشف بفتح کاف تازی وسکون سین مہملہ کہ وقف اور کف کے اجتماع کو کہتے ہین مثلاً مفعولات مین سے اگر حرکت ت کی وقف کے باعث دور ہووی اور وہ ت بباعث کف دور کیجاوے تو مفعولا رہیگا اوسکی جگہہ مفعولن کہین گے اور رکن کا نام مکشوف ہوگا۔ پنجم۔ ہتم اجتماع حذف وقصر کا نام ہے مثلاً مفاعیلن مین سے اگر بباعث حذف لن دور ہوا پھر مفاعی مین سے بباعث قصر ی دور ہوکر عین ساکن ہوا تو مفاع رہا اسکی جگہہ فعول بسکون لام بولین گے اور رکن کو اہتم کہین گے۔

## قواعد تقطیع

چونکہ شعر کی موزونی اور ناموزونی تقطیع سے معلوم ہوتی ہے اس لئے اُسکا طریق لکھنا ضرور ہے پس بموجب مذکورۂ بالا تقطیع اُسکو کہتے ہین کہ شعر کے کلمات کے ایسے ٹکڑے کرین جو وزن مین ارکان بحر کے مطابق ہوجاوین خواہ الفاظ کلمات کے ثابت رہین یا ایک جز ایک کلمہ کا دوسرے کے کل یا جز کے ساتھ ملکر رکن کے ہموزن ہو یا ایک جز ہی کسی کلمہ کا ہموزن کسی رکن کے ہوجاوے پس اس ہموزن کرنے کے لئے قواعد مفصلۂ ذیل کام آتے ہین۔

**قاعدہ اول**۔ وزن کرنے مین سکون وحرکات کے شمار اور جگہہ برابر ہونی چاہئے خصوصیت کسی حرف یا حرکت کی ضرور نہین مثلاً بلبل اور طوطی اور صندل ان سبکا وزن فُعْلُن ہے یعنے جیسے دو حرکت اور دو سکون فعلن مین ہین

اسیطرح اُن الفاظ مین بھی یہ ضرور نہین کہ یہان آخر کون ہے تو وہان بھی ہونا چاہیے یا یہان اول حرف کو فتحہ ہے تو وہان بھی ہووے۔

قاعدہ دوم۔ تقطیع کرنے مین الفاظ ملفوظ کا اعتبار ہوتا ہے یعنے جو زبان سے نکلتے ہین اور جو حرف کہ صرف کتابت مین ہووین اور بولے نجاوین وہ تقطیع مین شمار نہونگے ایسے حروف یہ ہین۔

اول۔ الف لفظ این آن از وغیرہ کا اگر ایسا ہوگا کہ پڑہنے مین اُسکے ماقبل کا حرف ی یا آیا ز سے ملتا ہوا معلوم ہوتا ہوگا تو ایسا الف تقطیع مین شمار نہوگا مثلاً ع جزین نیستم چارۂ در سرشت۔ اس مصرع مین الف لفظ این کا ملفوظ نہین۔

دوم نون غنہ جو بعد حروف علت کے واقع ہو جیسے زبان اور زمین وغیرہ کا بشرطیکہ شعر کے عروض اور ضرب مین واقع نہو تو اس طرح کا نون تقطیع سے ساقط ہوگا مثلاً زبان کو بجاے زبا سمجھین گے اور اگر عروض وضرب مین واقع ہوگا تو بجاے ایک حرف ساکن کے متصور ہوگا اور اگر بیچ مین آوے اور ملفوظ بطور اور الفاظ کے ہو تو حرف متحرک کی جگہہ شمار ہوگا۔

سوم۔ واؤ معدولہ کہ ہمیشہ تلفظ مین نہین آتی تقطیع سے خارج متصور ہوگی مثلاً خواب کو خاب کی جگہہ سمجھین گے۔

چہارم۔ ہاء مختفی کہ صرف اظہار حرکت کے لئے ہو جیسے نامہ اور جامہ کی اگر بیچ مین شعر کے آویگی تو تقطیع سے خارج ہوگی اور اگر عروض وضرب کے آخر مین آویگی تو بجاے حرف ساکن کے متصور ہوگی۔

پنجم۔ واؤ عاطفہ کہ شعر مین اکثر اُسکے ماقبل کے ضمہ پر کفایت کرتے ہین جیسے اس

مصرعہ مین ع پناہ بلندی وپستی تو ئی۔ ایسی واو بھی تقطیع مین داخل نہین ہے لیکن اگر ضمہ ماقبل خوب دراز ہوگا جیسے اس مصرعہ مین ع علم وہنر و فضائل وکسب کمال۔ یا مثل واو ابتداء کلمہ کے فتحہ سے ملفوظ ہوگی جیسے اس مصرعہ مین ع بدہ گر نہ ستمگر بزور بستاند۔ توان دونون صورتون مین تقطیع مین داخل ہوگی۔

ششم۔ الف لام عربی کے الفاظ کا جیسے بالضرور مین یا صرف الف جس صورت مین کہ لام بولا جاوے جیسے بالفرض مین یہ بھی داخل تقطیع نہین۔ غرض سوا ان چھون کے اگر کوئی اور حرف اس طرح کا ہو کہ تلفظ مین نہ آتا ہو وہ بھی خارج تقطیع سے ہوگا۔

قاعدہ سوم۔ اگر وسط مصرعہ مین دو ساکن ایک جگہہ آوین تو ساکن اول کو قائم رکھتے ہین اور دوسرے کو متحرک کر لیتے ہین جیسے ع نگہدار مارا زراہ خطا اسکی تقطیع یہ ہے کہ نگہدا فعولن رمارا فعولن الخ غرضکہ نگہدار کی جو دوسرا ساکن ہے متحرک ہوگئی اور اگر دو ساکن آخر مصرعہ مین آوینگے تو دونو بحال رہین گے۔

قاعدہ چہارم۔ اگر حرف ساکن وسط مین دو سے زیادہ ہون تو اول ساکن بحال رہے گا اور دوسرا متحرک ہو جاویگا اور باقی حذف ہو جاوے گا جیسے ع راست تیر ایاز اے محمود۔ تقطیع اول رکن کی یہہ ہوگی۔ راس تیر فاعلاتن پس سَ لفظ راست کا متحرک ہوگیا اور ت دور ہو گئی۔ اور اگر آخر مصرعہ مین تین ساکن جمع ہونگے تب بھی دو ساکن بحال رہین گے۔ اور تیسرا

دور ہو جاویگا۔ غرضکہ تین ساکن اوزان شعر مین کہین جمع نہین ہوتے۔

قاعدہ پنجم۔ بعض الفاظ ایسے ہین کہ اونکے تلفظ مین بعض حروف زبان سے نکلتے ہین جو مکتوب نہین ہوتے پس تقطیع مین وہ حروف بھی خیال رکھنے چاہئین مثلاً آمد کو تقطیع مین الف دو الف سے خیال کرنا چاہیے اسیطرح جس اضافت کا کسرہ دراز پڑھا جاتا ہے جیسے اوپر کے مصرعہ مین تیر کی ر کا کسرہ تو اوسکی جگہہ ایک ہی ساکن تصور کرنی چاہیے اسطرح کی ی کو یاے باطنی کہتے ہین اسیطرح حرف مشدد اگر کسی کلمہ مین واقع ہو اوسکو دو حرفون کی جگہہ جاننا چاہیے مثلاً فرّخ کو بجاے فررخ سمجھین گے۔

قاعدہ ششم۔ حروف علت یعنے واو الف یا کہ آخر مین الفاظ کے آتے ہین بعض اشعار ایسے ہوتے ہین کہ انکا تلفظ بہت مختصر ہوتا ہے پس ایسی صورتمین اونکے ماقبل کی حرکت تقطیع مین شمار ہوتی ہے اور یہ حروف معدوم متصور ہوتے ہین جیسے ع چو آن جملہ را سعدی املا کند۔ اس مصرعہ مین چو اور سعدی کے حروف علت کا تلفظ مختصر ہے اسلئے داخل تقطیع نہونگے صرف حرکات ماقبل کافی ہین

اب یہان ایک نقشہ بحرون مروجہ کا بترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہی جس سے مشہور بحرونکا نام اور مثال اور وزن معلوم ہوتا ہی

| نام بحر | مصرعۂ مثال | وزن بحر | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱- خفیف مسدس مجنون مقصور<br>" " " محذوف | وزن بحر خفیف گویم بات<br>راز دل باسگ درش گویم | فاعلاتن مفاعلن فعلات<br>فاعلاتن مفاعلن فعلن | رکن دوم مستفعلن تھا جو خبن کے باعث مفاعلن ہوگیا اور رکن آخر مجنون اور مقصور یا محذوف دونوں ہے اور یہ بحر مسدس ہی آتی ہے۔ |
| ۲- رجز مثمن سالم<br>رجز مثمن مذال<br>رجز مثمن مطوی مجنون | برخیز اے صاحب سخن بحر رجز را یاد کن<br>تا بست غم تنہائی و باطل خیال خانمان<br>مطرب خوشنوا بگو تازہ بتازہ نو بنو | مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن<br>مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان<br>مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن | اس میں صرف آخر کا رکن مذال ہوتا ہے۔<br>اس میں اول رکن مطوی ہے اور دوسرا مجنون<br>کہ بعض نسخوں میں یوں بھی ہے |
| ۳- رمل مثمن مقصور<br>رمل مثمن محذوف<br>رمل مثمن مشکول | شعر در بحر رمل باشد بہ از آب حیات<br>اے متاع درد در بازار جان انداختہ<br>بغلامی تو مارا خبر از جہان برآمد | فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات<br>فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن<br>فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن | صرف آخر کا رکن مقصور یا محذوف آتا ہے۔<br>اول رکن مشکول اور دوسرا سالم اسی طرح بترتیب آخر تک |

| نام بحر | مصرعه مثال | وزن بحر | کیفیت |
|---|---|---|---|
| رمل مثمن مخبون مقصور | میکنم هر نفس از دست فراقت فریاد | فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فعلات | صدر سالم ہے باقی مخبون اور ضرب مقصور بھی |
| " " محذوف | دل من داند و من دانم و داند دل من | فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فعلن | سب ارکان مخبون ہین اور ضرب محذوف بھی |
| رمل مسدس مقصور | بادشاہا جرم ما را در گذار | فاعلاتن فاعلاتن فاعلات | صرف آخر کا رکن مقصور یا محذوف ہے۔ |
| " " محذوف | بشنو از نے چون حکایت میکند | فاعلاتن فاعلاتن فاعلن | |
| رمل مسدس مخبون مقصور | عاقلانرا بنود پیشۂ بغض۔ | فاعلاتن فعلاتن فعلات | رکن اول سالم اور دوسرا مخبون اور آخر کا مقصور یا محذوف بھی۔ |
| " " محذوف | مشک آنست که بو پیدا ز خود | فاعلاتن فعلاتن فعلن | |
| سریع مسدس مطوی موقوف | بحر سریع آمده اسے نیکذات | مفتعلن مفتعلن فاعلات " " | اول و دوم رکن مستفعلن تھا طی کی جہت سے مفتعلن ہوگیا اور آخر کا رکن مفعولات ہے جو طی اور وقف سے فاعلات ہوگیا ہے۔ |
| سریع مسدس مطوی موقوف مکشوف | شیر خدا شاہ ولایت علی | مفتعلن مفتعلن فاعلن " " | اول و دوم مطوی اور آخر مطوی موقوف مکشوف یہ بھی مثمن نہین آتی |

| نام بحر | مصرعۂ مثال | وزن بحر | کیفیت |
| --- | --- | --- | --- |
| ۵۔ کامل مثمن مذال<br>کامل مثمن سالم | تو بحر کامل اگر سبی پی وزن آن کنم بیان<br>زدلم نکرو کیسے گذر ز قفار آن دگری رسد | متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان<br>متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن | صرف آخر کا رکن مذال ہے۔<br>" |
| ۶۔ متدارک مثمن مقطوع<br>" " سالم<br>متدارک مخبون یا مقطوع مضاعف | بحر تدارک از بر میکن<br>چو رخت بنہو گل باغ ارم<br>مثلث بنو و کس در دنیا در حلم و سخائی بیہتا | فعلن فعلن فعلن فعلن<br>فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن<br>فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن | سب ارکان مقطوع ہیں اصل ہیں فاعلن تھا<br>سب ارکان مخبون ہیں<br>دوسرا اور چھٹا رکن مخبون ہے باقی مقطوع اور کبھی آخر کا رکن احذ بر وزن فع بھی ہوتا ہے اور مضاعف سے یہ غرض ہے کہ کل ارکان آٹھ کی بجائے سولہ کر لئے گئے ہیں اور ہندی والے مضاعف [illegible] |
| ۷۔ متقارب مثمن مقصور<br>" " محذوف | سخن را بود در تقارب قبول<br>کریما بہ بخشائے بر حال ما | فعولن فعولن فعولن فعول<br>فعولن فعولن فعولن فعل | صرف رکن آخر مقصور یا محذوف ہے۔ |

| نام بحر | مصرعۂ مثال | وزن بحر | کیفیت |
|---|---|---|---|
| متقارب مثمن اثلم | نتوان گذشتن آسان ازان کو | فعلن فعولن فعلن فعولن | اول رکن اثلم دوسرا سالم اسیطرح بترتیب آخر تک - |
| متقارب مثمن مقبوض اثلم | زدرد ہجرت چہ چارہ سازم | فعول فعلن فعول فعلن | اول رکن مقبوض دوم اثلم بہ ترتیب آخر تک - |
| " " | لطف تو سازی بر من عاجز | فَعَل فعولن فعل فعولن | اول رکن مقبوض اور اثلم دونو اور دوسرا سالم بترتیب - |
| متقارب مثمن مقبوض اثلم مضاعف | زہی جمال تو قبلۂ جان حریم کوی تو کعبۂ دل | فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن | اول مقبوض دوم اثلم بترتیب - |
| " " " | زلف دل آرا بر مہ رویت تیرہ شب و آتش موسی | فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن | اول مقبوض و اثلم دوم سالم بہ ترتیب - |
| " " سالم | زمین گرد واز نعل اسپان معزل | فعولن فعولن فعولن فعولن | اسکا آخر رکن کبھی سبغ بھی آتا ہے خواہ سالم ہو یا اثلم - |
| مجتث مثمن مخبون محذوف | بحر مجتث اگر دم زنی درنگ مکن | مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن | رکن اول و سوم مستفعلن تھا خبن سے مفاعلن ہوگیا - اور دوم مخبون اور آخر مخبون و محذوف |
| مجتث مثمن مخبون مقصور | سپیدہ دم چو زدم آستین بشمع شعور - | مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات | بشرح صدر مقصور |

| نام بحر | مصرعہ مثال | وزن بحر | کیفیت |
| --- | --- | --- | --- |
| ۹ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف<br>" " " محذوف<br>مضارع مثمن اخرب | بحر مضارع است دران گوہر سخن<br>یارب نصیب ہیچ مسلمان دگر مباد<br>از تو وفا نیاید و دانی کہ نیک دانم | مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن<br>مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات<br>مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن | اول اخرب ہے دوم اور سوم مکفوف آخر محذوف<br>" " " " مقصور<br>ایک جز اخرب اور دوسرا سالم بترتیب اور رکن [illegible] |
| ۱۰ منسرح مثمن مطوی مکشوف<br><br>منسرح مثمن مطوی مکشوف<br>" " مجدوع | یا ونما منسرح پند مرا گوش کن<br><br>نوش لب لعل یار قیمت شکر شکست<br>ہمچو عرق بر عذار شاہد غضبان | مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن<br><br>مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات<br>مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع | رکن اول مستفعلن تھا طی کے سبب مفتعلن ہوگیا اور دوم مفعولات تھا جو طی اور کشف کے سبب فاعلن ہوگیا۔<br>رکن اول مطوی ہے اور دوسرا مطوی موقوف بترتیب<br>اول سوم مطوی ہے اور دوم مطوی محذوف آخر مجدوع |
| ۱۱ ہزج مثمن سالم<br>ہزج مثمن مسبغ | مدہ بحر ہزج از دست بر دل میزند ناخن<br>با اہل حرف باید گفت اہل حرفہ بسیاست | مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن<br>مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان | صرف رکن آخر مسبغ ہے باقی سالم۔ |

| نام بحر | مصرعہ مثال | وزن بحر | کیفیت |
| --- | --- | --- | --- |
| ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف | اقبال کرم میگزد ارباب ہمم را | مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن | رکن اول اخرب ہی اور دوم وسوم مکفوف اور آخر محذوف |
| " " " مقصور | المنتہ للہ کہ نیازم بہ نسب نیست | مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل | " " " " آخر مقصور |
| ہزج مثمن اخرب | ای بادشہ خوبان داد از غم تنہائی | مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن | ایک جز اخرب ہی اور ایک سالم بترتیب۔ |
| " " مقبوض | دلم بروں شد از غمت ز دل بروں نشد | مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن | سب ارکان مقبوض ہین۔ |
| " " اشتر | وقت را غنیمت دان ہر قدر کہ بتوانی | مفاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلن | اول اشتر ہی دوم سالم بترتیب |
| ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف اہتم | سر در غم عشق بوالہوس را ندہند | مفعول مفاعلن مفاعیل فعول | رکن اول اخرب دوم مقبوض سوم مکفوف آخر اہتم۔ |
| ہزج مثمن اخرم اشتر مکفوف مجبوب | از وحدت شد فروغ خورشید فلک | مفعولن فاعلن مفاعیلُ فعَل | اول اخرم ہی دوم اشتر سوم مکفوف آخر مجبوب |

فائدہ - یہ دونون وزن رباعی کے ہین صورت اول مین رکن اول مفعول رہتا ہی اور دوم وسوم مفاعلن یا مفاعیلن یا مفاعیل یا مفعولن ہوتا ہے اور آخر کا رکن فعول یا فَعَل یا فَعْ یا فاع ہوتا ہی اور دوسری صورت مین اول ہمیشہ مفعولن رہتا ہی اور دوم وسوم فاعلن یا مفاعیل یا مفعول یا مفاعیلن

| نام بحر | مصرعہ مثال | وزن بحر | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ہوتا ہے اور آخر کا رکن مثل صورت اول رکے چار طرح آتا ہے غرضکہ دونون صورتون کے سب اوزان بارہ بارہ ہوتے ہین پس رباعی کی کل وزن ۲۴ ہوئے اور جائز ہے کہ ایک ہی رباعی کا ایک مصرعہ ایک صورت کے کسی وزن پر ہو اور دوسرا اسی صورت کے یا دوسری صورت کے کسی وزن پر ہو۔ | | | |
| ہزج مسدس مقصور | بنام شاہد نازک خیالان | مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل | آخر کا رکن مقصور یا محذوف ہے۔ |
| " " محذوف | الٰہی غنچہ امید بکشا | مفاعیلن مفاعیلن فعولن | " |
| ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف | اسے برزدہ دامن بلا را | مفعول مفاعلن فعولن | اول اخرب دوم مقبوض سوم محذوف |
| " " " مقصور | چون در رہ مردمی نہی پای | مفعول مفاعلن مفاعیل | " " مقصور |
| ہزج مسدس اخرم اہتم | با من باشی لیسجم اللہ | مفعولن مفعولن فاع | اول و دوم اخرب ہین اور آخر اہتم |
| فائدہ۔ اگر شعر کی ایک مصرعہ مین کوئی رکن مقصور ہو اور دوسری مصرعہ مین وہی رکن محذوف ہو تو کچھ مضائقہ نہین اسیطرح رکن آخر کا ایک مصرعہ مین مسبغ اور دوسری مین سالم ہونا یا ایک مین اہتم اور دوسری مین مطوی و مکشوف ہونا یا رکن اول کا ایک مصرعہ مین سالم اور دوسری مین مجنون ہونا کچھ مضائقہ نہین۔ | | | |

## فصل دوم قافیہ کا بیان

جو حرکات اور حروف الفاظ مختلف کے ایک بیت کے یا کئی شعرون کے مصرعون کے آخر مین مکرر ہون اُنکو قافیہ کہتے ہین مثلاً بیدل اور حاصل کہ الفاظ مختلف ہین اگر مصرعون کے آخر مین آوین تو لام اور راو سکے ماقبل کا کسرہ مکرر ہوگا اور قافیہ کہلائیگا غرضکہ قافیہ کے لئے دو شرطین ہین ایک تو یہ کہ الفاظ مختلف ہون خواہ لفظاً و معنے دونو جیسے گذرا یا فقط معنے مختلف ہون جیسے بینی کہ دونون مصرعونکے آخر مین بجاے قافیہ آوے اور ایک بمعنے عضو معین اور دوسری جگہہ بمعنے فعل ہو یا اختلاف صرف لفظاً ہو جیسے سرداور برد کا قافیہ کرین۔ دوسری شرط یہ ہے کہ مکرر ہونیوالے حروف کلمات مستقل نہون پس اگر یہ دونون شرطین نہونگی یعنی کلمات مکرر لفظ و معنی مین متحد ہون اور مستقل بھی ہون تو ایسے کلمات کو قافیہ نہ کہین گے بلکہ ردیف بولین گے جیسے اس شعر مین عرفی کے ؎ اے متاع درد در بازار جان انداختہ + گوہر ہر سود در جیب زیان انداختہ + کہ انداختہ متحد اللفظ و المعنی بھی ہے اور مستقل بھی اس لئے ردیف ہے اور ردیف صرف شعراے عجم کے اشعار مین ہوتی ہے

## حروف قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیے کہ حروف قافیہ کے نو ہین مگر جو مستعمل روزمرہ حال ہین وہ سات ہین ایک تو امین سے ہر ایک قافیہ مین ہوتا ہے اور باقی چھہ مین سے کبھی ایک کبھی دو کبھی زیادہ اُسکے ساتھ آتے ہین جو حرف ہمیشہ ہر ایک قافیہ مین آتا ہے اُسکو روی کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ نداریم غیر از تو فریاد رس + توئی عاصیانرا خطا بخش و بس + رس لفظ رس اور بس مین روی ہے بدون روی کے قافیہ نہین ہوسکتا یہ حرف

اصل قافیہ کی ہی دوسرا حرف قافیہ کا ردف بکسر را ہی اور ردف حرف مدہ کو
کہتے ہین یعنی اون حروف علت کو جو روی سے پہلے بدون واسطہ کسی حرف متحرک کے
واقع ہون اور اونکے ماقبل کی حرکت بھی اوسکے موافق ہو جیسے کار اور یار کا الف اور پیش
اور ہیش کی ہی اور گور اور شور کی واو اصطلاحی ردف کو جو متصل روی کے آوے
اصلی کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ شو کتش گرد آمدہ مکان + شوق شد ہی خبر زمین و زمان
مکان اور زمان مین ن روی اور الف ردف اصلی ہی اور اگر روی اور حرف مدہ یعنی
ردف اصلی مین فاصلہ کسی حرف ساکن کا ہو تو اُس ساکن کو ردف زائد کہین گے اور حرف
مدہ کو ردف اصلی جیسے اس شعر مین ؎ در سخن برکشید مغز لو پوست + لفظ و معنی غریب وارد
دوست + ت روی ہے اور س ردف زائد اور واو ردف اصلی اور ردف خواہ
زائد خواہ اصلی اسکا قافیہ مین مکرر لانا ضرور ہے مثلاً لفظ دوست کا قافیہ اگر راست
کہین کہ جسمین ردف اصلی مختلف ہی تو جائز نہو گا اسیطرح اگر دوست کا قافیہ کوفت
لاوین جسمین ردف زائد مختلف ہی تو یہ بھی درست نہین بلکہ فصحا کے نزدیک اگر ایک جگہہ
واو یا یاء معروف ردف ہو اور دوسری جگہہ بھی دونو حرف مجہول ہون مثلاً قافیہ
نور کا لفظ گور کے ساتھہ یا قافیہ تیر کا لفظ دیر کے ساتھ کیا جاوی تو اچھا نہین اگرچہ
متاخرین اسکو کبھی استعمال کرتے ہین تیسرا حرف قافیہ کا قید ہی یعنے وہ ساکن جو
سوای ردف کے پہلے روی کے واقع ہو اور وہ یا تو حرف صحیح ہو گا یا حرف علت
جسکے ماقبل کی حرکت اُسکے مطابق نہو جیسے غور اور طور اور سیر اور خیر یا صبر اور ابر مین
واو اور یہی اور ب حرف قید ہین اور مختلف ہونا قید کا بھی قافیہ مین ناجائز ہے مثلاً
شت کا قافیہ طشت نہین کر سکتے چوتھا حرف قافیہ کا تاسیس ہی یعنے وہ الف کہ اوسمین

اور روی مین ایک حرف متحرک واسطہ ہو جیسے الف حاصل اور کامل کا اور اس
حرف متحرک کو دخیل کہتے ہین اور یہ پانچوان حرف قافیہ کا ہے اور اسکا موافق ہونا
قافیہ مین ضرور نہین مثلاً بیدل کا قافیہ حاصل کے ساتھ درست ہے حالانکہ بیدل مین
بالکل تاسیس نادر ہے اسیطرح حاصل اور کامل کا قافیہ جائز ہے حالانکہ دخیل
ایک مین ص ہے اور دوسری مین میم چھٹا حرف قافیہ کا وصل ہے یہہ وہ حرف
غیرمستقل ہے جو بعد روی کے لاحق ہوتا ہے مثل ہاے نسبت یا یاے مصدر
یا علامت اضافت یا جمع وغیرہ جیسے اس شعر مین ؎ اے خالق ہر بلند و پستی +
شش چیز عطا کن ز ہستی + اسمین ت ہستی اور پستی کی روی ہے اور ی علامت
مصدری کلمۂ غیرمستقل وصل ہے ساتوان حرف قافیہ کا خروج ہے یعنے وہ حرف
غیرمستقل جو بعد وصل کے آوے جیسے ؎ در ستایش ز ارجمند یہا + میکند کوتہی بلند یہا
اس شعر مین د روی ہے اور ی علامت مصدر وصل ہے اور ہا علامت جمع خروج ہے
اور مکرر آنا وصل و خروج کا قافیہ مین ضرور ہے جیسا کہ مثالون سے معلوم ہوا +

## حرکات قافیہ

اب حرکات قافیہ کو معلوم کرنا چاہیئے کہ چھ حرکتین متعلق قافیہ کے ہوتی ہین اول رس
بفتح راے مہملہ و سین مہملہ کہ فتح ماقبل الف تاسیس کو کہتے ہین دوم اشباع بکسر الف
و شین معجمہ حرف دخیل کی حرکت کو کہتے ہین سوم حذو بفتحہ حاے حطی و ذال معجمہ
حرکت ماقبل ردف خواہ قید کا نام ہے اسکا اختلاف درست نہین مثلاً لفظ ہند کو چند کے
ساتھ قافیہ نہین کر سکتے چوتھی توجیہ روی ساکن ماقبل کی حرکت کا نام ہے اور یہ
یکسان ہونی چاہیئے اسکا اختلاف بھی درست نہین مثلاً دلبر کو صابر کے ساتھ قافیہ

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس تعلیمات، مجلس انتظامی [illegible] بجائے نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ کے لیے لے سکیں گے۔ [illegible]

۲۔ اساتذۂ جامعہ [illegible] دس کتابیں ایک ماہ کے لیے [illegible] اور اراکین دارالترجمہ [illegible] دو کتابیں [illegible] لے سکیں گے۔

۳۔ طلبہ [illegible] تین کتابیں [illegible] ایم۔ اے و ایل ایل بی کے طلبہ پانچ کتابیں [illegible] لے سکیں گے۔

۴۔ [illegible] ایک [illegible] لے سکیں گے [illegible]

۵۔ [illegible] کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔ [illegible]

۶۔ کتابیں [illegible] ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنانا یا [illegible] منع ہے۔

۸۔ قلمی نسخے [illegible] کتابیں [illegible] فقط